

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_232071**

UNIVERSAL  
LIBRARY







# خلاصہ حالات

حضرت شیخ الاسلام اخون خواجہ عبدالسلام صاحب حسنی قدس سرہ

مستطاب

# تحفہ اسلام

مؤلفہ

مولوی ابوالحسن محمد سید صاحب بنی القادری واپحشتی

باراول

مطبع نشی نوکل گھوین چھا

۱۸۹۷ء



# فہرست کتاب تحفہ اسلام

| صفحہ نمبر | خلاصہ مضامین                                                                            | صفحہ نمبر | خلاصہ مضامین | صفحہ نمبر                                                                                             |
|-----------|-----------------------------------------------------------------------------------------|-----------|--------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ۱۵        | ذکر فراغت یافتن حضرت آخوند صاحب از تعلیم باطنی و تقریر حضرت بردکالت باستانی             | ۱۴        | ۲            | ۱ در حمد -                                                                                            |
| ۱۶        | دولت و جاہ ظاہری حضرت آخوند صاحب                                                        | ۱۵        | ۳            | ۲ در نعت -                                                                                            |
| ۱۶        | کیفیت تعلیم باطنی حضرت آخوند صاحب                                                       | ۱۶        | ۴            | ۳ تذکرہ مفسو و کتاب و وجہ تالیف -                                                                     |
| ۱۶        | وعدت تعلیم و تلقین و تعداد مریدان و خلفاء                                               | ۱۶        | ۵            | ۴ مخفی حالات والدین و گوار حضرت آخوند صاحب                                                            |
| ۱۷        | ذکر مجاز بودن حضرت آخون صاحب بطریق اربعہ شوبہ ہای نسبت ایشان -                          | ۱۷        | ۶            | ۵ چہار مکاتیب والد ماجد حضرت آخون صاحب                                                                |
| ۱۹        | تذکرہ توجہ حضرت آخون صاحب نسبت تعلیم اشخاص و عام حالت ایشان -                           | ۱۷        | ۱۰           | ۶ نقل اندراج تاریخ خزینۃ الاصفیاء متعلقہ حالات حضرت آخون صاحب -                                       |
| ۱۹        | منجملہ مکاتیب حضرت آخون صاحب و وارزہ مکاتیب کہ بہم رسیدند -                             | ۱۸        | ۱۰           | ۷ ذکر حالات حضرت حافظ عبد الغفور صاحب قدس سرہ مرشد حضرت آخون صاحب                                     |
| ۲۵        | کیفیت استغراق حضرت آخوند صاحب                                                           | ۱۹        | ۱۲           | ۸ بشارت ولایت قبل از ولادت حضرت آخون صاحب -                                                           |
| ۲۶        | بیان اثر توجہ حضرت آخوند صاحب نسبت شاہ محمود صاحب رحمہ اللہ -                           | ۲۰        | ۱۳           | ۹ اجابت دعای مرصعہ حضرت آخوند صاحب                                                                    |
| ۲۹        | خدمت آخون صاحب مشرف شدن شیخ شرف الدین محمد زبیر از زیارت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم - | ۲۱        | ۱۳           | ۱۰ بشارت ولایت بزمانہ صغیر سنی حضرت آخون صاحب -                                                       |
| ۳۰        | ذکر واقعہ کہ از ان ازاہل خدمت باطنی بودن حضرت آخون صاحب پیدا است -                      | ۲۲        | ۱۳           | ۱۱ احوال طفلی حضرت آخون صاحب                                                                          |
| ۳۰        | بر مقام بعید از کشمیر از بلای برون ملک -                                                | ۲۳        | ۱۳           | ۱۲ ذکر تعلیم حضرت آخون صاحب و اخلاق ایشان و عقیدت ایشان از حضرت حافظ حسن بصیر صاحب قدس سرہ -          |
| ۳۰        | بر آوردن آخون صاحب چند کس را بہ تصرف باطنی -                                            | ۲۴        | ۱۴           | ۱۳ ذکر سفر خواجہ مراد الدین خان صاحب برادر کلان حضرت آخون صاحب از کشمیر و از خدمات پادشاہی مشرف شدن - |



| صفحہ نمبر | خلاصہ مضامین                                 | صفحہ نمبر | خلاصہ مضامین                                 | صفحہ نمبر | خلاصہ مضامین                             |
|-----------|----------------------------------------------|-----------|----------------------------------------------|-----------|------------------------------------------|
| ۴۴        | واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب              | ۴۵        | واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب              | ۵۳        | اثر نظر جلالت اثر حضرت آخون صاحب         |
| ۴۵        | زن عقیقہ بتوجہ حضرت آخون صاحب و پھر نام لانا | ۴۶        | زن عقیقہ بتوجہ حضرت آخون صاحب و پھر نام لانا | ۵۴        | بر ملازم صوبہ وار کشمیر                  |
| ۴۵        | بتوجہ حضرت آخون صاحب از آوندے                | ۴۶        | واقعہ متعلقہ کاملیت حضرت آخون صاحب           | ۵۴        | واقعہ متعلقہ کاملیت حضرت آخون صاحب       |
| ۴۵        | ۳ دوازہ سال غلہ روزانہ یک خانہ برآمد         | ۴۸        | صحت آسیب زدہ بتوجہ حضرت آخون صاحب            | ۵۶        | از اولیای زمانہ خود زبانی روح حضرت       |
| ۴۶        | حضرت آخون صاحب بعد انتقال بذریعہ             | ۴۹        | حضرت آخون صاحب بعد انتقال بذریعہ             | ۵۶        | شیخ نور الدین صاحب قدس سرہ کہ از         |
| ۴۶        | محمود شاہ بہ خلیفہ خود پیامی دادند۔          | ۴۹        | حضرت آخون صاحب بعد انتقال بذریعہ             | ۵۷        | اولیائے کرام اند۔                        |
| ۴۶        | واقعہ خواب شیخ شرف الدین محمد کہ از ان       | ۵۰        | واقعہ خواب شیخ شرف الدین محمد کہ از ان       | ۵۵        | واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب          |
| ۴۶        | ترقیہ حضرت آخون صاحب ظاہر میشود۔             | ۵۰        | واقعہ خواب شیخ شرف الدین محمد کہ از ان       | ۵۶        | از توجہ حضرت آخون صاحب بر مرض مزمن       |
| ۴۶        | بیان فرمودن حضرت آخون صاحب                   | ۵۱        | بیان فرمودن حضرت آخون صاحب                   | ۵۷        | خواجہ محمد سخی بطرفہ العین رنج شد۔       |
| ۴۶        | خدمت عالم در خواب شیخ محمد صدیقی۔            | ۵۱        | بیان فرمودن حضرت آخون صاحب                   | ۵۷        | بصرف حضرت آخون صاحب عبدالوہاب            |
| ۴۶        | بعد وفات حضرت آخون صاحب از توجہ              | ۵۲        | بعد وفات حضرت آخون صاحب از توجہ              | ۵۸        | تقرن حضرت آخون صاحب نسبت                 |
| ۴۶        | حضرت صحت اکبر شاہ صاحب از مرض۔               | ۵۲        | بعد وفات حضرت آخون صاحب از توجہ              | ۵۸        | تقرن حضرت آخون صاحب نسبت                 |
| ۴۶        | بعد وفات اثر کلام حضرت آخون صاحب             | ۵۳        | بعد وفات اثر کلام حضرت آخون صاحب             | ۵۹        | پیشین گوئی حضرت آخون صاحب                |
| ۴۶        | در خواب بر اکبر شاہ صاحب۔                    | ۵۳        | بعد وفات اثر کلام حضرت آخون صاحب             | ۵۹        | نسبت موت بیماری۔                         |
| ۴۶        | واقعہ گردانیدن روی اکبر شاہ صاحب             | ۵۴        | واقعہ گردانیدن روی اکبر شاہ صاحب             | ۶۰        | تقرن حضرت آخون صاحب نسبت                 |
| ۴۶        | از طرف قبلہ بطرف مقبرہ آخون صاحب             | ۵۴        | واقعہ گردانیدن روی اکبر شاہ صاحب             | ۶۰        | مریغہ وصحت او۔                           |
| ۴۶        | حضرت آخون صاحب در خواب خواجہ                 | ۵۵        | حضرت آخون صاحب در خواب خواجہ                 | ۶۱        | رنج جنون محمد اسماعیل شاعر بتوجہ         |
| ۴۶        | محمد زمان گلذیب بیان غلط فرمودند۔            | ۵۵        | حضرت آخون صاحب در خواب خواجہ                 | ۶۱        | حضرت آخون صاحب۔                          |
| ۴۸        | مریدی مالد اعتقاد حضرت بوجہ موت              | ۵۶        | مریدی مالد اعتقاد حضرت بوجہ موت              | ۶۲        | واقعہ کشف خواجہ شرف الدین زبانی غلام شاہ |
| ۴۸        | عزیزی شبہ پیدا شدن و از گفتگو                | ۵۶        | مریدی مالد اعتقاد حضرت بوجہ موت              | ۶۲        | بوقت راتبہ حضرت آخون صاحب قبل از         |
| ۴۸        | موتونی در خواب رنج شبہ۔                      | ۵۶        | مریدی مالد اعتقاد حضرت بوجہ موت              | ۶۲        | اظہار او بیان آن زبانی حضرت۔             |
| ۴۸        | در خواب خواجہ امان الدار خبر داد             | ۵۷        | در خواب خواجہ امان الدار خبر داد             | ۶۳        | واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب          |
| ۴۸        | واقعہ ہدایت نمودن حضرت۔                      | ۵۷        | در خواب خواجہ امان الدار خبر داد             | ۶۴        | واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب          |

| ردیف | موضوع                                                                                                                   | ردیف | موضوع                                                                                                                                  |
|------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ۴۸   | واقعۀ انتقال حضرت آخون صاحب - ۴۸                                                                                        | ۸۸   | واولاد و وعدۀ السلاک شجرہ کامل<br>ونقشہ مشتمل بر احوال مختصر تمامی نسل<br>حضرت آخون صاحب -                                             |
| ۴۹   | تذکرہ نسب حضرت آخون صاحب - ۵۰                                                                                           | ۸۹   | تذکرہ کدخدائی خواجہ مویہ الدین خان صاحب<br>واولاد ایشان -                                                                              |
| ۸۰   | تذکرہ ازدواج و اولاد حضرت آخون صاحب - ۵۴                                                                                | ۹۰   | تذکرہ وفات مولوی خواجہ مویہ الدین خان<br>صاحب -                                                                                        |
| ۸۱   | ویرادمان ایشان و ازدواج اولاد - ۵۵                                                                                      | ۹۱   | تذکرہ حالات خواجہ امین الدین خان - ۶۰                                                                                                  |
| ۸۲   | مختصر تذکرہ حالت ظاہری و باطنی هر دو<br>فرزندان حضرت و قائم مقامی آنها بعد<br>وفات حضرت و تذکرہ اولاد و انتقال بنا - ۵۷ | ۹۲   | تذکرہ خواجہ معین الدین خان صاحب - ۶۳                                                                                                   |
| ۸۳   | تذکرہ حالات فرزندان صاحبزادگان حضرت<br>آخون صاحب - ۵۸                                                                   | ۹۳   | تذکرہ خواجہ محمد محی الدین خان - ۶۴                                                                                                    |
| ۸۴   | تذکرہ حالات فرزندان خواجہ امین الدین خان<br>و خواجہ مفتی معین الدین خان - ۵۹                                            | ۹۴   | تذکرہ شجرہ حضرت آخون صاحب<br>از حضرت آدم علیہ السلام تا اینوقت<br>و تفصیل افراد طبقات از حضرت<br>آخون صاحب و مختصر حالات<br>افراد - ۶۵ |
| ۸۵   | تذکرہ نسب خواجہ حبیب الدین خان صاحب - ۶۰                                                                                | ۹۵   | تذکرہ حالات اولاد خواجہ مجید الدین خان<br>و خواجہ محی الدین خان - ۶۱                                                                   |
| ۸۶   | تذکرہ حالات اولاد خواجہ رشید الدین خان صاحب - ۶۱                                                                        | ۹۶   | تذکرہ اولاد خواجہ رشید الدین خان صاحب<br>و خواجہ سلیم الدین خان صاحب - ۶۲                                                              |
| ۸۷   | تذکرہ کدخدائی خواجہ سید الدین خان صاحب<br>و خواجہ سلیم الدین خان صاحب - ۶۲                                              | ۹۷   | بیان احتیاط مولف در تالیف کتاب<br>و خاتمہ - ۱۰۴                                                                                        |

# خلاصہ حالات

حضرت شیخ الاسلام اخون خواجہ عبدالسلام صاحب حسنی قدس سرہ

سے بہ

## تحفہ اسلام

مؤلف

مولوی ابوالحسن محمد سید صاحب حسنی القادری واکچشتی

بار اول

مطبع نقشبندی نوکل شکر گڑھ پور چھپا

۱۸۹۷ء



بسم الله الرحمن الرحيم

حکمه منزه اور حمد و ثنا آن ذات موجود مطلق است که ازلی و قدیم یگانه بی همتا و ابدی است - بذات خود موجود و معین حقیقت وجود است بحیثیت اطلاق و تجرد یکتا و نهایت بی نام و بی نشان است و بدین حیثیت حق است و بحیثیت تلبس اعراض و مشخصات نامحدود و کثیر که مینماید خلق است - ذات و الاصفات ازلی الحقا و ابدی الظهور است همیشه بعد ظهور خفا و بعد خفا ظهور فرمایند و بدو وقت ظهور ظاهر حق عالم می نماید و باطن عالم حق محو باشد -

بجز اغیر خدا در دو جهان غیر می نیست | بی نشان است که از نام و نشان چیزی نیست

تمامی عوالم مع افراد موجودات که اجناس و انواع آنها لایقند و شخصی و صفات آنها از شمار بیرون همه ممکن الوجود اند - و تمامی ممکنات در وجود خود محتاج ذات واجب الوجود اند - بنسبت ذات واجب الوجود وجود ممکنات ناممکن است پس بعد از ممکنات و مرجع آنها صرف ذات واجب الوجود است و حقیقت ممکنات نیز ذات واجب الوجود است پس ازین ظاهر است که وجود ممکنات وجود حقیقی نیست بلکه وجود اعتباری است - و وجود ذات واجب الوجود وجود حقیقی است و ممکنات گویا با اعراض آن جوهر الجواهر و حقیقت الحقایق اند - که صفت ظاهری او وجود و صفت باطنی او امکان است و انیمه مشخصات و قیامات و خواص مخصوصه باهالات نیاز همه شیون ذاتیه واجب الوجود اند - که در وحدت ذات او مندرج و مندرج بودند - و ازین ثابت است که فی الخارج با سواهی حقیقت واحده چیزی نیست و همان حقیقت واحده بنظر عوام بچو شیون و البسمه و مشخصات و قیامات و صفات نامحدود و کثیر مینماید - و ذات واجب الوجود در مظاهر ممکنه جلوه فرماست ازین هویداست که در حقیقت موصوف صفات مظاهر ممکنه آن ذات موجود مطلق است که از اطلاق و در مظاهر ممکنه جلوه فرما شده است نه مظاهر ممکنه -

از جهان واجب تا امکان | هر چه اندیشی از خفا و عیان | او بهار است این جهان رنگش | اوست قانون جمله آهنگش

اگر در صفات و حالات و تکوین افراد موجودات عالم غور کرده شود فردی نیست که ظهور آن بر حکمت باشد

ذات محترم شایان چندین حمد و ثناءست که حد آن در علم اوست -

یا ابدی الظہور یا ازلی الخفا | نورک فوق النظم حسنک فوق الثنا

یکی ست گوا سما وصفات و اعتبارات کثیر باشند۔

|                             |                                   |                                   |
|-----------------------------|-----------------------------------|-----------------------------------|
| چشم حیات کبشا سجد منجا کیست | کفر و اسلام کی کج پند پختا نیکیست | جسد چون نمر بر خانه ستا بم چکنم   |
| پیش سرکش خنجر فیض توحید     | سیکش ساقی وینا می میجا کیست       | گاه از کسوت شاه گوئی زد و ق گدا   |
|                             | و حد صرف عمر نظر و ام و بس        | پیش من شمع گل و لعل بل و پرا کیست |

در سوختن است با آنکه نقابی از چهره دلربائی باز نه فرموده۔

|                          |                           |                         |
|--------------------------|---------------------------|-------------------------|
| بی نقاب کج حال نتوان دید | وز رخس جزیق مال نتوان دید | آفتاب است در غللال نهان |
|--------------------------|---------------------------|-------------------------|

نفیست ذات والا صفات بچندین اسامو سوم است که تعداد آن از علم انسان بیرون است و بیقر ذات مقدس صفات از تعداد آن کسی واقع نیست و ظهور آن ذات در مظاہر ممکنہ بحیثیت اسمائی است

و اسما با هم متقابل و متضاد اند لهذا مظاهر هم متضاد اند و این نامناسب بود - که اهتمام اضداد از هند و متعلق  
 میشود لهذا سبب و قیاض از قدرت کامله خود و در منظر بی جمیع اسما و صفات ظهور فرمود و او را در عالم ظهور بخلافت خود  
 ممتاز ساخت که آن انسان است - لیکن در افراد انسان هم تفاوت در ارجح و صفات مختلف ظهور فرمود - بعضی  
 افراد ظهور صفات بطور غیر معمولی زاید و زاید تر و کامل و کامل تر بطور آمد - و اینها بدین تبار از شرف و اشراف ترین  
 بنی نوع انسان شدند و موسوم به اولیا و مرسلین و انبیا علیهم السلام گردیدند و بالاخر مظهر اکمل اتم یعنی حضرت  
 خاتم الانبیا سیدنا و مولانا محمد المصطفی صلی الله علیه و آله و سلم ظهور فرما شدند که بجا ظاهر و اتم و اکملیت بر تمامی مظاهر  
 کامله شرف کامل میدارند - و بدین وجه در مظاهر ممکنه بی همتا و بی مثال اند و وجه شرف آنحضرت نه صرف همینست  
 بلکه کامل تر و وجه شرف آنست که در تجلی علمی غیبی آن ذات موجود و مطلق اولاد از اطلاق درین تعین جلوه فرما شده است  
 بدین وجه در تجلی شهادت وجود بعد تمامی مظاهر کامله ظهور این مظهر اکمل و اتم شده است و چون این امر ثابت است  
 که در تجلی علمی غیبی ابتدائی ظهور این مظهر است پس ازین ظاهر است که بلا واسطه این مظهر اتم خاصه وجود دیگر  
 مظاهر شده است درین صورت بغیر تسلیم این امر چاره نیست که کدامی منظر از مظاهر ممکنه از نور این مظهر اتم  
 خالی نیست و در موجودات عوالم موجودی نیست که در نور این مظهر اتم ساری نباشد - بدین اسباب نسبت  
 آنحضرت ارشاد ذات و الاصفات نیست که لولا که لما خلقت الافلاک - و بدین تخصیص سرور کائنات منصوب القاب -  
 ما ارسلناک الا بشرا و نذیرا - و مخصوص بخطاب - ما رمیت اذ رمیت و لکن الله رمی - شدند ازین شرف  
 سرور عالم بر جمیع انبیا ثابت است پس در حقیقت خلیفه اکمل الحقیقت صرف ذات سرور کائنات بود -  
 که در محامد و محاسن آنحضرت انسان بوجه قلت معلومات محض قاصر است و ذات آنحضرت چند آنکه مستحق محامد است -  
 از ان هیچ ادا کردن نمیتواند - پس بر جناب رسالت مآب محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم بدو نام محدود  
 اختصار میکنم چه که آن تحفه کجا میسرست که لایق پیشکش خدام ذوی الاحترام باشد و آن هدیه کجا بهم رسد که  
 لایق شان بندگان عالم مقام باشد جز آنکه در نعمت آن سرور عالم و بان معجز کشائیم و اعتراف بقصود مغذری نایم -  
 چاره نیست -

|                                                                                             |                             |                            |                              |
|---------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------|----------------------------|------------------------------|
| مفلسم تحفه ندارم بیش ازین                                                                   | جز صلوة و خیر سلامی شاه دین | از کرم بکشایم سوی من نظر   | لطیف کن بر حال این مسکین مگر |
| یا شفیع المذنبین عالم بین                                                                   | بر درت نامید و یا یوسم بین  | ای حبیب حق بحق شوقین       | تا ز بطلان دوی آیم بیرون     |
| تا تا بدور دلم خوشید بیا                                                                    | و بر همه ذرات بنیم روی و    | تا با کجی محو گردم سوئے حق | تا با چشم حق به بنیم روی حق  |
| اللهم صل علی آله مقبوسین شوارق کماله و بوارق جماله و اصحابه اجمعین بر ختمک یا ارحم الراحمین |                             |                            |                              |
| مذکره مقصود کتاب و وجه تالیف بعد ازین هر چه مقصود بیان است - تذکره منظر ذی شان است -        |                             |                            |                              |

که در سنه یک هزار و هشتاد و شش هجری جلوه فرمای عالم ناسوت شده - مخاطب بخطاب قدوة الاولیاء  
پیشوای اکابر اهل یقین جامع کمالات شریعت و طریقت محقق ولایت و حقیقت برگزیده اولیای  
زمان ممتاز اقیامی دوران مآتباب فلک هدایت آفتاب آسمان ولایت شیخ الاسلام سید الانام  
حضرت آخون خواجہ عبدالسلام حسنی النقشبندی گردید - از فیضان علوم ظاہریہ و باطنیہ لایبشمار تہمین  
بدرجہ کمال رسیدند و کاملین ہم فیضیاب شدند و ہمہ کسان منافع اقسام و انواع حاصل نموده خوشحال گردیدند  
گو حالات آنجناب کہ نہایت عجیب و غریب بودند - بشمار اہل عصر آنجناب بحسب معلومات خود طلبند کردہ بودند  
و تدوین مکاتیب آنجناب ہم بعض اصحاب نموده بودند - و تصانیف آنجناب ہم دران زمان بسا شایع و مقبول  
خاص و عام بودند لیکن چونکہ دران زمان کلامی طریقہ اشاعت کتب نبود عموماً بقول قلمی مستعمل بودند - کہ از  
تغیرات زمان و تاخت و تاراج سلاطین دوران و تباہی بلاد و اہل بلاد در دو صد سال ہمہ تلف گردیدند  
و الحال چیزی ازان ہم رسیدن دشوارست - و در نسل آنجناب ہم ایچوہ مذکورہ ہمہ کتب باقی نماندہ لیکن  
تا ہم یادداشت انسب و بعض تحریرات و مکاتیب و بعض کتب چنین موجود اند کہ ازان بالا جمال از حالات  
و از بزرگان و اولاد آنجناب آگاہی ممکنست - و چونکہ عادت زمانست کہ از عروج و نزول میرسانند و از  
تنزل بہ ترقی می برد و این مدو جزر و ریزہ نمایانست پس بحسب عادت زمان و در نسل آنجناب ہم تغیرات  
پیدا شدہ ہمہ کسان متفرق شدہ بر سکونت بلاد مختلفہ مجبور گردیدند و از تغیرات نوبت بعدی رسید کہ در بیان  
اکثرین مغایرت پیدا گردید - و بیشتر کسان اقربای خود را نمیدانند و بیشتر کسان از قلت معلومات این ہم نمیدانند  
کہ از کدام نسل اند و اسمای بزرگان اینها چیست - و حالات بزرگان اینها چہ - پس ضرورت این داعی  
است کہ ہرچہ در نسل آنجناب موجودست آن ہمہ در کتابی منضبط کردہ شود - و پذیریدہ انطباع شایع  
کردہ آید کہ از تغیرات زمان از تلف محفوظ ماند - و ہمہ پس ماندگان و واراد نمودن ازان مجتمع فیضیاب  
شوند و ساکنان بلاد مختلفہ از یکا گلت باہمی خود ہا مطلع شوند و آنہا کہ از قلت معلومات نمیدانند کہ از  
کدام نسل اند مطلع شوند و از بزرگان خود آگاہ گردند - لہذا بدین وجوہ من متوجہ این مرشد م و ہر انچہ  
بہم رسید بدین کتاب منضبط نمودم و این کتاب را موسوم بہ تحفۃ الاسلام نمودم -

مختصر حالات والد بزرگوار | والد بزرگوار جناب آخون صاحب سرور ارباب توحید پیشوای اصحاب مجتہدین  
حضرت آخون صاحب | مجمع علوم شریعت منبع معلومات حقیقت معدن جواہر ہدایت مخزن کمالات ولایت  
زبدۃ العلماء الراستخین قدوة الفضلاء المتبحرین عمدة السالکین فخر الاولیاء سید الانام حضرت  
خواجہ شاہ مسعود حسنی النقشبندی رحمہ اللہ بودند کہ ولی مادر زاد و معزوب ساکن و از اکابر

خلفای حضرت حافظ عبدالغفور پشاورى رحمه الله و از اکابر علما و اولیاى س وقت خود بودند جناب ممدوح در پشاور سکونت میداشتند و تعلیم علوم ظاهرى و باطنی میفرمودند - و به تعلیم حضرت بیشمار اشخاص در علوم ظاهرى و باطنی کامیاب شدند و بمنافع بیشمار از جناب موصوف مستفید گردیدند - گویشتر از حضرت ممدوح واقعات خوارق عادات بنظهور آمدند لیکن یادداشت تلف شد ازین جهت در تذکره تفصیل آن معذوریست از حضرت ممدوح جناب حافظ عبدالغفور پشاورى از حد محبت داشتند حضرت ممدوح جناب را در فرزندی خواستند و نیز خواستش این امر کردند - که بجلعت قائم مقامی خود مفخر و ممتاز سازند لیکن جناب موصوف قبول نکردند - ازین واقعه اندازه علوم مرتب آنجناب تواند شد حضرت ممدوح چهار فرزند میداشتند - نام نامی فرزند کلان - سید مراد الدین خان صاحب بود که برادر کلان حضرت آخون صاحب بودند - و نام برادر خرد حضرت آخون صاحب ملا خواجه عبدالکریم صاحب بود و فرزند اصغر آنجناب خواجه محمد ابراهیم صاحب بودند - جناب ممدوح بعمر طویل در پشاور از جهان فانی بعالم جاودانی رحلت فرمودند و در مقبره مرشد خود (یعنی حضرت حافظ عبدالغفور صاحب پشاورى رحمه الله) مدفون گردید -

چهارمکاتیب والد ماجد | چهارمکاتیب حضرت خواجه شاه مسعود حسنى نقشبندى رحمه الله موسوم به جناب حضرت آخون صاحب | خواجه مراد الدین خان صاحب مرحوم فرزند اکبر که با سنا و عبرت بهم رسیده اند در ذیل مندرج اند

### مکاتیب (۱)

نور ابصار من سید مراد الدین خان سلمکم الله تعالى -  
 و بانی میر عنایت الله صاحب دریافت شد که در قلب شما گرانی ذکر است و طبیعت شما گران از ذکر یعنی از ذکر چهار ضرب و خلوه و متخیله و مدر که تکاملی و تساهلی میفرمایند جان من دور افتاده قریب به افتاد رسید و در چهار ضرب کمالت نمیکند پس عجب است که ایشان طبع خود را بر خود غالب کردند خیر مضی یعنی استقبال را ذکر چهار ضرب موقوف و سازند و صحبت مرزا جمیل بیگ صاحب غنیمت شمارند و صبح و شام مع هر دو فرزند ان نرینه به تخلیه شسته باشند و تکاسلی بکار نبرند که خوب نیست -

### مکاتیب (۲)

نور ابصار من سلمکم الله تعالى -  
 در وقت نوشتن خط برای شما معلوم شد که در قلب شما گرانی ذکر است - شاید در فکر فناء و فنا و فناء النفس افاق و فناء لطایف و عناصر بدنی و خلوه و لطایف و خلوه و متخیله و مدر که دل نمیدهند هر دو کار

باید کرد- یعنی فکر روزی و فکر ترقی سلوک- ابن کلمه حضرت پشاور می ست که برای عنایت الله نوشتند  
از پشاور در کشمیر-

### مکاتیب (۳)

نور ابصار من سلیم الله سبحانه-

و دو فرزند نرینه سلامت باشند مبارکباد- متکلم الله تعالی بطول الاعمار و حسن الاعمال- از میرزا صاحب  
و عامی خیر گنایند- بشری لقا انجز الاقبال ما و عدا به و کوب المجد من افق العلی صعدا- تربیت اولاد  
و اتباع سنت لازم بگیرند- و آدم بهمان گنج مقصود نشان- از حقیقت ارشاد زبانی میرزا  
جمیل بیگ سلیم الله سبحانه مفصل نوشتید خوب کردید- خاطر خوش شد صحبت ایشان را از نعمت های  
غیر مترقبه و از مغنمات بدانید و شکر بجا بیاورید که شمارا به پشاور و لاهور رسیدن نمیشد حق تعالی ایشانرا  
بدار اخلافت رسانید و اذک علی الله بجزیر- این بعینه آن می ماند که جناب حضرت خواجه یوسف همدانی  
که سر حلقه خواجها اند روزی خطر شد که بجائی باید رفت مقصد معین نشد بعد استیلا می آن سوار شدند  
و عنان مرکب همون طور گذاشتند بویران رسیدند مسجدی بود پیش قبر آن مسجد مرکب استاده  
فرود آمد و بمسجد درآمد جوانی در آن مسجد مراقب بود چون سر برداشت سلام علیک گفته جوان  
مشکلی که در طریق داشت ازان از جناب حضرت سوال کرد حل شد بعد حضرت گفتند که ای جوان  
وقتی که شمارا در طریقت مشکلی افتد ما آنجا می توان آمد- جوان گفت که هرگاه مشکلی پیش می آید  
هر سنگی برای من خواجه یوسف همدانی خواهد شد- لیکن این نصیب مراد آن ست که مریدان را بدو  
بدست می آید-

کار آسان نیست با درگاه او | خاک می باید شدن در راه او

مصرع آری دهند لیک بخون جگر دهند

طریقه حضرات که روی مشقت دارد که ازین سه چهار بیت معلوم میشود-

|                           |                           |                             |
|---------------------------|---------------------------|-----------------------------|
| سالکادانی طریق راه چیست   | و اما بانفس خود بودن بحرب | توت خود از خون دل کردن مدام |
| ترک کردن لقمه شیرین و چرب | خانه تاریک و بیداری شب    | معدۀ خالی و ذکر چار ضرب     |

و طرق دیگر مشقت بین بین دارند- طریقه نقشبندیه اسهل ست خصوصاً آنچه باین فقیر رسید صاحب  
رسمات خواست که بعزم ملازمت حضرت خواجه احرار مسافر شود از خدمت مولانا عبد الرحمن حاجی  
استغفدان کرد ایشان گفتند که شما آداب ملازمت و صحبت حضرت خواجه نمیدانید مار قعه می نویسم

برای یکی از دوستان خود مولانا قاسم نام ایشانرا اول دریابید و تعلیم آداب محبت کنید بعد از آن ملازمت خواجہ کنید مولانا قاسم رقعہ را بر چشم مالیدند و آداب گفتند از انجملہ ہمین بود کہ حضرت ایشانرا اسباب دولت دنیا بسیار روی داد پر و اخت طالبان بظاہر محبت و تعلیم و تعلیم نمی شود حالاً ہر کہ خواہد کہ از ایشان استفادہ و متفاضلہ کند جز طریق رابطہ صورت ندارد کہ دل بدل ایشان بند و طالبان از اطراف عالم آمدند۔ چون زین قانع آگاہ نشدند محروم رفتند و ما دین شصت سال ازین اسرار پیش کسے لبث کشودیم مگر امروز کہ باشما گفتیم کہ رقعہ مولانا عزیزست در شجاعت پہنید کہ این نقل را دیدیم ہر حافظہ اعتماد نیست خطا شدہ باشد عرض از تمہید این مقدمہ آنست کہ ابتدای نسبت میرزا صاحب غلو و متخیلہ بود کہ در قدما اکثر بود یک آئی می بود و در ایشان دایم و اوسط ایشان بخوبی بود کہ محض نیافتست از نہایت ایشان چہ و انمودہ آید الحال در افادہ و استفادہ بطور مسدودست آنرا بامتدہای التفات از ایشان حاصل باید کرد و طریق افادہ و متفاضلہ ہم از ایشان ہتفسار باید کرد برو جی کہ از ان شاہیہ جدال ظاہر نشود کہ ایشان با کتاب آشنائی ندارند در سجتہ الابرار مولوی حاجی است

|                       |                           |                                     |
|-----------------------|---------------------------|-------------------------------------|
| فاصلی دادے ہر مان چای | در بیا ہاں جہل جان فرسائے | از درویشی پرسید کہ خدرا بچہ شناختہ۔ |
| گفت من غرق شنا ساویم  | نہست کاری بشنا سا گریم    | کار من نیست کہ کس را بجدال          |
| رو غایم بحدائے متعال  | ہر کہ پے بر پے من بشتابد  | ہر چہ من یافتہ ام ہم باید           |

در پیش در باب قدرت و از باب دل رعایت آداب مزورست اگر چہ بنا بر محبت من شمارا دوست میدانند لیکن حفظ آداب ضرورست کہ نور علی نورست۔

|                         |                      |
|-------------------------|----------------------|
| آد بہ انفس ایہا الاصحاب | اطرق العشق کلمہ آداب |
|-------------------------|----------------------|

این نقل را باین رنگ اظہار نخواہید کرد کہ مباد ازین تفصیل بزرگی مفہوم شود و اگر ضرور باشد انہاء این مطلب بزرگ دیگر باید کرد کہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدینہ رسیدند۔ برائے اہل مدینہ منورہ والا کل اہل مدینہ کجا بلکہ میر رسیدند قال اللہ تعالی (لایسأل عما یفعل و ہم یسألون) حضرت مایکنند اسی بہر چون ترقی باطن شد و ترقی ظاہر نشود۔

|            |
|------------|
| مکاتیب (۴) |
|------------|

سکرم اللہ سبحانہ و لا قاکم۔  
بعد سلام مسنون احوال فقیر بجزئیست۔ میر عنایت اللہ صاحب بعد دو ماہ رسیدند۔ اکثر امور بزمان گفتند۔ سلامت ہمہ معلوم شد حضرت مایگفتند کہ ما کسی نبینیم اگر کسی با ما بد باشد او داند۔ این سخن چہ در قاربست و چہ در مصاحبان جواب آنست۔ از مبدای گویم حق تعالی بود کنز مخفی

و از مخلوقات چیزے نبود۔ از عدم عالم را بیرون آورد و مخلوق کرد یعنی عالم را نسبت به وجود او کان آمد و کمین معشئ۔ بی آنکه عالم را در آن اختیار می باشد که اختیار فرع وجود نبود اختیار را از کجا باشد جامه ندامت و امن از کجا آید از نیست حضرت آدم ذریات را بر آورد و بی گفتند۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ مَا رَاَیَا و نماند و شاهدان بران منصوب کردند۔ بعد آن در کشتی حضرت نوح محمول کرد و ما را معلوم نیست۔ از کتاب سنت یقین شد این از پیغمبران است علیهم الصلوٰۃ و التسلیما ت و در امت مرحومه۔ گنجم خیر اُمّیہ در شان ایشان است در هر زمانی اولیا را شرف کرد علماء و اہل کتب بنی اسرائیل۔ و از منکران در پرده داشت اولیا فی تحت قبائی لا یرفہم غیرے۔ غرض ازین نوشته آنکه فضیلت حضرات انبیا و اولیا ثابت است حضرت حافظ عبد الغفور صاحب مرشد کاتب حروف ولی مادر زاد و از حاجی حرمین شریفین حاجی محمد اسمعیل صاحب بچد بات احرار یہ مشرف شدند و از حضرت سعدی صاحب لاہوری آن یافتند کہ مافوق آن تصور نیست و از سینه های حضرات ہمہ یافتند و طرق حضرت شاه نقشبند و حضرت خواجہ احرار و حضرت مجدد در ضمن کلام و ذکر طرق بیان میفرمودند و این فقیر را بغلامی قبول کردند و بنفوذی خواسته بودند و فقیر نخواست بلکه حضرت مرحوم و غیر ہم الحال گویا فقیر را بجای خود گذاشتند کہ محبت فقیر بسیار داشتند و زیارت و حج میخواستند و بجای خود نایب منابی میخواستند۔

ما کلاماً تمنی المرء بمرکه | انجری الريح بالما تشتی السفین

در باب حج الہام شد کہ (ست آیو راہ سین قصد یح پاؤگے) بزبان ہندی شنیدہ ام و نایب شتاب ہم نشدم و آمدن مکہ بشمیر ہم نشد و لیکن مسجد کلان ساخته آمد در محلہ خود بلوچ پورہ از زرنیا میان منظور کہ ناظر عمرہ بود۔ و فقیر در ہیج امرے دل نداده نہ در مطالعہ و حفظ کتب از تفسیر و حدیث و قراءت و فقہ و تصوف و عربیت و نہ ریاضت گویا مجذوب مادر زاد بودہ ام۔ چہ توان کرد مرا چنین آفریدند آن ایشان اند و من چنینم۔ یارب۔ و حضرت مرشدی کشف کوئی و کشف قلوب را مضروا نستہ اند و این راہ بند کردہ منع کردہ اند این احوال کہ نوشتہ ام برای آنست کہ ما از کشمیر کہ برآمدہ بودیم بقصد ملک کن برآمدہ بودیم بارسلان خان کہ جغتائی خان شدہ بامید مدد معاش کہ از دکن حاصل شود۔ بہ پشاور و کابل آمدیم۔ در پشاور از مردم لکھا بودند فقیر را نظری از فضل الہی از نظر بای حضرت مرشدی نصیب شد کہ قطعی منجی است احوال خود را ہیچ نمیدانم چون تولد شدیم ہمیشہ بعض بودم و چون کلان شدم و بالغ شدم۔ بچنین بودم۔ حضرت مرحوم کلان کسب بای بسیار کردند از نوکری و تجارت و کسب علوم کردند۔ و مرا تابع خود کردند والدین مرا بر لے خواندن گذاشتند۔ و تابع برابر کلان کردند تا آنکہ بارسلان خان سفر بہ نیت و قصد دکن اتفاق افتاد و روانہ کابل شدیم و نظری از حضرت مرشدی نصیب شد کہ غفل آن از ہزاران ہزار بر کسے کم نصیب شدہ باشد و از فقیر ہیج کار درست نہ شد چہ فقہ و چہ حدیث و چہ قراءت

و چه تفسیر و تصوف و چه ریاضت حضرت مرشدی سلوک مرا آسان فرمود و من نسبت تزویج فقیر در خانه مرشدی شد  
والله شاکر و چه میرزا جمیل بیگ صاحب صوفی بود که از قبیل عرب بود یکی از یاران مرشدی مرا گفت که این  
نصیب شماست و در این خرفاء عرب ببادشایان هندوستان دختر نمیدهند حضرت سلوک تسلیم مرا آسان فرمود  
و مشکل همه آموختند و فقیر را گفتند که از اصطلاح هر کسی واقف باید شد تا اجازت بجمع طرق و سلاسلست بعد از آن  
بکشیم هم همین طور مجذوب بودم - و جاذب را ندانستم که کیست اگر جاذب فقیر حضرت مرشدی است پس رسانند  
فقیر پیش مرشدی کیست اگر الله تعالی است پس مرشدی چرا اینهمه تربیت کردند و از کثوف چیزی عنایت نشد  
اگر چه سینه منشرح شد کشف پیش آن چه اعتبار دارد -

|                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       |                                                                                                                                       |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| مدتی شد که بدیدار تو دارم هوسی                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                        | جگرم خون شد و این از نه لغتم به کسی                                                                                                   |
| آن نور چشمیان را با همه خیال و اطفال مع نعمتها که حق تعالی بایشان داد در ضمن خود و ضمن حضرت خود گرفتیم<br>والسلام علیکم وعلیٰ آلکم<br>(۶۷) نقل اندراج تاریخ خزینة الاصفیا                                                                                                                                                                                                                                                                                                             |                                                                                                                                       |
| متعلقه حالات آخون صاحب                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | در تاریخ خزینة الاصفیا - جلد اول مخزن چهارم بصفت (۶۷) و (۶۸)<br>مطبوعه مطبعه فنی نو کشور مفتی غلام سرور صاحب مؤلف کتاب حسبل می نگارند |
| خواجہ عبدالسلام کشمیری مجددی قدس سره از اکابر خلفای حافظ عبدالغفور صاحب پشاور است جامع علوم<br>ظاہری و باطنی بود و با وجود دولت ظاہری که واسطه و کالت شاهی و کشمیر داشت و جاگیر دار و منصب آر بود<br>لحمہ از یاد خدا غافل نمی ماند و خلقی کثیر از اہل حاجات دینی و دنیوی بر دروازہ فیض اندازہ وی هجوم می آورد<br>و وی بجا جت روانی ہر یک می پرداخت و احدی را نا امید باز نمیگردانید -                                                                                                 |                                                                                                                                       |
| و برادر بزرگ وی ملا مراد الدین خان نیز اگر چه منصب امیر الامرائی داشت و بعد از قاضی القضاات ممتاز بود و اما<br>در ویش دل بود سلسلہ نسبت خود بخواجه حافظ حسن بصیر خلیفہ ملا محمد نازک نقشبندی کشمیری داشت<br>علیٰ ہذا القیاس برادر خرد وی ملا عبدالکرم جامع کمالات صوری و معنوی بود -                                                                                                                                                                                                  |                                                                                                                                       |
| در کمالات حضرت حافظ عبدالغفور صاحب                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                    | از تاریخ خزینة الاصفیا و از مکاتیبہ چارم و الدراجہ حضرت آخون صاحب                                                                     |
| قدس سره مرشد حضرت آخون صاحب ثابت است کہ پدر و پسر هر دو از خلفای مخدوم حافظ عبدالغفور صاحب<br>پشاور است قدس سره بودند پس مناسب است کہ بالا اختصار حالات حافظ صاحب بیان کردہ شوند -<br>صاحب تاریخ خزینة الاصفیا می نگارند کہ حضرت مدوح از خلفای ارشد و اصحاب اکمل شیخ اسمعیل غوری<br>است و از حضرت شیخ سعدی لاہوری نیز فایده کامل و بہرہ وافر یافت شکیستکی نفس و فردنی بر وجود<br>معدن جو دوی غلبہ تمام داشت و دلی مادر زاد بود - چنانچہ میفرمود کہ در ایام طفولیت با پدر عالی قدر خود |                                                                                                                                       |

بکشمیر میرفتیم بر بازار شیخ بابا عبدالکریم که در محله فتحکدل است میرسیدیم در اینجا ناز و ناول میگذاشتم و بعد هر یک کتبی که میخواستند فلوس های سکه کبرایج الوقت پیش خود از مغیب موجودی یا فتم و آنرا میگردانیم و با طفال بهم عمر صرف میکردیم و سید محمد غوث قادری گیلانی در رساله خود تحریری فرماید که حافظ عبدالغفور پشاور می تمام شب بجهس دم و مراقبه میکرد و انید و التفات بنیا و اهل دنیا نداشت و دمام در خدمت مساکین و مسافران مشغول می ماند و قریب پانصد کس هر روز در مطبخ وی طعام میخورند و دو گله ابلان دی گا های سر و نمیشد و خدام از صبح تا شام در سخت طعام و تقسیم آن مصروف می ماندند و شیخ سوای طعام بجا جتهندان نقد و لباس هم مرحمت میفرمود و این همه خرجش سوای دخل ظاهری صرف از خزانه غیب بود و در عشق الهی بدین آگاه میگردانید که اگر کسی آیتی از آیات قرآنی رو بروی وی میخواند و یا لفظ الله بر زبان می آورد و گریه و اضطراب بر حضرت حافظ طاری میشد شیخ محمد عمر پشاور می صاحب جواهر السرائر میفرماید که حضرت حافظ صاحب اول در پشاور باروت حافظ محمد اسماعیل غوری پشاور می مستفید شد و بهره وافر حاصل نمود بعد از آن به لاهور تشریف آورد و مشرف بشرف بیعت شیخ سعدی لاهوری گردید و خرقة خلافت و اجازت سلسله عالییه نقشبندیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه یافت و از کالان وقت شد و تا دو نیم سال حاضر باش خدمت اشرف ماند.

شیخ شرف الدین صاحب روضه السلام میفرماید که حضرت حافظ وقتیکه باران توجه میداد و از لاله عظیم بر زمین محله برپا می شد و در اوایل حال اهل محله را خوف و هراس و انگیزه حال می شد بعد از آن چون معلوم کردند بر وقت حرکت زمین میدانستند که حضرت بتوجه طلبا مصروف اند صاحب روضه السلام می نگارند که سید ابوالمعالی کشمیری میفرماید که روزی حضرت حافظ در بازار پشاور میرفت و بنده همراه بود ناگاه آنحضرت دست مرا بدست خود گرفت چون چند قدم بر فتم خود را با جناب در کشمیر یافتیم که از پل زینیه کدل که در کشمیر است میگذریم رفته رفته تا برنگین مسجد که در بازار کاغذ فروشان است رسیدیم و از آنجا جهت کرده باز بر پل زینیه کدل رسیدیم و آنحضرت دست مرا از دست خود جدا کرد و دیدم که باز به بازار پشاور میرودیم بجا اینکه میرفتیم.

و نیز درج کتاب روضه السلام است که روزی حضرت حافظ بطرف دیهات پشاور به تقریب سیر و تفرج گیری میزدان خود تشریف برده بود وقت عصر در دوی از دیهات مضافات در تخب بر فرو آمده در مسجدی قیام کرد و یاران بزرگ و شغل و مراقبه مشغول شدند بجهادین حالت جماعته از هر زمان و دزدان بار او غارت اسباب درویشان متوجه سمت مسجد شدند بعضی یاران که هنوز سنجید مراقبه

نینداخته بودند از مشاهده اینحال مضطرب الحال گشتند و شور و غوغا بر داشتند حضرت حافظ با ستمل شور و صدای خدام سر از مراقبه برداشت و فرمود که از شور و غوغا چه حاصل است بنشینید و بجا مشغول باشید چنانچه لامر همه یاران مراقب شدند و بجا مشغول گشتند و حضرت حافظ هم مشغول مراقبه گردیدند چون آنکه در مراقبه دست یافتند همه یاران خود را با پیر و شن ضمیر و پشاور بخانه مسکونه وی یافتند همه خدام از ظهور این خوارق عظمی حیران ماندند و هیچ معلوم کردن نتوانستند که بچه طور از آن دیده که بفاصله چند کرده از پشاور بود باز در پشاور بخانه حضرت رسیدند -

و نیز در حق روضه السّلام است که شیخ احمد علی که از یاران صداقت کیش و مخلصان اخلاص اندیش حضرت حافظ بود گفت که در آن ایام که سلطان محمد معظم بهادر شاه ابن عالمگیر اورنگ زیب در کابل مدتی بانی عظیم و طاعون زبون عاید حال سکنای کابل و پشاور گردید و من هم بهمان بیماری سخت علیل شدم و بحالت نزع رسیدم و از حیات خود مایوس گشتم همدان حالت حال بیوشی و بیخبری بر من طاری شد و واقعه دیدم که حضرت حافظ عبدالغفور تشریف فرمادند و مرا همراه خود بخندست سید عالم صلی الله علیه و آله و سلم بردند و عرض نمودند که محمد علی یکی از مدعیان من است امید دارم که از بلای بیماری خلاص یابد ارشاد شد که صحت خواهد یافت - حضرت حافظ باز جرأت نموده بعرض پرداخت که یا رسول الله اگر همین ساعت بیماری وی بصحت مبدل نشود او را از حاضر خود بخندست جناب چه نفع حاصل شد حضرت پیغمبر علیه الصلوة و السلام لاکبر متبسم شدند و فرمودند که حافظ شما میخواهید که در تقدیر بقادر حقیقی متعرف شویم - و این امکان ندارد باز عرض کرد که آنچه صعوبت و شدت مرض طایر حال بن بیمارست همین وقت دور گردد - و قدری از آن اگر تا بوقت معهود باقی ماند مضایقه نیست حضرت فرمودند که بسیار خوب بپاس خاطر شما همین طور بنظر خواهد آمد انشاء الله تعالی پس همچنان بوقع آمد که همان روز از شدت مرض خلاص یافتیم و آنچه که قدری باقی ماند در چند روز زایل شد - عرض حالات خوارق عادات که از حضرت مدح بنظر آمده اند بشمارانند که انضباط آن در اینجا خالی از قلوب نیست - عرض همین شک نیست که حضرت موصوف ممتاز اولیایه وقت خود بودند - وصفات و کمالات محمیه میداشتند - در ساله هجری بتاریخ چهارم ماه شعبان در عهد اورنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی در شهر پشاور ازین جهان فانی به عالم جاودانی رحلت فرمودند - قطعه تاریخ وفات آنجناب در ذیل مندرج است -

|                        |                                                                 |                              |                         |
|------------------------|-----------------------------------------------------------------|------------------------------|-------------------------|
| شیخ عبدالغفور حافظ دین | چون جدا گرد جان بنام آل                                         | حافظ دهلست تاریخش            | هم بخوان حافظ کلام الله |
| بشارت ولایت قبل از     | شیخ خورشید الدین محمد زبیری در احوال                            | آخوند صاحب در کتاب خودی نگار | که هرگاه آخوند صاحب     |
| ولادت حضرت آخوند صاحب  | در بطن والدۀ ماجده خود بودند شبی از شبهای ماه والدۀ ماجده ایشان | بر روی چهرۀ خود              |                         |

نشسته بودند و در بیداری دیدند که ماهتاب از آسمان فرود می آید و تا دیوار خانه رسیده ایستاد و گفت که فرزند نرینه خود را که در بطن دارد - بخوبی نگه دارید و محافظت کنید که یکی از اکابر کلان و اوصالان خواهد شد -

(۹) اجابت دعای مرضعه  
شیخ مذکور می نگارند که مرضعه حضرت آخوند صاحب خواست که بعد مدت رضاعت حضرت آخون صاحب بشرف زیارت حرمین شریفین مشرف شده دعای ترقی درجات آخوند صاحب و کامیابی ایشان تا مقام اولیا بکنند و این دعای مرضعه مقبول گردید و بشرف زیارت حرمین شریفین مشرف شد و تمنای دعائی که آن داشت کرد و حال آنکه در آن زمان زیارت حرمین شریفین از وقت راهم بسیار دشوار بود - و نیز مرضعه را بعد مقدرت و شواری دیگر هم بود مگر بغایت مسبب اسباب همه آسان گردید -  
(۱۰) بشارت ولایت بزمانه  
شیخ شرف الدین محمد در کتاب خود مینویسد که حضرت آخوند صاحب بزمانه طفولیت صغری حضرت آخوند صاحب بعمر سه سالگی با برادر کلان خود در بازار میرفتند در انشای راه حضرت شاه صادق قلندر که خلیفه حضرت سرمد قدس سره بودند و از اکابر قلندران و مجذوبان سالک و ولی کامل بودند - بچوبکی که در دست داشتند بطرف برادر کلان ایشان اشارت کردند و فرمودند که ای آخون قدر و حرمت برادر خود بخوبی نگاه دارید که یکی از اولیاست -

(۱۱) احوال طفل حضرت  
شیخ مذکور در کتاب خود می نگارند که میان خواجه عبدالکریم میفرمودند که برادرم حضرت آخون صاحب آخون صاحب را از خرد سالی آثار نیک هویدا بود و از ناصیه ایشان آثار بزرگی ظاهر می شد با تمییکس از اطفال محله بازی نمیکردند و ماهر و برادر بچانه خود با هم می باختیم - ایشاق طاق خانه را محراب مسجد قرار داده سنگها پائین طاق گذاشته زینها ساخته چوبی بدست خود گرفته بسا خلیب بالارفته خطبه میخواندند بی آنکه بیرون خانه برآمده باشند یا طریقی خواندن خطبه دیده باشند و ضاع و اطوار ایشان همه بدین دستور بود -

(۱۲) ذکر تعلیم حضرت آخون  
چون عمر آخون صاحب ترقی میکرد در اخلاق حمیده و صفات جمیله روز بروز صاحب و اخلاق ایشان افزونی بنظر می آمد از عهد طفولیت پابند صوم و صلوة بودند و نیز انقاد مزاج ایشان بود و شوق حصول علم و در تعلم از صغری توجیه بود - غرض تا سن شعور علاوه از اخلاق حسنه در علوم مروج دستگامی کافی بهم رسید - چونکه از صغری توجیه آخوند صاحب بطرف سلوک هم مایل بود - و محبت اهل شد بسیار دوست میشدند لهذا اکثر بخدمت حافظ حسن بصیر قدس سره که در محله علی کدل متصل آستانه حضرت پیر بابائی ادیسی قدس سره آسوده اند و از خلفا و مریدان آخون

ملا نازک نقشبندی بودند - اکثر حاضر میشدند حضرت ممدوح ایشا نزلتعلیم اسم ذات نمودند برین بنیاد  
ایقان خود را مرید حضرت ممدوح می شمردند -

ذکر سفر خواجه مراد الدین خان صاحب برادر کلان حضرت | برادر کلان حضرت آخوند صاحب نیز نسبت ارادت  
آخون صاحب از کشمیر و بخدمت پادشاهی مشرف شدن | بحضرت حافظ حسن بصیر از مدت دراز میداشتند -

حضرت ممدوح بالاخر چند مرتبه ارشاد فرمودند که وقت آن رسید که ترا کشایش ظاهر می هم خواهد شد -

این زمانه سلطنت اورنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی بود - و نواب ابراهیم خان صوبه دار کشمیر بودند

و برای اعانت و امداد بساق قره تبت ارسلان خان از شاهجهان آباد رسیده تا چندی در کشمیر

مقیم ماند امیر مذکور امید تعیین خود ملک و کن داشت و نیز از والد بزرگوار حضرت آخون صاحب وعده

اجرا می نمود معاش در دکن کرده بود - چون بعد چند سالی امیر مذکور قصد مراجعت کرد و خواست

که بجنوب بادشاه رود و همراه خود عالمی متبحر از کشمیر ببرد - تمامی علماء به امیر مذکور رجوع شدند لیکن امیر

مذکور از آنها یکی را منتخب نکرد - تا آنکه از ملا خواجه مراد الدین خان صاحب که عالم متبحر بودند - ملاقات

کرد و ایشا نزلتعلوی خاندان ایشان و تبحر علوم و دیگر صفات مستحسنه منتخب کرد - و خواهش کرد که

همراه او بشاهجهان آباد تکلیف فرمایند - جناب ممدوح قبول فرمودند - او گفت که فزاد و زر و انگلی مقرر است

علی الصلاح تشریف آرند - جناب ممدوح حسب خواهش او علی الصباح معه والد بزرگوار خود تشریف

بردند - امیر مذکور بوجه واجب التعلیم بودن حضرت موصوف - سواری خاصه که انبار می فیل بود بحضرت

ممدوح و او خود و سواری دیگر را پی برد - همچنین تا بلجرات رسیده بودند که از پیشگاه پادشاه تعیین

ارسلان خان نزد بهادر شاه شاهزاده صوبه دار کابل و پشادر شد - لہذا روانگی پشادر و ضرور افتاد -

آنحضرت هم بمرای او به پشادر رسیدند - و چون نکه مولد حضرت حافظ عبدالغفور صاحب قدس سره

هم کشمیر بود - و حضرت ممدوح اهل کشمیر را بسیار دوست میداشتند - ملاقات این حضرات از حضرت

حافظ صاحب شد و ایشان را عقیدت و ارادت از حضرت ممدوح پیدا شد و از بیعت حضرت ممدوح

مشرف شدند بعد چندی این حضرات آخوند صاحب را طلبیدند - و حضرت ممدوح معه والد و برادر خود -

ملا عبدالکریم صاحب از کشمیر به پشادر رسیدند - پس آنحضرات ایشا نزلتعلوی مرشد بزرگوار خود نمودند -

و حضرت آخوند صاحب و برادر خود ایشان ملا عبدالکریم صاحب از بیعت حضرت حافظ صاحب مشرف شدند -

و چون که دسان زمان صوبه دار کابل و پشادر در زمستان به پشادر میآمد و در تابستان به کابل قیام

میکرد - پس بوقت روانگی کابل این حضرات همراه ارسلان خان و بهادر شاه شاهزاده صوبه دار

کابل به کابل روانه شدند - و حضرت آخون صاحب مع برادر خرد و والدۀ ماجده در پشاور مقیم ماندند - حضرت عبدالغفور صاحب قدس سره را با آخون صاحب بیجا التفات پیدا شد - در روز تکمیل تعلیم علوم ظاهری میفرمودند و در شب تعلیم باطنی میفرمودند و شب و روز پیش خود میداشتند - و سرگرم تعلیم ظاهری و باطنی بودند - تا آنکه در عرصۀ دو و نیم سال تعلیم ظاهری و باطنی ختم نموده بجلالت خود ممتاز فرمودند و ملا مرادالدین خان صاحب بعد چندی به شاهجهان آباد رسیده از باریابی خدمت او رنگ بیت شاه غازی شرف شدند و بعدۀ مفتی سرفراز گردیدند - و بعد چندی مقبول نظر باو شاه گردیدند - و مستحق ترقی اعلی قرار یافتند - و بعدۀ جلیه قاضی القضاات مشرف شدند - و بعد چندی در کشمیر به برگشته لازم موضع شریفه خاص چهار مواضع دیگر بطور جاگیر به ایشان عطا شد -

و کفر اُغت یافتن حضرت آخون صاحب | محمد مقصود که شیخ معمر و از مخلصان خالص العقیدت حضرت آخون صاحب از تعلیم باطنی و تقرر حضرت بروکالت باو شای بود از شیخ شرف الدین محمد زبیر اکثر احوال و کرامات و خوارق عادت حضرت آخون صاحب بیان نمود - و کیفیت شفقت جناب مدوح نسبت طالبان و خصوصاً نسبت خود با تفصیل ظاهر کرد - ازان جمله اینست که گفت روزی از جناب مدوح استفسار کردم که حضرت تا چند زمان بخدمت پیرو مشرف خود حضرت حافظ عبدالغفور قدس سره حاضر ماندند - و منازل سلوک طی فرمودند - و چنان خدمت کالت منصب یافتند از کمال غریب نوازی و بنده پروری فرمودند که منازل و مقامات سلوک بتوجه حضرت پیرو مشرف خود در دو نیم سال تمام و کمال طی نمودم - بعد از آن شبی در خواب دیدم که یک نانی بمن دادند - صبح آن بخدمت حضرت خود عرض کردم فرمودند - بی واقیعت شمارا نانی دادند - بعد چندی روز حضرت مدوح راهفت صدر و پیه بفتح رسید فرمودند که این را پیش خود نگه دار بعد چندی دیگر عزیز سے یک اسپ نذر کرد آنرا هم حوالۀ فقیر نمودند و فرمودند که این سوار نیست و آن خرج ست بر خیز و پیش برادر خود ملا مرادالدین خان برو که صورت تان تو خواهد شد تمیید نموده راهی شاهجهان آباد شدم و در آنجا رسیده پیش برادر بزرگ خود چند روز بگذرانیدم روزی ایشان را مغموم و محزون دیدم و وجه آن از ایشان پرسیدم فرمودند که فلان امیری که باو شاه اورا بسیار میخواست او قسم افتاده است ازین وجه او بدر بار آمدن نمیتواند ظل الکی علاج قسم او میخواهند لیکن از روی شرح شریف آنرا علاج نیست علما و فضلا همه در غیاب در مانده اند - ازین سبب مغموم - جواب دادم که این را علاجی هست مرا پیش بادشاه بر ند تا علاج آن کنم - بساعت این جواب برادرم خوش و محرم شدند و پریشانی او شان رفع گردید - فردا مرا همراه برودند و عرض کردند که برادر من ملا عبدالسلام میگوید که من علاج این قسم میدانم - بساعت این اورنگ زیب بادشاه غازی خوش شدند و فرمودند

که او شان را پیش من آرند چون مرا طلبیده پیش بادشاه بروند بادشاه از من فرمود که تدارک این قسم  
کجا می‌قوم است عرض کردم که در فلان کتاب مرقوم است - فرمودند آن کتاب پیش شما موجود است عرض کردم  
که پیش من موجود نیست در کتب خانه شاه می‌موجود خواهد بود - فوراً بدار و بفرست که آخوند صاحب  
را همراه خود ببرند و کتاب را از کتب خانه ببر آرند من همراه دار و بفرست که آخوند کتب خانه رفته کتاب برآورد و هر جا که  
مسئله مابه‌البعث نوشته بود - نشان نهاده پیش بادشاه آوردم و بنظر انور اعلی حضرت گزرا نیدم -  
بلا حظه آن بسیار خوشنود شدند و فوراً حکم صادر فرمودند که ایشانرا از طرف خود وکیل و کاتب کشمیر مقرر کردیم  
و بر بنای حکم ظل آلهی بکشمیر روانه شدیم سبب یافتن خدمت و کالت بادشا هی همین است و هر چه شد  
بتوجه و عنایت پیرو مرشد شد -

(۱۵) دولت و جاه ظاهری | چونکه عنایت ظل سبحانی روزی وزیر بر حال حضرت آخوند صاحب افزون می‌شد بوجهی که  
حضرت آخوند صاحب منصب جاری شد و بعد چندی از خدمت مفتی سرفراز فرموده شدند و بوجهی که  
از ان ترقی یافته بخدمت قاضی القضاات ممتاز شدند و بعد چندی شیخ الاسلام گردیدند - و در کشمیر چهار  
مواضع جاگیر هم محنت شدند - و در زمانیکه شیخ الاسلام شدند اجازت قیام کشمیر هم حاصل شد و  
خدمت و کالت هم بحال داشته شد و به کامیابی تمام بکشمیر مراجعت فرمودند و تا آخر عمر در کشمیر فرما ماندند -  
در حقیقت در سلطنت اسلامیه اعزاز و اختیارات شیخ الاسلام نظیر نداشت و با آن و کالت بادشا هی که  
اعزاز آن هم در آن زمان بیحد بود - و منصب و جاگیر گو یا ترقی ظاهری بحد کمال و دولت و دنیا نایز از کافی  
حاصل شده بود - این حالت ظاهری شیخ الاسلام بود - و حالت باطنی آخوند صاحب ازین بسیار ترست  
که چیزی از ان آینده بیان کرده خواهد شد -

(۱۶) کیفیت تعلیم باطنی حضرت آخوند صاحب | چون حضرت آخوند صاحب بعد کامیابی از خدمت حضرت حافظ  
و مدت تعلیم و تلقین و تعداد مریدان و خلفا | عبدالغفور صاحب قدس سره رخصت شده راهی شاهجهان آباد  
شدند در آن وقت عمر آخوند صاحب زاید از بیست و پنج سال نبود - و بعد از خلافت و اجازت حضرت آخوند صاحب  
رهنمائی در ماندگان و بهایت گم راهان آغاز فرموده بودند و مرید میکرد و تعلیم باطنی میفرمودند و قریب  
اختتام سال هشتاد و پنجم ازین جهان فانی رحلت فرمودند ازین ظاهرست که تقریباً شصت سال حضرت  
مدوح مسند آرای ارشاد ماندند و مریدان حضرت مدوح همه سالکان و طالبان وقت بودند - و تعداد مریدان  
از ذکر و انانیت از حضرت متجاوزست همچنین خلفای جناب مدوح بیشمار اند - صاحب خزینة الاصفیائی نگارد  
که اگر چه خلفای خواجہ بیشمار اند اما خواجہ محمد عابد کاوسی و شرف الدین محمد زکیر و محمد عثمان زنگوجی

و شیخ عبدالرزاق رسول پوریه و خواجہ امان اللہ و حاجی تیمور خٹنی و خواجہ محمد فخر الدین و عبدالرحمن یارکندی و ابوالبقا کشمیری و محمد رضا بن عبدالکریم برادرزادہ آنحضرت و محمد ابراہیم و اکبر شاہ و شیخ عبداللہ و شیخ حمید الدین ابن محمد نظام از اشہر ترین خلفای خواجہ اند۔

ذکر مجاز بودن حضرت آخون صاحب حضرت آخون صاحب بطرق مندرجہ ذیل مجاز و مازون بودند۔

بھرق اربعہ و شجرہ النسب ایشان (۱) طریقہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ ارواحہم

(۲) طریقہ عالیہ قادریہ قدس اللہ اسرارہم

(۳) طریقہ شریفہ کبریہ قدس اللہ سرہم الغریر

(۴) طریقہ سننہ سہروردیہ قدس اللہ سرہم

در طریقہ اول الذکر از حضرت حافظ عبدالغفور صاحب قدس سرہ اجازت داشتند و در طریقہ ثانیہ از حضرت شاہ فی الحال صاحب کہ از اولاد حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ بودند اجازت یافتند و در طریقہ ثانیہ از خواجہ محمد بادشاہ قدس اللہ سرہ کہ از اولاد حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی بودند اجازت حاصل کردند و در طریقہ رابعہ از بابا محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ مجاز گردیدند۔ لہذا در چهار طرق مذکورہ مریدان و سالکان سلوک آن طرق را تعلیم فرمودہ بحق میرسانیدند۔ طریقہ حسنہ فضلیہ آدمیہ بنوریہ ایشان یکشمیر آوردند و مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ و رسائل دیگر بزرگان خاندان نقشبندیہ اولاً در کشمیر ایشان رسانیدند و شایع فرمودند۔

(سلسلہ نقشبندیہ) در طریقہ عالیہ نقشبندیہ میرشد حضرت آخون صاحب حضرت حافظ عبدالغفور پشاور سی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت حاجی اسمعیل غوری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ سعدی لاهوری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ آدم بنوری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ احمد سہروردی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ گل اکملی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ محمد درویش قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت مولانا زاہد وحشی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت مولانا یعقوب چرخچی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مرشد ایشان حضرت سید کلال قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت بابا سیما سی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت علی رامیتنی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان خواجہ محمود النیر قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت عارف دیوکری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ عبدالخالق قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ

یوسف مهدی قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالعلی فارسی قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت سلطان بایزید بسطامی قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت امام جعفر صادق رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت سلمان فارسی قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت ابوبکر الصدیق رضی الله تعالی عنه بودند که از جناب خواجہ میر دوسر حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه وآله و اصحاب و سلم فیضیاب گردیده بودند۔

(سلسلہ قادریہ) و در طریقہ عالیہ قادریہ مرشد حضرت آخون صاحب حضرت شاہ فی الحال صاحب قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت شیخ محمد اشرف صاحب قدس سره و مرشد ایشان حضرت معصوم صاحب قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شاہ سکندر قدس سره و مرشد ایشان حضرت شاہ کمال قدس سره و مرشد ایشان شاہ فضل اللہ قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید گدا قدس سره و مرشد ایشان حضرت شمس الدین عارف قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید عبدالرحمن قدس سره و مرشد ایشان حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شمس الدین صحرایی قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید عقیل قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید بہاء الدین قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید عبدالوہاب قدس سره و مرشد ایشان حضرت شرف الدین قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ عبدالرزاق قدس سره و مرشد ایشان قطب لاقطب حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوسید مخزومی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالحسن قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس سره و مرشد ایشان شیخ عبدالواحد قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ شبلی قدس سره و مرشد ایشان حضرت جنید بغدادی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ سری سقطی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ معروف گرخی قدس سره و مرشد ایشان حضرت امام علی موسی رضا رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام موسی کاظم رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام جعفر صادق رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام محمد باقر رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام زین العابدین رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام حسین شہید رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت علی مرتضیٰ کرم الله وجہہ اند کہ از حضرت سرور کائنات محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم فیضیاب شدہ بودند۔

تذکرہ لوح حضرت آخون صاحب نسبت  
حضرت آخون صاحب باوصف تعلقات خدمات شاہی و جاگیر داری و عیال داری  
تعلیم اشخاص و عام حالت ایشان  
و قبیلہ داری تعلیم علوم فقہ و حدیث و تفسیر و دیگر علوم ظاہری و تعلیم علوم باطنی و  
تسلیم سلوک سالکان بر کار ہامی دینی مقدم میداشتند و طالبان علوم ظاہری و باطنی را بنایت شفقت و مہربانی  
و دلجوئی و نرمی تعلیم علوم ظاہری باطنی میفرمودند۔ ہر چند حضرت مدح تعلقات دنیا را بظاہر پیرودہ باطن خود ساختہ  
بودند۔ لیکن عبا را کتاب دای پوشیدن میتواند آثار ولایت بخونی انجمن حضرت ظاہر نمودند۔ ہر گاہ ہر پاکی  
یا بسواری دیگر از راہ بانابد رباہ محکمہ میرفتند اہل بازار و دربار بروی ہبارک ایشان نظر کردہ این آیت کریمہ  
ما ہذا بشر ان ہذا الاملک کریم میخواندند و چنانچہ اندک کہ ایشان ہر وقت خانے از خود و باطن  
بحق می بودند۔

منجملہ کاتبین حضرت آخون صاحب  
دوازہ مکانیب کہ ہم رسیدند۔  
ملا خواجہ محمد عابد کا موسی کہ بر تمامی خلقای حضرت بزرگی میداشتند و اعظم ترین  
حضرت بودند بعض عنایت نامجات حضرت جمع کردہ بودند۔  
کہ از ان دوازہ خطوط جمع کردہ ایشان تا این وقت باقی اند کہ بطور تبرک در ذیل درج کردہ می شوند۔

### مکاتیب (۱)

محمد و اسمعیل کشندہ شیر کے گرد روان ہند بہ ہم میشود لیکن جذبہ کہ لطیف باشد ادراک ہم لطیف میشود۔  
القبض و البسط فی الولی کا لوحی فی النبی۔ و تئیکہ آدمی در زما یافت می افتد خود بہ مناسبت باین فضیلت می افتد  
اولت رہبر ارچہ با بود و رسی آنجا کہ یا د با بود و العجز عن درک الادراک ادراک۔ سالک را وقتی می آید  
کہ ہر خطرہ اش زمینہ میشود و برای مطالب فوق و فوق الفوق ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد۔ بہر حال صحبت خیل ترست  
و بعدہ آن رابطہ و کاتب بی توجہ را متوجہ احوال خود دانند کہ تربیت بر چہا رتسم است نوع اول آنست کہ چون  
ماکیان کہ در زیر پر ہامی خود بیضہ را از ہیئت بیضیگہ بہ ہیئت جانوری رسانند۔ دوم چون مرغ آبی ہر چند خود را آب  
است و چہا لیش در غیبت باز تربیت میکند۔ سوم چون کلنگ کہ بچہ ہامی خود را ذہنا تربیت میکند۔  
چہارم آلت تربیت محض بیچون است بہر حال تربیت منقطع نیست علی ما نقلنا ما مصرع کہ ہر اندازہ  
پہمان بحر م قافہ راہ و السلام علیکم و علی من لدیکم۔

### مکاتیب (۲)

محمد اللہ العلی و علیہ علی النبی الامی و علی کل التقی و التقی و سلم علیہم۔ بعد سلام برادران عزیز القدر ملا محمد حسن  
و ملا محمد عابد سلما اللہ تعالی۔ محفوظ بودہ بداند کہ خط رسید فرحت بخشیت تا سہ ہر دم گرفتن رخصت  
خلوت ستہ ماہہ نوشتہ نمودند۔ طریقہ حضرات ما نیست خوب شدہ از دل سالک رہ جاذبہ صحبت شان \*

میسر و دوسوسه خلوت و فکر حله را بجهت اعتکاف مسنون ده اخیر رمضان است نقشبندی زواید نمی پردازد زنده  
مگر آنکه این ستم ماه را زنده قرار دهند و عوض اعتکاف قضا شده ادا کنند که راهی نیست پیدا کنند باجماع استحقاق  
غنیست است دیگر نوشتند تحشر بر فوت صحبت هم فائده صحبت می بخشد چنانکه پیغمبر مصلی الله علیه وسلم  
وقت احتضار حضرت خدیجه رضی الله عنها گفته اند که مرا در دنیا و در جنت از دلج نصیب است گونه ایشان  
متغیر شد حضرت ابرگفتند رضی الله عنه که یا رسول الله اینوقت چه وقت این سخن بود فرمودند که ایشان  
جهاد نکردند این سخن حسرت خیز تا مقام جهاد بشود سبق دیگر خواسته بودند سبق محمد حسن با اختیار شما مفوض است  
ترقیه که گفته ام بگویند و سبق شما آنست که همیشه خالی نشینید و هر چه پیش آید از آن نفی کنید و آنرا بپست دابند  
و روی با فوق آن کنید بر رعایت شرایط و آداب که از حضرت بارسیده است و این عاصی آنها را در یک  
بیت جمع کردم -

خلوت و نفی و ربط و صحو و سنت | فنا می رو و خلوص سر غنیمت

می باید که مردم را بر ترغیب سومی اقامت شریعت مشرب دارند و اسلام والا کرام -

### مکاتیب (۳)

محمد و فضلی علی النبی الا انی العزیز و علی کل التقی و التقی و نسلم - بعد سلام مسنون برادر عزیز القدر طاهر محمد عابد  
ابن فضیلت پناه محمد یوسف معلوم نمایند که خط اشتیاق نامه رسید فرحت بخشید اشتیاق نتیجه بعد صورتی است  
در تریله بدن فقدان شوق است که (الاطال شوقی الابرار الی نقائی - و اما لیم اشده شوقاً) حدیث قدسی است  
مالا اشده شوقاً باشد شوقاً - در ابرار است و در مقربین شوق مفقود است - زیرا که شوق مشعر از بعد فقدان  
است و در مقربین بعد نیست و این صفات بحدیه در سالک نمیانند بعد از آن که از مقربین شود و اگر مومنی  
در میان حجاب باقی ماند از مقربین نیست بلکه از ابرار است - حسنات الابرار استیاتی المقربین و ابرار  
است - اکتفا و بجزد قرب قلوب درجه ثانیه است - ضبط اوقات شبانه روز طلبیده اند و محقق نیست  
که چون از خواب بیدار شود و موافق سنت بطل آرد و ادعیه مانوره را در هر عملی و کاری بخواند و نماز  
تجدید را دو از ده رکعت بقرات طویل را بر چه میسر آید ادا کند بعد آن تا فجر بسبقت باطن مشغول شود و اگر فرصت با پنجیا  
که تجدید بین النومین شود و سنت بابد بود خانه ادا کند بعد آن در مسجد و بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب مراقبه نشیند بعد  
اشراق ادا کند و دوگاه شکر نعمت شب و روز و دوگاه اشتیاق و دوگاه استعاده شسته گذارد و اگر  
فایده باشد باز نشیند تا چاشت و ضحوة کبری بسبقت باطن مشغول شود و اگر سالک فایده است بر اقبه  
مشغول شود و اگر طالب العلم است بدرسی و اگر کاسب است بکسب بعد از آن نماز نوافل زوال ادا کرده

بعد خوردن طعام قیلو که سنت است نماید. و چهارگانه فی زوال بطول قرات مشغول نماز پیشین شود و بعد از پیشین تلاوت بحضور تمام مشغول شود و بعد از آن بکار مباحات که فکر خوردن و پختن و فکر خانه و بسخن بامردم شغل کند و بعد آن نماز عصر و بعد نماز عصر باز بر اقبه مشغول شود که بایه قبل طلوع و قبل الغروب بایه بکره و اصیلاً عمل نماید و بعد آن نماز شام با نماز اذان و احیاء و مابین العشاءین قیام نماید و بعد نماز عشا اگر توان سخن دنیا نکند و باز بعد خوردن سبق باطن مشغول شود تا در همان شغل خواب غلبه کند و چون بیدار شود در آن هنگام همدران بیدار خواهد شد مصرع چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد.

طریق سلوک این است و مجذوب سالک را نمیکند از آنکه باین افکار و این مشغال فرصت یا بدکشان ایشان اورامی برند **من** نه با اختیار خود میردم از تقای دوست و آن دو کند منبرین **من** بر دم کشان کشان **من** اگر میردی بچا صلی و میریزدت و اصلی در رفتن کجا بردن کجا این سیر سیر راه نیست و از تاثیر صحبت چو نویسد - **لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أذنٌ سَمِعَتْ وَلَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبٍ بُشْرٌ** از آن نشان میدهد **رَبِّكُمْ اللَّهُ وَآيَاتُهُ بَظُفْرِهِ وَكَرَمُهُ وَتَصَدَّقْ بِحَبِيبِهِ عَلَيْهِ فَضْلُ الصَّلَاةِ وَاكْمَلُ التَّسْلِيمَاتِ وَعلى آله وَاصحابه وَاخوانه مِنَ النُّبِيِّينَ وَالمُرْسَلِينَ وَعلى كلِّ مَنْ التَّابِعِينَ وَتَابِعِ التَّابِعِينَ**.

### مکاتب (۴)

نور ابصار فقیر سلیمان الله تعالی سبحانه - بعد سلام خط فرحت منظر رسید فرحت بخشید خط اول رسیده بود - جواب نوشته بودیم صحت ایشان معلوم شد رسید خط نوشته بودند محمد اسلم رسانید - چون ز فقر خط میخوانید و همان خط نسبت را باید تمیید که حضرت خواجہ احرار فرموده اند قدس سره که کلام را جمالی است ازین جهت کلام نازل شده تصرف و جذب - از حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه و اوست که او تعالی در کلام خود متجلی است چرا نباشد که صفات لا بود و لا غیر هو است چون کلام فقر است و از مردان است بسخن مردان جان دارد - التقاء افواج طرفین روز جمعه پیش روی در خانه فقیر بود ازین نقلی و انتقاعی شده بود و بعد آن موقوف در انهم امید خیر است شما هم دعای خیر عموماً و خصوصاً بکنید که ضرورت دعای خیر کرده شده و **من** شود - و باعث جذب و رعایت را امله است که بجهت به میرساند و هر قدم در راه جذب و دیگر میخواند آن قدم چنانچه در سلوک است از خدا خواسته امیدوار باشند و در هر قدم مجذوب را جذب دیگر ضرورت چنانچه سالک را در هر قدم مسافتی قطع باید کرد - **(من استوی بکواه قهو مقبوضون)** شنیده باشند گفتند - از کسی که یک نفس فوت شود تدارک آن تا ابد نمیتواند کرد و طریق ارسال خطوط را و ایم مسلوک دارد یک لحظه از دوری نشاید که از نزدیک بودن هر نایب را ان سلام رسانیده شد - عبد اللطیف و محمد صالح تبلیغ اسلام مشتغل اند و السلام و الاکرام

## مکاتب (۵)

دوستان اران فقر اسلامکما اللہ تعالیٰ - بعد سلام شفقہ شمارا برادر عزیز شمار رسانیده در باب فاتحہ خواندن و اجازت دادن ختم حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ بودند - فقیر را اجازتی از شاہ فی الحال بہست اگر بہمان قدر فاتحہ میخوانند چہ مضایقہ فاتحہ خواندیم بحضور برادر شما و اجازت ہم بہست خوانندہ ہاشمید - دیگر نوشتہ بودید کہ توجہ فائبانہ کہ با محمد عابد مراقبہ کردہ باشم و جمعیت شدہ باشد خطر دفع شود و سبق جاری شود و دوستان را خاصیت صحبت خصوصاً درین طریقہ نقشبندیہ خصوصاً در طریقہ احمدیہ خصوصاً از ان در طریقہ احسنیہ الفضلیہ خصوصاً از ان طریقہ سعدیہ لاہوریہ خصوصاً از ان پیشادوری صاحب مامخصوصاً از یاران ایشان از صحبت یاران این عاصی تاخیر معنی کافی ست می باید کہ نصیب باشد آنکہ نصیب داشتہ باشد قدر این نعمت عظمی میداشتہ باشد - اگر بخوانستی دادند اوے و ہر کہ خواست با ما است اگر چہ با ما کمتر نشیند لیکن کجا میرود اثر آن مصرع اول و آخر ہر ہفتی استقامت ضرورت مصرع چون تو بکج باختی کسے چہ کند - ہنوز پنج حرفتہ است مدار این طریقہ بر صحبت ست صحبت بار باب جمعیت بشرط نفی دیگر و رابطہ مرشد و شرایط دیگر مرغی باید داشت اثر از کمال فضل و کرم لازم آن کردند قال اللہ تعالیٰ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ غلو و نفی در ربط و صحبت بہ فنا ی ر و غلو ص سر عزیمت : این بیت ازین عاصی ست در دعای خیر مقررہ شہا ہم در دعای من ہاشمید و السلام علیکم و علی من لدیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ -

## مکاتب (۶)

بعد الحمد والصلوۃ و تبلیغ الدعوات و بعد السلام المسنون نگاشتہ میشود کہ دو خط شما برادر محمد سلم رسانید مشعر از صحت شما و استدعا و شما مصون بودن ما را بعد ختم ہر روز از در گاہ مجو اہید - ہل جزاء الاحسان الا الاحسان - حق تعالی شمار از طرف ما قاصر ان جزای خیر آن دہاد - دیگر مکتوب بود کہ جواب ہر دو خط ہر دو برادر سید در ذکر قلب در ذکر افرود - و پو اکرون خط می افزاید و تعظیم خط کردید صاحبان من کلام بسخن مردان جان دارد فقیر از مردان خدای تعالی میگویم البتہ تاثیر تم باذن اللہ خواہد داشت کہ مصرع ہر چہ استادزل گفت ہمان میگویم با جواب خطوط میخوانا ہید ہر گاہ خط می آمدہ باشد جواب ارسال کردہ می شدہ باشد حسرت فوت اوقات نوشتید ہنوز وقت ست توجہ فائبانہ مبہول ست رابطہ نگاہدارید - برای شفاء شکم فاتحہ خواندہ شد و بجای تعویذ بسم اللہ الرحمن الرحیم خواندہ بدست دم کردہ بر شکم مالیدہ ہاشمید کہ خیر شود بسیار ان سلام رسانیدہ شود و السلام -

## مکاتب (۷)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَوَعَدَ نَفْسَكَ مِنْ حَتَّى يَأْتِيَ الْقَبُورَ - برادران عزیزان من سلکما اللہ تعالیٰ سبحانہ - بعد سلام خط شما بدو رسید محمد اسلم رسانید محظوظ شدیم - سخن همان است که گفتیم که سلوک را تا آنجا که محمد عابد داند استعمال کنید و آئینده اگر زنده ماندیم با تمام آن شاید موفق شویم بالفعل صورت آنست که بیا و کردن شما ما فقر را جمعیت فیضان می شود خطا با و کلتا با و غلط از ناظر او حاضر و غائبا و محمد عابد را همان سبق است که هر چه پیش آید بآن متاثر و متلذذ شده پیش رفته باشد و دعا محمد عابد خوب است و ما را هم بدعاے ظہر الغیب یاد کرده باشند و السلام -

## مکاتب (۸)

فرزندان گرامی سلامت باشند - بعد سلام خطی که بر خورداری محمد اسلم نوشته بودید - خواندیم خوش شدیم دعا خیر کردیم از خانه و سوا س نکرده باشید روز جمعه در حوالی مسجد جامع شورش شده بود در شهر مورچه بندی شد حقیقت محمد اسلم خواهد نوشت

که بر ناید ز جانت بی خداوم

ترا یک پند به از هر دو عالم

و این فقیر را هم یاد کرده باشید و السلام -

## مکاتب (۹)

بعد الحمد لله تعالیٰ والصلوة والسلام علی رسول الله و تبلیغ الدعوات نگاشته می آید - که خطر رسید سخن همانست که سلوک خود را تا سلوک محمد عابد رسانید و بعد نماز فجر و مغرب می نشینید متوجه من جانب الله سبحانہ جمعیت شود خاصیت این طریقه علیہ است و سبقهای ابتدا را هم تکرار کنید و پیش هم بروید غرض از تکرار سلوک که بمنزله تقنین قوانین علمیہ است حصول ملکہ است و استحضار قواعد مقدمہ آنست رفع خطرات هم از همین می شود لیکن بتدریج ۱ - گرچه عاریت است اول کار - ملک گردد بکثرت تکرار - محمد عابد بداند که همان سبق باشد و از آخر آن خبر دهد ۲ - اول او آخر هر شنبی به ز آخر او حبیب نمنا می - بنده چنان شود که گویا بنده موجود و معلوم هم نشده است تا فعلی و صفی و ذاتی داشته باشد از خود حیلوله قائمست بکایک این را نمیتوان فهمید ۳ - اوجدی شصت سال سختی دید ۴ - تاشی روی نیک سختی دید ۵ - تا جان کنی خون نخوری پنجه سال ۶ - از قال تراره نمایند بحال - شمار که تربیت محمد حسن و گفتیم این اجازت خاصه است اگر نصیب باشد بعد آن اجازت عامه شود در رابطه باعث توجہ فائزانه است و دعا خیر البته کرده باشند

و از اعتکاف و ضبط نوشته بودید - هر دو مبارک باد - در نوافل نیت مطلق صلوة و نفل مخصوص - کفایت کند - و در قرأت مختار اند - اگر چه در حدیث و نصوص است بآن خجک باید زد و الا با اختیار مصلی است هر قدر فرصت و ذوق دست دهد در از تر و الا بمقتضای - قضای نماز و این هم همین دستور قتلش شش رکعت است و بست هم آمده است حضرت مرشدی رضی الله عنه رکعات بسیار میگذاردند فقیر در آنوقت با نظری میل نداشت که بهیچ همت مشغول دیدار ایشان بودم - الحمد لله علی ذلک و نماز فی الزوال چهار رکعت بیک سلام بعد از وال آفتاب قبل از غمطلو قرأت بهتر و کسی که جذب او مقدم بر سلوک او باشد مجذوب سالک است و عکس آن سالک مجذوب این هر دو بزرگ صلاحیت ارشاد دارند اول اولست و دوم دوم و در طریق حضرت ماول معمول است و از مجذوب فقط و سالک فقط تکمیل مقصود است که کمال ندارند و تکمیل فرع کمال است اصلاح انشاء عمده مطلب نیست - بیاران حلقه سلام رسانیده می شود جواب این خط نوشتیم - بسم الله الرحمن الرحیم برای هر مطلب و هر مرض نوشته باشند به نیت مخصوص المرض که این کلمه جامع خیرات است رالبط - باعث توجبه این طریقت و باعث ترقی و رفی و فناست - نوشتن مکاتیب بن نابکار چه احتیاج از سلف بس است و اگر نیت صالحه در آن باشد اجازت است و اهل را باید نمودند تا اهل را - من منع الجمال علما فقد اضاعه و من منع المستوحین فقد ظلم - با هر کس بقدر حوصله او و طلب او سخن باید کرد و الا اسرار که و داوای است اگر بدست نا اهل افتد اگر نه فهد تامل را ندانم کند و اگر بفهمد منسوب بخود میکند شما تجربه ندارید - اصلاح دیباچه آن بروقتی دیگر موقوف ماند و السلام علیکم -

### مکاتیب (۱۰)

دوستان سلکم الله تعالی سبحانه - بعد سلام رفته شما رسید فرحت بخشید شما بنام حضرت امام زین العابدین عیسی هستید نام پسر موافق آن باشد محمد باقر یا محمد جعفر و اگر بنام جد خود عبد الله مختار آید - جواب مطلب دوم آنست که هر چه بتدریج شود بقا دارد و مصرع بچهل سال شود پخته کاسه چینی به معهدا هر موقوف بروقتی است سوای آن که ام روز است که شما را ترقی نیش و شکر نعمت سبب زیاده آنست و حال شما کم از استاد عاشر شما نیست مصرع نگه دانی سهل باشد قدرانی مشکل است علاوه مذکور آنست که ما را نسبت به شما تجلی نیست حرص در علم محمود است و السلام علیکم و علی من لدیکم -

### مکاتیب (۱۱)

السلام علیکم و علی خیکم و علی من لدیکم - هر که در اینجا از شما ارادت طریق علیه میکند کائنات من کان او را

بگوئید بعد از آن اینجا بیایید اگر اجازت هم خواهند این هم خواهد شد -

### مکاتب (۱۲)

محب الفقراء اخوی فی اللہ سلامت از آفات باشند - رقعہ شریفہ رسید و خبر سند ساخت بعد  
 صورتی هم مقدر است چون فواید طریقہ میسر است شکر بجا باید آورد و امیدوار مزید باید بود -  
 و آنچه در واقعہ دیدند بطور پیوست مشعر از استعداد است که رویای صالحہ جزئیست از نبوت شکر  
 باید کرد که بخیر بگذشت و در آن ترقیات نصیب شود که در پیشاور فقیر را آزاری روی داد و معتد و مشتند  
 بعد صحت حضرت فرمودند که ملا عبد السلام ما و شما در میدان مرض سبب تا ختم شما که جوان بودید پیشتر  
 قصد بیع دادند و با پیریم مارا بقدر پس است و این مرض شما کار بست سالہ سلوک شما که دفعہ اثنم حمد اله  
 و آنچه نوشتند که ازین بنده کدام جنابت بظہور آید بود که بر حقیقت این امر آگاه ساخته متنبہ سازند -  
 عزیز من در قرآنست الصابرین والصادقین والقانتین والمنفقین والمستغفرین بالاسحار امام  
 زاهدی در تفسیر زاهدی تعجب کرده که این جماعت را که باین صفات موصوف اند چه حاجت استغفار است  
 و در پیش حضرات جامی تعجب نیست که ترقی ایشان نسبت بملایکہ بہمن معاصی است که تو بکنند -  
 و ناوہم شود و بر تو بہ و ندامت در جات قرب کہ مترتب شود کہ ملایکہ را از آن نصیب نیست کہ با معاصی  
 کار ندارند و تا می آید و چون ملایکہ ازین آگاه نبودند گفتند کہ - استجعل فیہا من یفسد فیہا و یسفک لہا  
 و حق تعالی در جواب گفت اتی اعلم بالاعلمون و چون کلمہ اعلم بالاعلمون مفید استمرار است تا ابد الا بدین شرافت  
 انسان در بہشت جاودان جدید بر ملائکہ ظہور کند و ملائکہ می بینند حق تعالی ایشان را بر وضعی آفریده  
 کہ تا قیامت در جات و تا ابد الا بدین باید پیغام بر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در کرد و مجلس قریب صد بار  
 استغفار میکردند و ازین بزرگتر چه گناہ از انسان است کہ - و جودک و ثوب لا یقاس بہ و ثوب  
 و حکمت درین است کہ خدای تعالی منزہ است و بندہ حادث و از عدم منجرج سید رودئی ز ممکن  
 در دو عالم جدا هرگز نشد و اشدا علم - کہ حق تعالی بیکار نیست و رحمت دایم باز است و بندہ ہمیشہ  
 محتاج پس دوام استغفار ضرورت و محبت نصیب شود - و درین چیز زمان وجود آن برادر  
 قیمت است مصدر فیض عالمی شوند اگر چه ہمہ اہل روزگار قدر آن ندانند کہ دنیا دار الحجاب است  
 کہ دوستان از دشمنان ممتاز نیستند و نصیحت آنست و المسترحون فی ذکر اللہ یضع الذکر عنہم اثم اللہ  
 فیاتون یوم القيمة خفا و متابعت سنت -

کیبیت استغراق حضرت آخون صاحب حضرت آخون صاحب ہمیشہ در ذات حق محوی مانند و متغراق

برایشان چندان غالب بود که اکثر اوقات از اکثر یاران می پرسیدند که شما از کجا میاید و نام شما چیست حاضران وقت ازین حالت سخت تعجب میشدند و تخیر می ماندند شیخ شرف الدین محمد زبکیگو بگوید که دارم که روزی حاکم شهر شخصی را بدعوی قتل حکم قصاص کرد و فرمود که قاتل را بجهنم ببرد. اگر قتل و بموجب شرع شریف درست باشد بچوب ترکه کو تو والی برده گردن بزنند والا خیر مدعیان بر قتل او اصرار داشتند غرض که هنگامی که منظم برپا شده بود من این روز بشوق شرف ملازمت پدر و تاجه حضرت آخوند صاحب رفته بودم در اسباب یاران و برادران جمع بودند. و همین مقال غم بود خبر معتبر از نتیجه آن فرسیده بود. اتفاق حضار مجلس برین شد که الحال حضرت آخون صاحب از محکمه می آیند از جناب ممدوح حقیقت اقصی معلوم خواهد شد و همه در انتظار تشریف آدمی حضرت بودند چون حضرت تشریف آوردند و نشستند محمد ابراهیم و میان عبدالکریم برادران ایشان از ایشان حقیقت آن مقدمه دریافت کردند تا در مسئله سوال از جناب هیچ جواب ندادند آنها ساکت شدند بعد از آن از جناب فرمودند که سجده ای که مرا آفریدم را ازین مذکورات هیچ خبری نیست که چه شد و چه نشد. اکبر صاحب نواسته آخوند صاحب میگفتند که بعد از وفات آخون صاحب روزی پیش ملا محمد قاضی مفتی مرحوم رفته بودم بر سبیل تذکره احوال استغراق حضرت آخون صاحب گفتند که در یک محکمه مقدمه سرگ و مباحث عالیه بود. و گفتگو و شور در محکمه بسیار شد بعد از آن که مقدمه مذکور فیصل شد از باب عدالت همه برخواستند و از محکمه رفتند شیخ الاسلام همچنان نشسته ماند چند بار دست بر زانوی ایشان زدیم تا که از حالت استغراق برآید چنانچه بعد از آن که از حالت استغراق آفاقه شد گفتند که همه رفتند الحال ما هم میرسیم.

و نیز اکبر صاحب میگفتند که اکثر اوقات در طعام چاشت حضرت آخون صاحب دیر میشد و الله ام برای تقاضا و طلب ایشان مرا میفرستادند که برای خوردن طعام زود بیارند که دیر شد اکثر جناب ممدوح به بیت و لعل میگزرا نیند تا آنکه نماز هم از مسجد گزارده می آمدند بعضی اوقات برای تقاضا که می آمدم اکثر بسبب غلبه حال جواب میدادند که چه هنوز من طعام نخورده ام. از خوردن و نا خوردن طعام هم خبر نداشتند احوال ایشان چه در سفر و چه در حضر و چه در خانه و چه در شهر بدین منوال بود.

بعضی میدان حضرت بیان کردند که کلبه ای زیارت حضرت آخون صاحب از راه دور و دراز می آیدیم و اتفاقا ایشان در آنوقت در محکمه می بودند از انظار اشتیاق برای دیدار ایشان در محکمه میرفتیم که از دور دیدار کنیم ما را اینجا هم ایشان را مستغرق حال خود میدیدیم.

بیان اثر توبه حضرت آخون صاحب نسبت شاه محمود صاحب رحمه الله شاه محمود صاحب رحمه الله که از خلفای حضرت

آخون صاحب بودند در رساله خود حسب ذیل می نگارند -

کیفیت توجه خدام علیحجاب مولانا و مرشدنا و بادینا محبوب یزدان قطب زمان سید عبدالسلام قدس سره نسبت فقیرانیست که این فقیر سراسر تقصیر از صغیرین شوق صحبت سراسر سعادت اهل الله داشته که بکود و در بدر میگردد و از هر جا که بویی بمشام میرسد بے اختیار خود را در آن محفل میرساند شده شده در خدمت یک صاحب رسید که طریقه ایشان یسوی بود و لیل و نهار مشغول بجهر میبودند و چون که فقیر ذوق طرق طریقه علیه نقشبندیه میداشت و در آن طریقه علیه جهر بالکل مفقودست لهذا سوسه و خطر بهر خاطر خطور میکرد و لاجرم از خدمت ایشان بهره بر نداشتم و در خود اصلا اثری از صفائی و تزکیه ندیدم ازین معنی بسیار دل تنگ شده و بجان آمده متفکر و محزون می بودم که حده والده معظمه که ازین طریقه علیه نقشبندیه بهره داشت و شب و روز در یاد آئی میگزرانید بر حالین فقیر مطلع گردیده فرمودند با پدر و بزرگوار هستند و نعم و اندوه میگزرانند - فقیر حقیقت و روداد تمام و کمال در خدمت ایشان ظاهر نموده یک وقف شده فرمودند اگر میخواهید که ازین طایفه مقدسه شریفه بهره مند شوند و مشرف گردند - درین زمان از شهر کشمیر بایقین سن حضرت آخون ملا عبدالسلام قدس سره بوده اند - و مثل و مانند او درین طریقه علیه کم می باشد یقین است که اگر در خدمت ملازمان ایشان برسید محفوظ خواهید شد و در نیاب سعی بلیغ نمایند شاید که حق سبحانه جل شانہ بواسطت ایشان هدایت نماید چون بر این ماجرا مطلع شدم - عاشق و دیوانه و منقاد حضرت ایشان گردیدم و در پی سراغ ایشان بی آرام میبودم و وسیله میخوانستم هزار تردد وسیله بهم رسانید و خود از خدمت شریف ایشان مشرف گردانیدم - در مجلس اول بهمین فرمودند که پسر نام شما چیست و کدام کار مشغول هستید و کجا سکونت دارند فقیر در جواب حضرت ایشان انچه راست بود - اظهار نموده چون نام شریف جد بزرگوار فقیر قدس سره معلوم شد بسیار بسیار التفات نمودند و عنایات و تفضلات مبذول نمودند اندر آن اثنا فقیر مافی الضمیر خود معروض داشت - فرمودند که در طریق با استخاره مقدم است از یک روز تا هفت روز هر چند فقیر موقوف بر استخاره نگذاشته بود و اظهار اعتقاد خود ظاهر نمود قبول نداشتند - و فرمودند که استخاره نمائید هر چه رو میداد فردا صبح در نیجا بیایید و اظهار بکنید - چون فقیر شب استخاره نمود و دید که گویا حلقه آراسته اند و صاحبان مراقبه کرده در میان ایشان چون چهاردهم حضرت ایشان بنشسته سر مبارک برداشتند و بخادمی فرمودند - که محمود شاه را در میان حلقه نشانید چون تنگی بسیار بود خادم گفت که در حلقه جایی نیست عقب بنشینید این سخن مفهومی نموده خود برخاستند و فقیر را در میان حلقه نشانیدند و مراقبه فرمودند چون صبح شد فقیر خوش و خرم و خدمت ایشان آمده تمام

روی شب ظاهر نمود - فرمودند که از ده گاه اقدس شمار قبول نمودند و شکر حضرت حق تعالی جلشانه بجا آید  
 و بعد نماز عشا حاضر شوید که ما شمار داخل طریقه نقشبندیه علییه بنمایم حسب الامر چنان کرده شد چون بوقت نماز  
 عشا حاضر شد داخل طریقه نمودند بوقت قلبی مشغول ساختند - بگرم حضرت حق سبحانه فی الفور قلب  
 جاری شد و ذوق محبت سید روداد و روز برین نگذشته بود که فرمودند که محمود استعداد شما بلند است  
 به جمعیت باطنی خواهید رسید فقیر آنچه لوازم آداب بود بجا آورد و بطبیقه روح سر فراز ساختند برین چند روز  
 گذشت بعد از آن بطبیقه سر مسرور گردانیده بعد از آن بعد چند روز فرمودند که ذکر کعبس کرده باشید  
 فقیر چند روز عمل نمود کشایشها دید - چون قاعده حضرت ایشان آن بود که یوم پنجشنبه یوم دوشنبه  
 حلقه خستم حضرت مینمودند و هم مجبان و مخلصان حاضر می شدند - روزی پنجشنبه بود - بعد ختم حضرت  
 طرف فقیر متوجه شدند فقیر احوالی خاص روی داد و دید که سقف خانه شق شد و حضرت سرور کائنات  
 علیه الصلوٰه والسلام فرود آمدند و جناب سرور عالم صلی الله علیه و سلم جای که حضرت ایشان می نشستند نشین  
 فرمادند و صحابه کبار و حضرات چهارده خانواده عظام نیز حاضر شدند و حلقه کرده نشستند و حضرت ایشان  
 از جای خود برخاسته متصل فقیر نشستند عرض که جد فقیر مغفرت پناه رضوان و شگانه جناب حضرت آخون  
 ملا محمد نازک صاحب قدس الله سره برخاسته عرض کردند که این فرزند امیدوار خلعت ست جناب سرور کائنات  
 علیه الصلوٰه والسلام قبول نموده ملازمی را فرمودند که صند و قیچه کوران خلعتهاست بیارید - خدا و حم السلام  
 عالی فی الفور صند و قیچه چناری حاضر نموده از میان آن ردائی سفید برآورده و بطن قطب عالم غوث الاعظم  
 مرهم دلها می دردمندان حضرت شاه نقشبند مشکل کشار ضعی الله تعالی عنه داد ایشان بحضرت جبر فرگوار  
 فقیر سپردند ایشان مصحوب بابا محمد معروف نبیره خود نزد حضرت آخون صاحب فرستاده فرمودند که شاه  
 محمود را بپوشانید ایشان آن ردای مبارک گرفته در خدمت حضرت سرور کائنات علیه الصلوٰه والسلام  
 آوردند و پیش نظر مبارک آن حضرت فقیر را از سر تا پا پوشانیدند - و همه حضرات مبارکباد نمودند - الحمد لله  
 رب العالمین چون فقیر با فافت آمد و سر از مراقبه برداشت و حضرت ایشان نیز سر از مراقبه برداشته در محراب  
 رفتند از درون دروازه رازنجیر دادند - فقیر عقب ایشان رفته حلقه دروازه زد و فرمودند که کیستید فقیر نام  
 خود بر زبان آورد گفتند که بروید حقیقت معلوم است چون فقیر خوش بسیار بود - چیزی نادیده دید و دست  
 بپایان یافت دست بردار نشد تا آنکه حضرت زنجیر را کردند و فقیر را درون حجره طلبیدند - فقیر واقعه خود  
 اظهار نمود و فرمودند که مبارکباد شمار که دولتی یافتید بروید و کبس نگویید بعد از آن فقیر تا مدت درانیات  
 بود گاهی بی هوشی دست میداد و گاهی بی هوشی لیکن در مراقبه در مجلس شریف آن سرور عالم علیه الصلوٰه والسلام

میرسیم و مغفرت بدیدار برقرار میشدم و کشف قبور نیز دست داده بود. در هر مقبره متبرکه که میرفتم و بالمجاهد ایشانرا  
 میدیدم - و حالتی میگذاشت که تسلیم نمی تواند نوشت تا اینکه بدو انگلی کشیدم و دستش دیوانه ماندم  
 چنان از خود رفته که اصلاً هوش دنیا نداشتم به اکل و خرب هم نمی بردم حتی که آشنایان دست بردار شده بودند  
 و توقع افاقه نداشتند تا که غره ماه رمضان المبارک المعظم شد حضرت ایشان کسی را مدغانه فقیر فرستادند  
 و فرمودند که محمود شاه را اینجا بفرسیند - که درین ماه پیش ما باشد فقیر قبول نموده و فقیر را در خدمت حضرت ایشان  
 فرستادند و فقیر پیش حضرت ایشان رسید آن شب شب قدر بود - و همه یاران حاضر بودند حضرت ایشان به فقیر  
 فرمودند که بطرف ما خالی بنشینید در آن حالت خاص رود و دید که گویا یک حویلی از یک تخت بجا بر ساخته مالهای  
 مردارید در آن آویزان کرده اند و در آن حویلی صرف فقیر بود و در دل میگذاشت که این حویلی از حویلی های مثل  
 بهشت است و فقیر را غایت نمودند و درین فکر بود که دو شخص بد شکل و میب پیداشدند و فقیر اگر نتوانست بافتند  
 و چندان سختی نمودند که دست از جان برداشت در آن اثنا حضرت ایشان حاضر شدند و آن دو کس را فرمودند که ایشان  
 پسر دست بردار شوید آنها قبول نکردند و تصدیقه افزودند - بعد از آن مجبور شده خود را محض فقیر در پیش آن  
 دو کس گذاشتند و فقیر را رخصت کنانیدند و گفتند که زود بجا نه خود میرید فقیر و آن دو آن از آنجا بیرون آمده  
 در شالی زار رسید و دید که حضرت ایشان هم از عقب تشریف شریف می آرند و فقیر را میفرمایند که زود بجا هم  
 خلاص شده آمدیم چون فقیر افاقه رسید و سر از مراقبه برداشت حضرت ایشان هم سر از مراقبه برداشتند فقیر خواست  
 که حقیقت واقعه خود را بعضی ساند جناب ایشان سبقت نموده فرمودند که مبارک باد و هم یاران را فرمودند که محمول  
 مبارک باد نمایند غرض از آن شب فقیر آهسته آهسته از دیوانگی بهوش آمده بصحت پیوست بعد از آن حوال خود  
 بزرگ غفلت مشاهده میکرد و اصلاً آگاهی در خود نمیدید - این معنی بجناب حضرت ایشان عرض نمود فرمودند که  
 آن مقام است معلوم الکلیف - و محمول الکلیف - و از هر سه عالی تر مقام معدوم الکلیف است  
 شمار این مقام دست داده است شکر الهی بجا آرند و توجه به نوسه که بوده است هست خاطر جمع دارید  
 بر فقیر این قسم چیزها هزاران هزار گذشت از آن دو حرفی بقل آمد -

(۲۳) در خدمت آخون صاحب | شیخ شرف الدین زبگیر بیان میکنند که وقتی که حضرت آخون صاحب در حویلی محله گوجاره  
 مشرف شدن شیخ شرف الدین | سکونت میداشتند بتایید و دوازدهم برج الاول که عرس مبارک حضرت رسالت پناه  
 محمد زبگیر از زیارت سرور عالم | صلی الله علیه و سلم میشد اراوه کردم که در خدمت حضرت بروم و نیز شیخ محمد باکدوسی  
 صلی الله علیه و سلم | بهمین خیال در خدمت حاضر شدند بعد از نماز عشا که از مسجد آمدند حضرت آخون  
 صاحب فرمودند که ما پیریم ما را طاقت نشستن نیست شما بخواهید بنشینند و شغل باطنی مشغول باشند

ایشان دراز کشیدند میان قریب با های ایشان شستیم یک پای مبارک عابد کاوسی برزانوی خود گرفتند و پای دیگر ایشان فقیر برزانوی خود گرفت و پای ایشان میالیدیم و مشغول خود مشغول بودیم تا آنکه نصف شب گذشت محمد عابد کاوسی بفقیر گفت که شمار خواست نسبت فیصل این شب از حضرت کنند من گفتم که شما بگوئید ایشان تکرار کردند و گفتند که بر شما هر بان ترند شما بگوئید و همین مکالمه بودیم فجوای دلش بیدار و چشمش در سکر خواب فرمودند که چه مکالمه و اید از شغل غفلت نه کنید باز خواب رفتند بعد یک گز به باز همین نگوئید با هم شد باز فرمودند که چه مکالمه اید و روزی در حرم مکان گویا در مشغول شغل باطنی باشید فقیر گفت آرزوی فیصل است فرمودند که از شب چه قدر گذشته باشد گفتم که نصف شبی گذشته باشد فرمودند که بر وید و تجدید وضو بکنید و بمواجه نشینید - فقیر سر اسیمه بر خاسته تجدید وضو نموده نماز تجدید او کرده متوجه بمواجه نشست که درین اثنا معاینه نمود که پهلوی راست حجره از طرف قبله شق شده جناب رسالت پناه صلی الله علیه و سلم بالباس فاخره تشریف می آرند و زیاده از نصف حجره برابر فقیر رسیدند بلا حظه این واقعه بهیبت و دهشت بر فقیر مستولی شد و بهوش گردید -

(۳۳) و در آنکه کر از ان اهل خدمت باطنی محمد شاه صاحب که همشیره زاده حاجی عبدالسلام صاحب قدس سره که بودند حضرت آخوند صاحب پیدا است | همسر حضرت آخون صاحب قدس سره بودند - فرمودند که عبدالستار میر

پدر رصاعی من بودند - از حضرت آخون صاحب عقیدت میداشتند و در خدمت حضرت مدوح شبی روز حاضر می ماندند و شب و روز خدمت گزاری میکردند و روزی من نزد عبدالستار میر رفتم و دیدن و جواز زیارت حضرت آخون صاحب هم مشرف شدم - درین اثنا دیدم که صاحبی رسیدند و آخون صاحب ایشان را به نیم قامت تعظیم دادند و ایشان پیش روی آخون صاحب نشستند و با هم آهسته آهسته گفتگو کردند - بعد چند گھری چون رخص میشدند ایشان و آخون صاحب گریه نمودند - و بوقت رخصت هم آخون صاحب به نیم قیام تعظیم کردند - من بمشاهده این احوال متعجب شدم و پرسیدم که این چه واقعه بود فرمودند که این عزیز اهل خدمت بودند احوال ازین عالم میروند بر اے و داح و رخصت آمده بودند - ازین وجه تعظیم و تکریم ایشان کردم - از ان روز معلوم شد که حضرت آخوند صاحب قدس سره هم از اهل خدمت بودند - اهل خدمت پیش از اهل خدمت برای وداع و رخصت آمده بود -

(۳۴) بر مقام بیدار کشید از بای برون عبدالصبور صاحب مرید حضرت بیان کردند که ساله در ایام زمستان ملک بر آمدن آخوند صاحب از جنون کبش میری آمدیم و چند کس دیگر همراه بودند - و خواج عبدالوهاب چند کس را به تصرف باطنی هم همراه بودند چون بمنزل پانچال رسیدیم معلوم شد که برف و باد بسیار است و از خوف برف ملک کسی قصد عبور نمیکرد و همه پس پا بودند - اتفاقاً قاف من پیش قدمی نمودم و بهینکه بر سر کوه

رسیدیم باد شدت بر خاست برف ملک باریدن گرفت راه عبور مسدود شد تا یکی در چشمهای مایان افتاد و یقین شد که از هلاکت نجات نیست و رهان حالت یاس پیر و مرشد خود آخوند صاحب را بخاطر آورد و مدد ایشان خواستم در آن اثنا دیدم که ایشان تشریف آوردند و چند گام پیش من رفتن گرفتند عقب ایشان من رفتن آغاز نمودم معقب من خواجہ عبدالوہاب و مسافران دیگر میرفتند و بر مایان پیچ اثر برف و با و نمیشد تا آنکه بر تشعب و پستی کوہ رسیدیم - و از تاریکی خلاص یافتیم و راه نمودار شد و حضرت از نظر غایب شدند - و مایان از آفت عظیم نجات یافتیم -

(۲۵) واقعہ اسلام گفته فرستادن حضرت عمر | بابا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ بیان میکنند کہ در ربیعین ششستہ بودم و حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم شبی در واقعہ دیدم کہ مکان کلان بہفت طبقہ است - بر طبقہ بر آخوند صاحب و ایشان را برادر خود خواندن | بالا جناب سرور کائنات تشریف فرما اند و دو بزرگ طرف راست و دو بزرگ طرف چپ نشسته اند - بزرگی کہ طرف راست بودند یمن گفتند کہ ملا عبد السلام را سلام من بگویند چونکہ من آنوقت ملا عبد السلام را نمی شناسختم لہذا مرتبہ دوم فرمودند کہ ملا عبد السلام کہ بجلہ گوچارہ می مانند و کیل بادشاہ اند او شان برادر من اند شما سلام من برسانند - بزرگ دوم کہ بطرف راست بودند فرمودند کہ ملا عبد السلام کہ در محلہ گوچارہ می مانند برادر من اند شما سلام من برسانند - مگر با وجود این تاکیدات تا مدتی انفاق رفتن بخدمت جناب آخون صاحب نقدین بعد رفتہ ہمہ حال واقعہ بیان کردم گفتند کہ آنحضرت کہ شما اولاً ارشاد فرمودند حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودند و آنحضرت کہ بار دیگر ارشاد فرمودند حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودند -

(۲۶) مکتوب شدن شخصہ بزیارت | در ویشی معمر از فرزندان سید حاجی مراد بیان کرد کہ من بعد جستجو سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ بسیار از حضرت آخون صاحب معیت کردم - بعد پانزدہ سال در خواست و سلم توجہ آخون صاحب ویدار جمال مبارک سرور کائنات نمودم - حضرت مہدیج مرا تعلیم حصول این سعادت فرمودند - چون متوجہ شدم یک مرتبہ سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شد بجز و مشاہدہ این امر بزرگ بے اختیار شدہ از زبان من برآمد کہ حضرت سلامت سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شد فرمودند کہ ہر گاہ سر مبارک آنحضرت ظاہر شدہ بود جسم مبارک ہم ظاہر می شد - اضطراب چہ بود -

(۲۷) واقعہ ضیافت آخون صاحب بہار گاہ | شاہ عبد السلام صاحب رحمہ اللہ کہ صاحب باطن بودند حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم از پیر و مرشد خود شیخ شرف الدین محمد زکیر بیان کردند کہ

شب در واقع یک باغ دیدم که هر چهار طرف آن جویها بودند و دیدم شخصی از طرف خانه رسید پرسیدم که این باغ کیست گفت این باغ پیغمبر خداست گفتم ایشان کجا هستند گفت در همین جوی و همین چاه نیافت ملا عبد السلام کرده اند گفتم آخون صاحب کجا هستند گفت ایشان هم در همین جاه هستند گفتم پیر من خرف صاحب کجا هستند گفت او شان هم همین جا اند فرمود تو هم همین جا برو گفتم چگونه بروم که در آن زن و اجازت نیست مبادا ناراض شوند باز گفتم که شمارا چه قرب است فرمودند که من سلمان فارسی ام در همان نام ترا هم نوشته ام چنانچه خود فرست بر آوردند و نمودند و گفتند که این اسم تو هم درج است پس همراه ایشان در خانه رفتم دیدم که جناب سرور کائنات صلی الله علیه و سلم تشریف فرما هستند در چهار طرف صحابه گرد گرفته اند سلام عرض کردم جواب دادند بعد از آن بطرف حضرت آخون صاحب شمام سلام کردم حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمودند بنشین بموجب رشاد بجائی در پهلوی شامشتم نشاندند گفتند که کجا بودی گفتم درین باغ در آمده بودم - حضرت سلمان فارسی مرا در اینجا آوردند گفتند خوب شد گفتم حضرت صدیق اکبر کجاستند مرا نمائید حضرت آخون صاحب و شما با اشاره نمودند پیش جناب مدح زتم بود صلوات بان آمده بجای خود نشستم درین اثنا خوانها آوردند و نزد هر کسے خوانی بردند - و در هر خوان پنج پنج پیاله گلان بودند و در هر پیاله شربت بود و در هر یک پیاله برنج رنگ بود - همه شربت خوردند من نیز خوردم بعد از آن خوانها برداشته سفره چیدند - بعد از آن بعد فراغ طعام برخاستم و رخصت گرفتم - حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم از آخون صاحب نسبت فقیر چیزی فرمودند و آخون صاحب آن امر را شامها ظاهر نمودند - شامها بن گفتند - بعد پوش آن امر فراموش نمودم - شیخ شرف الدین گفتند شمارا مبارک است شما را تسلی دادند - و آخون صاحب حضرت آخون صاحب که فرزند آخون دختران حضرت آخون صاحب بود بیان کرد صاحب در طی مسافت که بارش بسیار شد راه آمد و رفت و بیات بند شد مردان بر لایه دیدن سیلاب میرفتند حضرت بمن فرمودند که برخیز هم برای دیدن سیلاب میر ویم هرگاه که بر پای شرف کدل رسیدم راه از طغیان آب مسدود بود - حضرت بطرف من نگاه کرده فرمودند که چشمان خود را ببند - بند کردم باز فرمودند که چشم واکن چون واکردم حضرت و خود را در زمین پائین باغ بهشت بافتم از مشاهده این حال براندام من عیشه افتاد - چونکه از هر طرف سیلاب عظیم بود - و صدا های مهیب مسموع میشدند نمیدانم واقعی آن صدا های چه بود - مگر خیال میکنم - که آن صدا های افتادن مکان بود بر من سخت آثار خوف پیدا شدند - حضرت فرمودند که مترس به طرف قبله متوجه بنشین و بخیل باطنی خود مشغول باش در تنه گری بدین منط آنجا نشستم باز فرمودند که اگر میخواهی که از اینجا برویم باز چنان

خودپوش بموجب امر ایشان چشمان خود بند کردیم باز فرمودند که واکن چون واکردم براه مرود موضع  
کندرپور که طرف عیدگاه است خود را یا فتم ایشان پیش پیش فقیر طرف عیدگاه میفرستند چون نظر  
بر عیدگاه افتاد آن هم پرازا آب بود - چون متصل درختان چند رسیدیم دیدیم که بالای درختی از چند  
شخصی است که بدست خود اشاره مینماید که از همان طرفی که آمدید - واپس بروید راه مسدود است -  
از مشاهده این واقعه حضرت فرمودند - که چشمها را پوش چشمها را پوشیدیم باز فرمودند که واکن چون  
واکردم - دیدیم که بسرا راه محله مزوره که این طرف عیدگاه است رسیدیم - از اینجا آهسته آهسته همراه  
حضرت بجانه آمدیم -

(۲۹)

بعد وفات حضرت آخون صاحب

شیخ شرف الدین محمد زکیری نگارنده که محمد رجب که از مخلصان خاص  
العقیدت حضرت آخون صاحب است و از مدتی حواله فقیر کرده بودند  
پیش از چندین سال آمد رفت میکرد بعد از حال حضرت هم باز  
رجوع بجای کرده و گفت که بخاطرم گذشته بود که باستانه حضرت مخدوم بروم - شب در واقعه دیدیم که  
گویا بیرون مقبره حضرت خود که راه مرود آستانه حضرت مخدوم است رسیده ام شا هم از همان راه  
از آستانه مراجعت کردید گفتم کجا بودید گفتند در آستانه بودم شا هم بروید بعد از آن حضرت  
آخون صاحب را هم دیدیم فرمودند که مادر آستانه حضرت مخدوم بودیم شا هم بروید که شمارا  
هم می طلبند و خود درون مقبره خود رفتند همان اشنا بیدار شدم قصد کرده بودم که بروم جمع  
بر آستانه حضرت آخون صاحب برای فاتحه بروم اتفاق نشد امروز یوم دوشنبه است علی الصبح  
بر آستانه حضرت رفتم بیرون حجره بدستور استاده شروع بفاتحه نمودم - بگو شوم آواز آمد که از راه  
درون بیا از راه درون رفتم چون اندرون در آمدم از خود رفتم دیدیم که سر پرده ایست چون  
پرده برداشتم حضرت آخون صاحب را نشسته دیدیم سلام کردم - جواب دادند - و بعد از آن  
اشارت و بشارت نسبت رفتن پیش محمد ابراہیم پدر من نمودند و فرمودند که در اینجا رفتن خوب  
است و نیز ارشاد شد که هر چه از جناب حضرت مخدوم می طلبی ما شمارا بجای حضرت مخدوم هستیم  
لیکن چونکه ما ازین عالم رحلت نمودیم لهذا الحال از یاران ما شما - آن خواهید یافت مشارالیه که  
طالب صادق است تسلیم کرد و تعمیل نمود -

(۳۰)

بر نفوس حضرت آخون صاحب

عبدالله صاحب بیان میکردند که روزی حضرت آخون صاحب  
نشسته بودند حجام اصلاح مو سرور و میکرد که یکایک برایشان

حالت دیگر طاری شد و فرمودند که بجز او بر خاسته در حجره رفتند و حجره بستند و تا ساعتی درون حجره نشستند بعد از آن در واکرده برآمدند و دیدم که بسیار پر عرق بودند - در پشت ایشان دو جاذخه بود که از آن خون جاری بود - بعد ما لحجه آن باز اصلاح تمام کنانیدند - همه ما ازین واقعه سخت متحیر شدیم - لیکن جرأت هیچ کس نشد که از حضرت ما جرای آن پرسیدن این واقعه را بقیه تاریخ در روز وقت قلمبند کردم - تا که اگر گاهی موقعه شود از کیفیت این واقعه اطلاع شود - بعد چندی اندرون یکسال شخصی از سوداگران حاضر شد - و اقدام حضرت بوسید و چند کیسه با پر از زر نذر گزرا نید - و عرض کرد بتوجه حضرت معه مال از هلاکت نجات یافتیم حسب وعده این نذر حاضرست حضرت قبول فرمودند - بعد از آن چند روزی نوشته ماند مختلف گفتگو کرده اجازت خواست و رفت - روزی از درم اتفاق ملاقات افتاد و من از او پرسیدم که این چه واقعه بود که شما میگفتند که بتوجه حضرت از هلاکت نجات یافتیم حسب وعده نذر حاضرست او گفت که من از راه بحر قلزم در مرکب با اموال تجارتی بغرض تجارت به ممالک مختلفه رفتم بودم چون این اموال در ممالک مختلفه فروخت نموده مختلف اموال آن ممالک بوقت واپسی می آوردم در راه مرکب من در بحر قلزم بوجه طوفان در میان دو سر کوهی افتاد و قریب بود که از تلاطم امواج پاره پاره شود و ما همه اموال غرق شویم - چون که من مرید حضرت بودم دل خود سوسوی حضرت متوجه کردم - و عرض نمودم که این وقت توجه حضرت ست بتوجه مرا ازین مملکت به نجات رسانند و اگر ازین بلا معه مال سلامت برسم - چندان که مال دارم عشر آن نذر خواهم گدا نید - لکن چند برین نگذشته بود - که کسی از پائین مرکب را برداشته از در میان هر دو سر کوهی که برآورده در آب روان کرد - و از تلاطم امواج آینده گزند می بمرکب و را کبان نرسید - تا آنکه بکناره رسیدیم - و سفر بحری با ختام رسید پس حسب وعده زر عشر قیمت مال حاضر نموده نذر گذرانیدم - چون تا صبح در روز وقت این واقعه دریافت کردم او گفت که در یادداشت خود نوشته ام شمارا خواهم نمود - بعد از آن روزی در بیاض خود یادداشتی که نوشته بود بمن نمود من نوشته گذارتم چون بتاریخ در روز وقت آن واقعه مقابله نمودم - که حضرت در حجره رسته نشسته بودند و چون از حجره برآمده بودند بر پشت دوزخ داشتند یکی برآمد و متحقق شد که آن روز حضرت بدین ضرورت در رسته نشسته بودند و در بر آوردن مرکب زخم خورده بودند -

واقعه نذر دخت نزد شاه محمد علیم در ویش بیان کردند حضرت آخون صاحب روزی یکی را از فقرای آخون صاحب و تنبیه باغبان خود نزد باغبان خود فرستاده او را طلبیده فرمودند که شاخ درخت کیلاک را از متصل درخت با دام بود - چربی و شکرستی و از خدا ترسیدی او انکار کرد و قسمها خورد فرمودند که دخت

پیش مانالش کرده است و شخصی را فرستادند که اصل حال دریافت کند چون آن شخص فتنه تحقیق کو ثابت شد که فی الواقع باغبان شاخ آن درخت شکسته بود.

واقعه (۳۳) متعلقه علم آخون صاحب بابا محمد صدیق خلف بابا محمد رفیع همدانی بیان کردند که همی در پیش دایم برای طلب بر خطرات خواطر و عا بنجدست آخون صاحب رفتم تا در ششم غلبه گرسنگی شد خواستم که بخانه و پس دم بجز و خطرات این فطره فرمودند - که طعام موجود است اما سر دست گفتم که مرا بخانه رفتم ضرورت و از حضرت رخصت شده بخانه رسیدم چون بار دیگر رفتم نیز گرسنه شدم فرمودند که نان خانگی و پاره شکر بطریق متوج رسید است و موجود است و پیش من آوردند و تاکید فرمایند - و پاره خود هم تناول فرمودند - و هنگام مرض اخیر آخون صاحب بخواب گفتم که از بدتی براس زيارت آخون صاحب زرفتم ام - رفتم ضرورت در جهان خواب دیدم که عزیزم گفت که جنید وقت بیمارست و ازین عالم خواهد رفت برو از زيارت ایشان شرف بر خاستم و زيارت ایشان شرف حاصل نمودم و باز گاهی ترک زيارت نکردم -

واقعه (۳۴) متعلقه کشف شیخ رحمت الله بیان کردند که روزی برای قلم دروستانی بیاد دار رفتم و از انجا زيارت حضرت آخون صاحب جناب آخون صاحب آدم دیدم که دو فقیر سایل که بشرارت معروف بودند نسبت جناب چیزی نایب است گفتند چون چیرے حاضر بود سایلان به بد زبانی پیش آمدند در خاطر ام آمد که این خلوس که برای قلم دروستانی است بد هم لابدون اجازت مبادرت کردن نتوانستم ناگاه به خطاب فرمودند که در جیب شما یک پیسه که برای قلم و داد هست بد بخت فکر چیست آنها کی دست بردار خواهند شد بی آرام خواهند کرد زود دادم و روزیکه برای بعیت رفته بودم - هر چه برای نذر برده بودم مخفی زیر مصلاناده بودم جناب را از مکاشفه معلوم شد و به اکبر شاه صاحب بنیره خود فرمودند که از زیر مصلان ز نذر بردارید - شیخ مذکور نیز بیان کردند که در زلف محصله نایب جاگیر بجهت طلب شدت نمود در دل فقیر گذشت که ایشان را باین همه عاوسه حال تعرض این چنین بی اوبان چیست - سر او استغراق برداشته باین فقیر خطاب کردند که پیش من بیا - قریب انوی جناب رفتم فرمودند که ترا با مورما چه کار در کارهای ما از آینده دخل نداده باشند -

واقعه (۳۵) متعلقه قوت شرف الدین محمد زکیر بیان کردند که در ایام اعتکاف پسر صراف را از اهل محله باطنی آخون صاحب بخواهش و برای تلقین اسلام بنجدست حضرت آخون صاحب آوردند - حضرت او را مشرف باسلام کرده نامش شیخ رسول گذاشته در حلقه نشاندند و توجه دادند تا قلب و بلکه قلب تمامی اشخاص که موجود بودند جاری شد -

واقعات متعلقه تصرف حضرت آخون صاحب در اعانت مریدان بقوت باطنی ابی بی سوده نلیه الهی حرمه بنت عزیزی کار از

مردان حضرت آخون صاحب بود بیان کرد که دختری از اشنایان من بیمار شده قریب بمرگ رسیده بود بر سر عیادت اورفتم - والدین او مرا مرید حضرت آخون صاحب دانسته تعظیم کردند و بجای خود نشستند - چون بوقت شب در آن مکان خواب کردم - خواب های مهیب دیدم تصرف بلای بیمار را تنگ کرد و در همان شب آنرا آنحضرت را مشاهده کردم - که میفرمایند چپکینی گفتم حیران ام که تصرف بلای بیمار را تنگ آورده است فرمودند خیرست غم نخور سوره اخلاص بخوان - سوره اخلاص خواندم - مرتبه دوم باز همان طور دیدم مرتبه سوم بصورت و شکل طفل خردسال نمود که رفتش هر دو دست بخلق وی زدم - و او را کشتیم - بظلمت سوره اخلاص و بعد حضرت آخون صاحب ازان مملکه نجات یافتیم - و بیمار را نیز همانوقت صحت شد -

و نیز بیان کرد که دختر دیگر اشد بیمار شد و من برای عیادت اورفتم مادر و پدرش مرا بگذاشت در انجا مانده بخواب رفتم دیدم که چارافعی متوجه بیمار اند جزأت و فیه احدی ندانستم - حیران بودم که حضرت آنحضرت چپکینی آوردند فرمودند که سوره چپکینی گفتم حیرانم که باین بیمار افعی متوجه اند و میخواهند که بکشتن فرمودند که اسم اعظم بخوان و برو - و آنها را بکشت - بفرموده ایشان هست پیدا شد و با اسم اعظم مشغول شدم و رفتم و شتم - از مشاهده این حال افعی سویمین راه سوراخی گرفت - و افعی چهارم راه بیرون گرفته گریخت - ببرکت اسم اعظم و بعد حضرت آنحضرت صاحب من از شر آنها و بیمار از بیماری نجات یافت افعی چهارم که گریخته بود بجای نام رفتم بر زنی که در خانه من بود و بر دخترم متصرف شد هر دو بهوش شدند - درویشی در هم سایه بود و دریافته بخانه ام رسیده بود و ظایف مشغول شد که تصرف آن رفت و هر دو بهوش آمدند - و نیز بی سوره علیها الرحمة بیان کرد که بدیده خود دو کان بقالی میکروم - مردمان دیده از دست مقدم ظالم بجان آمده بودند من گفتند که شما مقدم - و دیده قبول کرده ازین ظلم بایان را خلاصی دهید حسب مشوره با اعباد الوهاب قبول کردم و زمینی گرفته کشت و کار نمودم - بعد چندی بیمار شده تا بمرگ رسیدم - و در روز تنفس بهم نماند و جسم همه سرد شد و مردان مرا موده پنداشتند بعد ازان دیدم که از آسمان نردبانی فرود آمد - و حضرت آخون صاحب ازان فرود آمدند چند بایه باقی بود که عصا بطرز خطیب بدست گرفته بطرف من فرمودند که سوره بی بی خروارید گفتم آزار دارم گفتند که خیرست مقام تشویش نیست بر خیز و خود بهر طور که فرود آمده بودند باز همان نردبان بآسمان رفتند و من از بخودی هوشیار شدم خود را چاقی و ندرست یافتیم -

و انچه متعلق اثر توبه باطنی آخون صاحب ابا محمد صالح بیان کرد و بخت نام و دختره تولد شد حضرت آخون صاحب شریعت آورده انگشت شصت بر قلبش نهاده توبه دادند - از آنوقت تا حال که بهر پیچیده سالگی رسیده است قلبش با اسم ذات بدستور آب دریا جاریست الحال

آن دختر در کاح محمد شاه است او هم همین نقل کرد که قلبش بهمان منط جار است۔

دائیات متعلقه کشف (۱۳۵) شیخ محمد عابد کاوسی که خلیفہ اول حضرت آخون صاحب بودند میفرمایند کہ محمد جعفر و مرتبه حضرت آخون صاحب از من گفت کہ بہ پشاور براسے دریافت صحت مرزا جمیل بیگ خواہم رفت شما نیز رفاقت کنید انکار کردم۔ روز دیگر کہ بہ خدمت حضرت آخون صاحب رسیدم جناب محمد جعفر را مخاطب ساختہ فرمودند کہ اگر بہ پشاور میروند سیر خواہد شد و صحبت مرزا جمیل بیگ ہم بسیار خوب است و نیز بیان فرمود کہ مدد منی شعر مولانا در دم۔

علم حق در علم صونے کم شود | این سخن کے باور مردم شود

گفتگوئی داشتیم روز دیم در دل خطر گذشت کہ معنی این بیت از حضرت استفسار کنم در اثنا آن فقیر را مکرر این خطر ہے آرام ساخت روی مبارک بجانب عاصی کردہ فرمودند کہ یکے را معنی بیت باید گفت دیگرے را چنین و چنان فقیر را این مکاشفہ اندیشہ شد۔ خطرہ از دل دور کردہ متوجہ مراقبہ شدم و اثنہ حضرت (۱۳۵) خواجہ معز اللہ کاوسی بیان کردند کہ حضرت فقیر را نائب جاگیر قاضی القضاات جناب آخون صاحب نسبت بہ من خواجہ ملا مراد الدین خان صاحب کہ برادر اکبر حضرت بودند بہ سکہ صدر روپیہ تنخواہ مقرر نمودہ بہمراہی فقیر خانہ نواب ابوالبرکات خان تشریف بردند و درخواستی در باب معافی مبلغ مذکور خود داشتند نواب در خلوت بود اطلاع کردم حضرت را طلبید بعد از ملاقات درخواست بدست نواب صاحب دادند بعد اطلاع نواب گفت کہ حضرت اولاً علاج مرض من فرمایند و بعد از آن کار حضرت خواہم کرد۔ از چند روز دست راست من بیکار شدہ و بالکل از حس و حرکت رفته است حتی کہ برابر سر برائے جواب سلام ہم نمی جنبید۔ حضرت دست خود را بالائے دست نواب صاحب گذاشتہ سر بہ رقبہ انداختہ متوجہ برداشتن مرض ایشان شدند ستریب یک گھڑی گذشتہ بود کہ بعد آن ہمین کہ بلزعی خود از بازوی نواب صاحب جدا کردند نواب سکہ بار سلام بہمان دست از زمین برداشتہ بجناب ایشان نمود و بہ ہمین ساعت بہ محمد موسیٰ تحصیلدار کہ در علاقہ ایشان جاگیر بود طلبانیدہ خود عرضی ایشان حوالہ فرمود کہ مبلغ سکہ صدر روپیہ معاف باید کرد ہر چند مشارالئے عرض کرد کہ عالمی خواہد شنید و درخواست خواہد کرد کہ ما را ہم معاف کنند نواب صاحب فرمودند کہ نمی بینی ایشان اینوقت مرا زندہ کردند دست بیکار شدہ را بحال خود آوردند زود در ضامی ایشان باید کرد۔

پیشین گوئی حضرت آخون صاحب عثمان صاحب بیان کردند کہ میر محمد مقیم ہیچکس از فقر اعتقاد نسبت شخصی و غمور آن چہ فرمودہ نہ داشتند مگر از یک و نیم کس یک آخون صاحب و نیم حاجے

عبد السلام صاحب و نسبت آخون صاحب گفتند که مرا افلاس بسیار بود تقاضای چند هزار درم جاگرم بر من بود از حضرت آخون صاحب احوال خود عرض کردم ارشاد فرمودند ترا دولت دنیا و عقبی میخوانند بعد از هر نماز صد و سیصد مرتبه خواه پانصد مرتبه اسم یا و اب هبیش و طیفه خوانده باشند بهیچگاه این وظیفه را از دست ندهند میر صاحب چنین کردند بعد چندی بعد پیشکاری نایز شدند و شهید شده دولت عقیقه بهم یافتند.

عثمان صاحب بیان کردند که میر فقیر الله فرزند میر محمد مقیم صاحب بیمار شد و شفای بیمار به اصرار حضرت آخون صاحب قریب المارگ گزید میر صاحب هزار روپیه نذر خدا قبول کردند و برای تعویذ بخدمت آخون صاحب مراجع فرستادند بخدمت حضرت رسیده درخواست تعویذ کردم فرمودند که میر صاحب بگویند که آنچه نذر قبول کرده اند بزودی ادا سازند همین تعویذ است میر صاحب فوراً نذر را کردند فرزند فوراً صحت یافت.

خواجه محمد زمان عرب زبکی مرید حضرات سهر و رویه بودند میان کردند که میلان طرغ واقع متعلقه کشف حضرت آخون صاحب نقشبندی داشتند در آنوقت خواجه محمد آفتاب صاحب در اهل نقشبندی مشهور بودند ملاز او نشان من اعتقادند آشتیم محمد اسلم تعریف و توصیف حضرت آخون صاحب پیر و مرشد کردند بنا بر آن دل من بهم بطرف ایشان رغبت کرد در همان ایام شبی در واقع دیدم که حضرت شاه نقشبندی بصورت شاه جمال قلندر که زنده بودند در دیوانخانه تشریف میدادند همه مریدان حضرت و من هم مودب نشسته ام از من فرمودند که خانه خواجه محمد آفتاب خواهیم رفت من بهم گفتم ایشان رفتم درین اثنا بیدار شدم و از بے اعتقاد دی خود از خواجه محمد آفتاب صاحب استفسار نمودم و بخدمت حضرت آخون صاحب رفتم از محمد اسلم عمومی من عالم و نامم پرسیده طرفت یاران خود متوجه شده تاحی واقعات خواب بعینه از من فرمودند و بجهت ملقین فرموده بملقه خود آوردند.

خواجه محمد ابراهیم بیان کردند که از مدت دراز از رزمند ملاقات آخون صاحب حضرت آخون صاحب بودم روزی معرفت شیخ احسن الله ملازمت حاصل شد اهل مجلس استدعای دعا نمودند جناب دست برداشته و عا فرمودند بدل من خطر گذشت که اگر برای من هم دعای خیر کنند خدای تعالی بتوسل ایشان فضیله کند بجز داین خطر طرفت متوجه شده خود بخود حق من دعا فرمودند.

خواجه محمد اکرم بیان کردند که مرتبه دوم خبر رسیدن عبداللہ عبد اللہ خان شاه کاسه کشمیر خان شاه کاسه عالم شنیده مع خواجه عنایت اللہ در

بخدمت حضرت آخون صاحب رسیدم تا رادۀ فرار خود مع وابستگان ظاهر نمود مشوره طلب کردم ارشاد فرمودند که آنچه من خواهم گفت بفهم شما نخواهد آمد هرگاه که بسیار پرسیدم فرمودند که آنچه در خرچ کشتی و غیره کردن میخواهند نذر خداے تعالی کنند - خاری در پایی شما نخواهد خلید - و بعد شفق این مرتبه نخواهد رسید من بخیاں نیاردم - مع قبایل کشتی کرده فرار شدم عبدالستار میر که خدمت گزار حضرت بود حضرت از دقیریب نصف شب فرمودند که رسیدن شاه کاسی در شهر موقوف شد - این مرتبه نخواهد رسید و فرمودند که این سراز کسی نباید گفت چنانچه شاه کاسی و ظفر آباد رسیده بسبب مقابلۀ خواجہ ابو الحسن خان شکست خورده از ان سوکه آمده بود و گریخت -

بتوجه حضرت آخون صاحب از زیارت عادل شاه بیان کردند که مرا سختی پیش آمده بود در آستانہ حضرت حضرت مخدوم مشرف شدن شخصی حسن مخدوم رفته ختم بخواندم روزی اتفاق ملازمت حضرت آخون صاحب شد - حال خواندن ختم دریافت فرمودند که زیارت حضرت مخدوم صاحب شد یا نه ختم نه فرمودند که امر و ختم بخوانند و خاموش نشسته باشند زیارت خواهد شد آنچنان کردم بتوجه جناب آخون صاحب زیارت حضرت مخدوم صاحب شد -

واقعه مشعلقه تاثیر توجہ شیخ شرف الدین محمد زنگیر بیان میکنند که روزی محمد رفیع سوداگر از کاشغر حضرت آخون صاحب - با چند اشخاص دیگر بخدمت حضرت آخون صاحب حاضر نشده بود منجمله همراه ایشان یک مغل بخاری بود که توجہ حضرت آخون صاحب در واثر کرد و وقت شب باز رسید چون دروازه مسجد مسدود بود در شب تاریک منج نشسته ماند و بخیاں بے ادبی دروازه وانگناید چونکہ آن شب بست و هفتم رمضان بود حضرت مع تمامی یاران درین شب بیدار بودند - ناگاه دروازه مسجد و اشدر - مغل اندرون مسجد آمد حضرت فرمودند که شما این وقت در شب تاریک چه طور آمدید - حال ارادت خود بیان نمود و حال دل خود اظهار نموده مرید حضرت شد بعد از آن محمد رفیع با جمیع یاران از مشرف بیعت حضرت مشرف شدند -

واقعه زندہ شدن مرغ مرده اکبر شاه صاحب بنیرہ حضرت آخون صاحب بیان کردند که از زبان خواجہ بتوجه حضرت آخون صاحب خیر الله صاحب عرف بح که خویش صاحبزادی خمر و حضرت آخون صاحب بودند شنیدم کہ میگفتند اہلبیہ فقیر خود سال بود و مرغان خانگی بسیار داشت روزی گریه معنی را چنان پیچیدہ زد کہ رودهای او از شکم بیرون آمدند - اہلبیہ من گریستن آغاز کرد و هر چند دلاسا میداد تسلی نمیشد و مرغ پچان گردید - درین اثنا حضرت آخون صاحب از بیرون آمدند چون اضطراب

اول بغایت دیدند فرمودند که مرغ پیش من بیارند - آوردند در هر دو دست خود گرفته متوجه او شدند -  
بعد ساعتی بر زمین گذاشته را که زدند چنان صحیح و سالم شد که رفتن آغاز کرد - اثری از آن درنجی  
بر وجود وی باقی نماند -

واقعہ سلاطنت حاظر از مملکت اکبر شاہ صاحب نبیرہ حضرت آخون صاحب زبان و والدہ خود بخوبی صاحب کرامت  
حضرت آخون صاحب بیان میکنند کہ بزبانہ ولادت حبیبہ پوچھ جس ولادت

برای تعویذ مرغه خود را خدمت حضرت فرستادم - ارشاد فرمودند که حاجت تو یزید نیست مطلب حاصل شد - فی الحقیقت من ازان مملکه پیش از رسیدنش مخفی می یافتم بودم -

مطلع شدن حضرت آخون صاحب بر خطره خواجہ رسول عرف انگسربیان کردند کہ روزی بخدمت  
خواجہ عبدالرسول وجواب گفتن آن - آخون صاحب نشمنه بودم کہ خطی بفرزندان خود نوشتہ

برای لغافه فقیر دادند چون خواندم نوشته بودند که ورزش این طریقه انقیاب بسیار باید کرد و بپوشان  
و بادشاهزادگان و امرا و امرزادگان باید رسانید ازین معنی در دل فقیر خیره پیدا شد که اراده

حضرت آخون صاحب میست که با دشمنان و پادشاهان را داخل مریدان نمایند لغاف خطیار کرده - پیش حضرت نهادم - حضرت بطرف دیگر شخص متوجه شده جواب خیره ام این را داند

و سفیدمین از رحمت بادشاهان و امرا اجتناب میکرد و دود و جفت ایشان هم فاسل میزدند  
مگر متاخرین این را جایزدانسته اند بدین نظر که هر چند پادشاهان بصحبت و رویشان و ویش  
نمی نشینند الا از سر کت صحبت ایشان را از غلظت از سر نهاده و دود و جفت ایشان را

مے شونید۔  
میشین گوئی حضرت آخون صاحب۔

درهای محبوس بتوجه حضرت - که در عهد حکومت نواب افراسیاب بیگ خان پسر او  
علی رضا بیگ نظام الظم بود و وی مسمی به ایت الله خالوی مرا به قیمت ناحق در حبس کرده

بالتوابع عذاب معذب ساخته آخر هزار و پویه جرمانه گرفته از قیدرها کرد خواستم که ببیاد  
وی بروم و همین نیست از مسکن خود روانه شدم در راه مشوق زیارت خواجهدامنگر حال

شده اولاً بخدمت خواجہ رستم بعد دو ساعت رخصت گرفتہ رخصت عنایت نکردند و فرمودند کہ جانیکہ قصد رفتن دایید در اینجا رفتن صلاح وقت نیست بخانه خود بروید آری وی بلی گفتہ

روانه شدم و بخانه هدایت الله رسیدم بمحرم رسیدن کو تو اهل شهر رسیدی و با من دیگر هدایت الله

با استعافا نش مجبوس کرده برد - و مرا هم یک از متعلقانش تصوریده مقید ساخت چون به محبس رسیدم بر نافعیدگی خود و نفعی که در من و پناه به حضرت خواجہ بردم - بعد چند ساعت دیدم که محافظان محبس از حفاظت من غافل اند فرصت و وقت غنیمت انگاشته از آنجا برآمدم - و احدی پرسسان حال من نشد و بتوجه خواجہ از آن بلای ناگهانی رهایی یافتم -

پیشین گوئی حضرت آخون صاحب نسبت سخی بابا - محمد ابراهیم صاحب داماد سخی بابا که سرگروه مجاوران خانقاه حضرت امیر کبیر سخی بابا را قید کرده و من بسبب قرابت که با اهل خانہ حضرت آخون صاحب داشتم - از خانہ و نیز از خود استدعای دعای خلاصی او گمانیدم و کردم شبی بعد نماز تہجد ارشاد فرمودند که آقای سخی بابا یعنی حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی از درنجیدہ اند بدینو جہ را و سفارش مسدود است کسی را قدرت و طاقت سفارش نیست - بدینو جہ خلاصی او ممکن نیست چنانچہ بعد از آنکه از اب موصوف مشا را الیہ را با پسرش بقتل رسانید -

تعبیر خواب محمد طاہر کہ حضرت آخون صاحب ارشاد فرمودند - شیخ محمد طاہر صاحب بیان می کنند کہ من شبی خواب دیدم کہ غریبے میگوید کہ شما در آخر روز خواهید مرد - از حضرت آخون صاحب تعبیر خواب متوحش پرسیدم فرمودند خوب دیدی آخر روز مردن تمام عمر گذرانیدن است الحمد للہ کہ فرمودہ ایشان بطور آمد تا حال بعمر شصت و پنج سال ام و معلوم نیست کہ عمرم تا کجا است -

پیشین گوئی حضرت آخون صاحب نسبت موت شخصی - خواجہ محمد عارف عرف میان میان میکنند کہ من و برادر من عبد الخالق بمسہ یازدہ و دوازدہ سالگی مبتلای مرض چیچک شدیم خواجہ محمد سخی غلوی با حضور حضرت آخون صاحب رفت و دو توئید گرفتند بعد از آن دو توئید دیگر برای حبیب اللہ و حفیظ اللہ دو فرزندان دیگر خواستند - حضرت فرمودند کہ اول برای فرزندان خود چہ انگرفتہ بودی و دو توئید دیگر نوشتہ دادہ فرمودند کہ ازین چہا یکے خواہم در چنانچہ حفیظ اللہ انتقال کرد -

انظر جلالت اثر حضرت بابا محمد صدیق صاحب کشمیری بیان کردند کہ روزی حضرت آخون صاحب حسب درخواست و التجای بندہ در باغ من تشریف فرما شدند شخصی تباہ پوش از ملا زمان صوبہ دار کشمیر از پیشتر در باغ درآمده بی اجازت بالای درخت توت رفتہ توت میخورد حضرت از من پرسیدند کہ این شخص کیست - عرض کردم کہ نمیدانم همچنین مردمان بعلبہ می آیند و بی اجازت بالای درخت ہارفتہ میوه ہم میخورند و نقصان شاخہای درختان ہم میکنند باستماع این سخن خواجہ بطور

تیزسوی او نگریست فی الحال آن شخص از درخت بر زمین افتاد و بهوش گردید بآلتیکه هیچ دقیقه از مردنش باقی نماند چون چنین حال دیدم بتفریح و بازی پیش آدم نازخوت و هراس صوبه و اگر کشمیر نرزه بر اندام من افتاد پس حضرت خود بر خاسته چند قطره شربت نبات در دهن وی انداختند و بتوجه حضرت از جان در قالب او عود کرد و بهوش آمد و من او را بخانه اورسانیدم۔

واقعہ متعلقہ کا ملیت حضرت آخون صاحب میان شعبان بیان کردند کہ مادے بتلاش مرشد کامل ماندم از اویلیای زمانہ خود زبانی روح حضرت شیخ نورالدین روز می برای همین مطلب برآستانہ حضرت شیخ نورالدین صاحب صاحب قدس سرہ کہ از اویلیای کرام اند۔ رفتم و چنین گرسنه نشستم دیدم کہ حضرت شیخ نورالدین صاحب التشریف آورده فرمودند کہ الحال در کشمیر مثل آخون ملا عبدالسلام صاحب وکیل بادشاہ اسلام دیگر کا مل نیست پیش او برو و استفادہ کن و سلام ما برسان و بگو کہ بروز در شنبہ و پنجشنبہ ختم ہمہ حضرات میکنی ختم با چراغ نیکینی علی الصباح افتان و خیزان بخدمت حضرت آخون صاحب رسیدہ ازین واقعہ اطلاع دارم و ہیئت نمودم و جناب آخون صاحب از ان روز ختم شیخ موصوف ہم جاری فرمودند واقعہ متعلقہ کشف اگر شاہ صاحب بنیرہ حضرت بیان می کنند کہ علاء اللہ کہ از مریدان حضرت بود بیان کرد کہ حضرت آخون صاحب روز می نزد ہندوی از ہنوی کشمیر بضرورت کاری رفتہ بودم و وی چند نان بازاری بر لے من حاضر آورد و من حوالہ آدم خود کردم و از انجا برآمدہ حاضر خدمت حضرت شدم دیدم کہ سایلے بینوا مشورنامی می نواز و حضرت را خوش نمی آید پس بمن فرمودند کہ مرا از دست این شخص خلاصی دہ و چندانی کہ ہمراہ شما است حوالہ کنید فی الفور تعمیل حکم نمودم۔

از توجہ حضرت آخون صاحب مرض من خواجہ محمد وفا کہ از مریدان حضرت آخون صاحب است بیان کرد خواجہ محمد سخی بظرفۃ العین رنغ شد کہ من و خواجہ سخی عرف میان در خدمت حضرت آخون صاحب رفتم مشارالہ از مدت مدید بہ آنرا تشکم چنان مبتلا بود کہ هیچ چیز از طعام و شراب و راہم نمیشد من از حضرت عرض کردم و برای شفا توجہ آنحضرت خواستم ایشان طعام چاشت بیرون طلب فرمودہ با ما ہر دو کسان تناول فرمودند و ما یان را خورا نمیہند۔ از ان وقت مرض خواجہ محمد سخی رفت و چنان مرض او بصحت مبدل گردید۔ کہ گویا کہ ہی مرض نشدہ بود۔

بتقرن حضرت آخون صاحب عبدالوہاب صاحب بیان میکنند بمر چہارہ سالگی مرید حضرت شدہ بودم۔ عبدالوہاب خوش نویس گردید۔ بر لے سلام عید الفصحی بعد یومین روز رسیدم جناب اناندر و ن خانہ تشریف آورده ستم تلم و پارہ گوشت عنایت فرمودند از دادن تلمہ بابی در خواست فرستم کہ خوشنویس خواہم شد چنانچہ

از تو جدا شدن بعد چند روز خوشنویس گردیدم۔

تقریر حضرت آخوند صاحب <sup>(۵۸)</sup> | البر شاه صاحب بیان میکنند که براسه شکست و ریخت مقبره بخار را طلب کردیم۔ غیر از آن نسبت تعمیر مقبره۔ | ایشان نموده نیامد۔ همچنین بدرگاه رسیده طول نشستم دیدم که بخارا فغان میخیزان رسید پس دیدم که حال چیست۔ | تعلیمات از حدیجی آورده گفت بعد انکار حضرت آخون صاحب تشریف آوردند ازین واقعه رعشه بر اندام من افتاد و حاضر شدم چنانچه مکان شکسته را بزودی درست کرد۔ و اجرت هم کم گرفت۔

پیشین کوته حضرت آخون <sup>(۵۹)</sup> | نصیلت پناه ملا عطاء الله مفتی خلیف ملا لطف الله مفتی بن ملا محمد اشرف صاحب نسبت موت بیماری مفتی شهید بیان میکنند که والد فقیر ملا لطف الله بیمار بودند چیل روزی خورد خواب بر بستر افتاد و بودند حضرت آخون صاحب برای عیادت رسیده هر دو دست مبارک خود بر سرش گذاشتند و در سر بالکل رفع شد حضرت آخون صاحب آنجا رسیده گفتمی خواب کردند بعد آن فرمودند که ملا لطف الله ازین عالم خواهد رفت و دعا و مغفرت او و تعزیت حاضران کرده تشریف بردند ملا لطف الله بعد رفتن سفر آخرت نمودند۔

تقریر حضرت آخون صاحب <sup>(۶۰)</sup> | البر شاه صاحب بیان میکنند که خواهر رحمت الله ظاهر نمود که از زمانه دور از نسبت میریض و صحت او۔ | مرض سنگ مثانه مبتلا بودم همیشه در معالجه اوبا کوشیدم مگر هیچ فایده نیانتم چون از علاج اطبا مایوس شدم بخدمت حضرت آخون صاحب رسیدم حضرت تقویدی دادند از آنوقت خواب بسته خوردم۔ اول خواب آمد بعد آن بیدار شده چون بول کردم غلوه بمقدار سر انگشت خضر برآمد پس بعد بیهوشی بوش آدم از آنوقت چنان صحت گلی یافتم که گویا گاهی درین مرض مبتلا نشده بودم۔ غلوه به اطبا نمودم و حال گفتم بالاتفاق اطبا گفتند که مایان هیچ نصیحت نمیتوانم۔ از طب فهم این چنین معاملات نامکن است۔

رنج جنون محمد اسحاق شاعر <sup>(۶۱)</sup> | محمد اسحاق شاعر بیان کرد که مرا دیوانگی و جنون در عالم جوانی شد و الله ام بتوجه حضرت آخون صاحب۔ | استخاره کردند معلوم شد که از دعای عبد السلام صاحب رحمه الله به خواهد شد پس مرا پیش عبد السلام صاحب رحمه الله در دلش بردند مگر تا مدت دوازده نوبت فایده نشد باز دادم استخاره کردند جواب یافتند که ملا عبد السلام صاحب آنکه وکیل بادشاه اسلام اند۔ پیش ایشان بر ند چنانچه مرا پیش حضرت بردند و بتوجه حضرت معا جنون رفع شد بعد از آن ماهمه از بیعت حضرت مشرف شدیم۔

واقعه کشف خواجہ شہرت اللہ زبانی غلام شاہ | غلام شاہ صاحب درویش بیان کردند که خواجہ شہرت اللہ فرزند  
بوخت مراقبہ حضرت آخون صاحب و قبل از | خواجہ لطف اللہ که از مریدان حضرت آخون صاحب بود بیان کرد که  
انهارا و بیان آن زبانی حضرت - | روزی بخدمت آخون صاحب رفتم ایشان تنها در مراقبہ بودند من

بمجاوبت شریعت سر بر اقبہ انداخته در آن نشستم درین اثنا و حالت خاص مراد دست داد دیدم که ستمسند فرشت  
گسترده اند بریک حضرت آخون صاحب بر رویی و بزرگ غلیم الشان نشسته اند ناگهان شخصی از دور آمد -  
و درخواست تعویذ نمود و بزرگی که برمسند نشسته بودند از حضرت آخون صاحب فرمودند که باین عزیز تعویذ نوشته بدهند  
حسب الارشاد ایشان تعویذ نوشته زیر زانوی مبارک خود گذاشتند چون در آن حالت افات شد حضرت ہم  
سرازمراقبہ برداشتند من هم چشم کشودم حضرت قبل از آنکه من چیزی بگویم فرمودند آن تعویذ اینست و بدست  
راست خود نمودند و فرمودند که بطرف راست من جناب حضرت شاه نقشبند رحمہ اللہ تشریف میداشتند  
و برمسند دیگر جناب پیر و مرشد من تشریف فرما بودند - شہا چراہ سلوک اختیار نمیکند -

واقعه شعلقہ کشف | یادداشتی که نزد قاضی محمود صاحب قلمی شیخ محمد کاوسی است در آن شیخ مذکور می نگارند  
حضرت آخون صاحب | که بنا بر تاریخ ۱۴ ربیع الاول ۱۲۵۵ حضرت آخون صاحب ملا محمد حسن صاحب را علی از اعمال  
باطنی تعلیم فرمودند فقیر آن شنیده بدل خود خطرہ کرد کہ این عمل حضرت از مرشد خود آموخته باشند بمحور این خطرہ  
روی مبارک طرف فقیر کرده فرمودند کہ این در نکات الاسرار دیده بودیم و از حضرت مرشد خود گاہی شنیده ام

واقعه شعلقہ کشف | سردار بیگ صاحب بیان می کنند کہ روزی باریقی کہ از ملا زمان صوبہ دار کشمیر بود -  
حضرت آخون صاحب | و طلب صادق میداشت بخدمت حضرت آخون صاحب رفتم در آنجا دیدم کہ ہمہ بزرگان  
حلقہ گردہ با حضرت در مراقبہ نشسته اند از بیس منفعیل شدم کہ در مجلس چنین بزرگان این شخص را چرا  
آوردیم - خواستم کہ آہستہ آہستہ بروم کہ درین اثنا حضرت سر خود از مراقبہ برداشتہ فرمودند کہ خوب  
کردید کہ این شخص را آوردید -

واقعه شعلقہ کشف | میر عبد الغفور بیان کردند کہ روزی من و وجید بابا کہ مرید حضرت بود شب در خدمت  
حضرت آخون صاحب | حضرت ماندیم - بعد نماز عشا حضرت بتلاوت قرآن مجید مشغول شدند دیدم کہ حضرت  
تکرار الفاظ در قرائت میکنند - بدل خود گفتم کہ کلام اللہ ضبط ندارند ازین جهت تکرار الفاظ میکنند و  
در اصل حضرت اقرار بودند بہ قرائت ہر یک حرف میخوانند و تکرار میکردند من واقف نبودم - بجز داین  
خطرہ بطرف من دیدند و فرمودند کہ این چنین نیست کہ شما را خطرہ شدہ باز بتلاوت مشغول شدند -  
حیدر بابا از من حال پرسید و مرا از حال قرائت حضرت آگاہ ساخت -

(۹۹)

زین عظیم بتوجه حضرت

شیخ محمد صابر که از فرزندان شیخ عبدالغنی ابن شیخ عبدالسلام است بیان میکنند که مادری  
 آخون صاحب دو پسر زاده چون عظیم نموده و فرزند نمیشد - روزی پدرم از حضرت آخون صاحب تعویذ میخواست  
 فرمودند که دو سیب بیا رید و دو سیب آور و حضرت بران دم فرموده دادند هر دو سیب مادرم خورد و در آن  
 سال بمرکت همان دو سیب من و اسد الله هر دو برادر تو ام متولد شدیم هر گاه به حالت بلوغ رسیدیم -  
 به خدمت ایشان میرفتیم بسبب استغراق روزی پرسیدند کیستند و کجا میباشند فنام شما چیست  
 برادر صاحب حضرت میان عبدالکریم عرض کردند که محمد صابر و اسد الله اند که بسبب های آنجناب  
 متولد شدیم -

(۱۰۰)

بتوجه حضرت آخون صاحب انا و ندی اگر شاه صاحب بیان میکنند که تا در میر ملازم میر عنایت الله بیان  
 تا دوازده سال غله و نان یکخانه برآمد - میگردند که روزی میر عنایت الله صاحب دعوت حضرت کردند  
 حضرت تشریف آوردند بعد انفرار - بوقت قیلوله چون حضرت دعا کشیدند من قریب رفته گیس را نی  
 آغاز کردم - در آن میان در دل من محبت و ارادتی ظاهر گشت عرض کردم که خانه بنده را بقدر و مهمت لازم  
 مشرف فرمایند قبول نموده تشریف آوردند و سایل خانه فقیر از حضرت دعای فرید برکت کرد فرمودند که از جنس  
 غله در خانه چیزی هست عرض کرد که یک آوند پرازی سفید است فرمودند بیا روی آورد و حضرت  
 نظر فیض اثر خود بر آن آوند کردند و ارشاد فرمودند که سر این را حکم به بند و مخرج آن از زیر آوند بگزار  
 از آن بخرج هر روز بقدر حاجت برآورده باش انشاء الله تعالی کم نخواهد شد پس او همچنان کرد و  
 تا دوازده سال از آن آوند خرج نمود هیچ کم نشد - روزی از راه تعجب سرشوش آوند برداشت دید که  
 تمام ظرف خالی است و دانه از هیچ موجود نیست و از حرکت خود پشیمان شد -

صحت آستینب زده بتوجه عبدالعظیم صاحب عمده دارم که قضا بیان میکنند که در زمانه طفولیت من پدر و  
 حضرت آخون صاحب - نانو مبتلا بودم پدرم بخدمت حضرت آخون صاحب برو حضرت فرمودند که محمد مسلم  
 برای چه آمدید عرض کرد بر حضور روشن است پس مرا نزد خود نشانیدند و پدر ما را فرمودند که بیرون  
 نشینند و شخصی را اندرون آمدن ندهند و متوجه به بوسی بنده شدند - در آن اثنا یک شخص پرمهیت  
 پیدا شد و بطرف ایشان بعجز و ناز می گفت که حضرت من هم نفس میدارم کجا روم فرمودند چیزی  
 میدهم بشرطیکه ازین پسر دست بردار شوی گفت قبول کردم و از نظر غایب شد - پس حضرت به پدرم  
 فرمودند که صدقه بطور بدل صحت این پسر بدهند تا که صحت شود گفت چه باید داد فرمودند که یک  
 گاؤدیک گوسفند بخته بمساکین تقسیم کنند او قبول کرد بنده را فرمودند - بر خیز گفتم بچه قوت فرمودند

قوت است بر خیزد با بر خاستم و آهسته آهسته روانه شدم و اثری از آن در دوباتی نماند.

حضرت آخون صاحب بدونات (۶۹) محمود شاه که بهیچ حضرت آخون ملا نازک نقشبندی بود میان کرد که در سال ۱۲۸۵ هجری  
بذریع محمود شاه به خلیفه خود پیام داد همراه عبدالعصبر برای تجارت بقصبة جمون میرفتیم شبی عبدالصبور بیان کرد

که امشب عجیب واقعه دیدم که ما و شما قصد زیارت درویشی داریم که باغ حضرت آخون صاحب در راه  
اوست گفتم که اگر از آن راه برویم - مبادا حضرت دروازه و اگر ده پرسند که کجا میروند چه جواب خواهیم گفت  
اگر بگوئیم که پیش حضرت آمدیم دروغ خواهد بود و اگر نام درویش دیگر بگوئیم نامناسب خواهد بود دیگر کیف  
اتفاق رفتن شده هرگاه متصل دروازه باغ رسیدیم خود دروازه و او شد و چنان نمود که حضرت  
اندرون باغ استاده اند و دستار میر روی حضرت استاده است و نظر حضرت بر افتاد و اشاره  
آمدن فرمودند و دستار میر را نیز برای طلب ما بآن فرستادند ازین واقعه براندام مایان روضه افتاد  
که الحال چه جواب خواهیم گفت نزدیک رسیده سلام عرض کردیم جواب دادند و فرمودند که کجا بودید و کجا میروید  
گفتم برای سیر آمدیم فرمودند که محمد عابد و محمد شرف بخیریت اند باز فرمودند که هر دو کس سلام ما رسانید  
بعد از آن پرسیدند که محمد شرف اجازت طریقه حضرت قادریه و اجازت خرقه و کلاه از شاه ضیاء الله صاحب  
قادری گرفته است بنیال ملال ایشان گفتیم که ما را خبر نیست فرمودند که این امر واقعیت را خبر  
و اطلاع است و اسلام رسانند و بگویند که شما هر چه کردید خوب کردید.

واقعه جواب (۷۰) شیخ شرف الدین محمد که از آن ترقی شیخ شرف الدین محمد زگیر بیان میکنند که پیشه در اعتکاف  
حضرت آخون صاحب در عالم آخرت ناهمی شود بعد نماز تہجد و در واقعه دیدم که گویا در آستانه حضرت مخدوم

رسیدیم مگر در جائیکه قبر مبارک ایشان است در همانجا قبر حضرت آخون صاحب است و در روضه  
ایشان به نسبت سابق این تغییر نماید که در جای قبر ایشان آئینه فانه و روضه و درخت های انعام  
خاص اند و قبر حضرت آخون صاحب از خاک است و اگر در او تخته های سنگ ماتری نناده اند و نیز  
گلکاری مس کنایه تخته های مسی درست نموده هم گذاشته اند و دروغه این اهتمام خواجہ محمد سالم  
داماد حضرت آخون صاحب موجود و انداز تغییر میگویند که انتظار شما داشتیم هر کدام که ازین شما پسند  
کنند بر بالای تخته های سنگ خواهیم گذاشت مدین اشنا بیدار شدم و بخاطر گذشت که حضرت پیر و تنگ  
آخون صاحب را بر تبة ایشان نواختند که ادلیار بعد از تحال تر قیست حضرت آخون صاحب  
بر سبیل تذکره میفرمودند که ما حضرت مخدوم صاحب علیه الرحمہ معاذ الله از پستان حضرت رسالت پناه  
صلی الله علیه وسلم شیر خورده ایم الحال آن دولت که بر حضرت مخدوم حاصل بود - بایشان هم نصیب شد

بیان فرمودن حضرت آخون صاحب  
 خدمت آنال در خواب شیخ محمد صدیق -  
 که شبی آخون صاحب را در واقع دیدم فرمودند که تو پسر رحمت الله  
 هستی گفتم بله پرسیدم که حضرت خود در عالم دنیا صاحب خدمت بودند چون از دنیا بعالم آخرت رحلت  
 فرمودند در اینجا هم خدمتی میدارند فرمودند بله ما را داروغه جنت کرده اند مشاهده بکن که کلید دروازه بالای  
 نوشته شده است دیدم که کلمه طیبه بالای در نوشته شده بود باز فرمودند که یاران مرا بگو که محقق مقصود عزیزی کی یکی از  
 یاران من است این طرف خواهد آمد - بعد از آن من اظهار عاجزی خود کردم - و توجه خواستم فرمودند که می باشد  
 مگر باین جانب بر وید بطرف خدا بر وید چند روز حیات مستعار به چنین بسرا بید کرد -  
 بعد وفات حضرت آخون صاحب بتوجه اکبر شاه صاحب بیان میکنند که در هنگام علالت فقیر شبی بسیار  
 حضرت صحت اکبر شاه صاحب از مرض سخت تکلیف دلم داشت حضرت در آخر شب جلوه فرما شده فرمودند  
 که بابا آزار داشتی بجز داین کلام تخفیف حاصل شد و حالت مبدل بصحت گردید -  
 بعد وفات اثر کلام حضرت آخون صاحب محمد اکبر شاه صاحب نبره حضرت آخون صاحب بیان میکنند که بعد  
 در خواب بمبارک شاه صاحب - رحلت حضرت بر خدمت وکالت بادشاهی تقرر فقیر شده در هر سال  
 در عیدین دو شال از سرکار میرسیدند بعد وفات حضرت در عید الفی از سرکار حسب دستور قدیم  
 شال فرسیدند ازین امر بسیار مکرر بودم بوقت شب در واقع دیدم که گویا خدمت حضرت ایشان رسیدم  
 و اظهار سعی خود عرض کردم سر مبارک بطرف دیگر گردانیده خشم گرفته فرمودند که ترا چه شد چرا چنین کردی  
 از آن روز چنین خیالات از خاطر من محو شدند -  
 واقع گردانیدن روی اکبر شاه صاحب محمد اکبر شاه صاحب بیان میکنند که روزی در مقبره حضرت آخون صاحب  
 انظر قبل بطرف مقبره حضرت آخون صاحب روی بطرف قبل و پشت به تربت شریف ایشان کرده مشغول  
 خواندن در و بودم - در آن حالت شخصی ظاهر شد و بهر دو دست خود بهر دو بازوی فقیر گرفتار  
 رو لبسوی تربت شریف ایشان گردانید - و گفت که شما روی خود باین سو نکنید که قبل شما ایشانند  
 فقیر با صبر اب تمام روی بدان صوب کرد - و عذر تقصیر بجا آوردم -  
 حضرت آخون صاحب در خواب خواهد خواجہ محمد زمان بیان میکنند که حضرت آخون صاحب را شبی  
 محمد زمان تکذیب بیان غلط فرمودند - در خواب دیدم فرمودند که برای فائده من به مقبره نمی آئی گفتسم  
 حضرت من می آیم فرمودند که دروغ میگوئی اگر می آئی من چرا ترا نمی بینم بعد از آن از راه خجالت  
 گفتم بخدمت شیخ شرف الدین صاحب بیرونم باز فرمودند که این غلط دیگر است من خود آسجا همیشه میباشم

آنجا هم تراکاهی نمی بینم از غلط بیانی خود شرمند شدم -

مریدی را در اعتقاد حضرت بوجہ فضل اللہ خان فرزند راجی خان که متوطن دارالخلافہ شاہجہان آباد موت غریزی شبہ پیدا شدن و از بود و قتی که به کشمیر آمدہ بود بواسطت خواجہ محمد عظیم و خواجہ محمد زمان گفتگوی متونی در خواب رنغ بشہد - کہ این ہر دو مرید حضرت آخوند صاحب بودند مرید حضرت شدہ بود بعد چندی بیمار شد البتہ او ہم مرید حضرت بود برای حیات شوہر خود از حضرت دعا خواست فرمودند کہ مادعا میکنیم لیکن اختیار بدست حضرت حق تعالی است امید نیست نیست چونکہ در اصل عمرش تمام شدہ بود ازین عالم رخصت شد و وجہ او را در اعتقاد حضرت شبہی پیدا شد در بہان حالت شبی شوہر خود را در کمال جلال و شہمت خواب دید پرسید کہ تو مردہ بودی - این دولت از کجا یافتی او گفت بلی مردہ ام حق تعالی بدعای حضرت آخوند صاحب مرا ایمان داد و باین مرتبہ رسانید - علی الصباح گفت کہ در اعتقاد حضرت شبہی کہ واقع شدہ بود رنغ گریہ و از خواب بنبہ شدم -

در خواب بہ خواجہ امان اللہ خواجہ امان اللہ مرید حضرت کہ بعد انتقال حضرت پیش عبد الرزاق آمد و رفت خبر دادن و اتمہ ہدایت امیداشت سالی در عرس حضرت شاہ نقشبند در مجلس ختم از شیخ شرف الدین نمودن حضرت - محمد زبگیر بیان کرد کہ امشب در پاس خورشب حضرت آخون صاحب را در واقعہ دیدم فرمودند کہ فردا صبح برای ختم پیش شرف صاحب برو کہ ما ہم ہمان جامی آئیم عرض نمودم کہ فقیر را از قدیم آمد و رفت پیش عبد الرزاق است باز فرمودند کہ عبد الرزاق بدیہ رفتہ است ما ہم پیش شرف صاحب میردیم شاہم آنجا بیائید ہر چہ کہ فقیر را از شیخ عبد الرزاق خبر نبود کہ کجا است چون علی الصباح خبر گرفتیم معلوم شد کہ بدیہ رفتہ است بدین وجہ بخند مت شاہ حاضر نشدم -

و اتمہ انتقال حضرت شیخ شرف الدین محمد زبگیر میگویند کہ چون وقت رحلت حضرت آخون صاحب آخون صاحب قدس سرہ رسید در ماہ شوال ۱۱۸۵ ہجری صاحب فرارش گردیدند حالت بیخوگی و فتنہ برایشان غالب شد حتی کہ وقت نماز ہم بیدار می ساختم تا آنکہ در ہر رکنی از ارکان نماز میگفتم کہ حضرت الحال رکوع کنند و الحال سجدہ نمایند و الا در ہر وقت از خود میرفتند تا چند روز در مرض الموت ماندند و حالت نزع فقیر از حضرت سوال کرد - و بہ آواز بلند گفت آخون صاحب - پس چشمان مبارکت وا کردند و بزبان ہندی فرمودند (جی صاحب) عرض نمودم کہ از مغایبات ہم چیزی معلوم میشود فرمودند بلی گفتم چہ فرمودند کہ قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق مرا حی طلبند من ازین وجہ تکرار کردم کہ معلوم

شود این گفتگو از عالم بیوشی است یا در هشیاری - باز فرمودند و دیگر ار کردند و فرمودند که اینچنان نیست که شما گمان میکنید که من به بیوشی گفتگو میکنم من بهوشم و به قسم فرمودند که قائم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنهم مراجع طلبند بعد ازین در واقعیت بیان حضرت مراجعے شک نماند غرض که همین روز که هجدهم شوال در وقت شب بود قریب دو پهل ازین عالم فانی بعالم جاودانی حضرت مدوح رحلت فرمودند و داغ مفارقت ظاهر می و الم و هاجرت بر قلوب عقیدت مندان و مخلصان و محبان خود گذاشتند -

هر آنکه زاد به ناچار بایش نشید | از جام و هر می کل بن علیا فان

این روز بیست مخلصان و عقیدت مندان کم از روز قیامت نبود چنانکه مخلصان و محبان خبر یافتند حاضر شدند و تعداد حاضرین خارج از شمار بود - همه در سخت بیخ و الم مفارقت مبتلا بودند غرض بعد نماز جنازه جنازه حضرت در خانقاه حضرت که متصل مکان حضرت واقع محله گوجاره بود مدفون شد - چونکه در مخلصان و محبان حضرت اکثر علماء و فضلا بودند بکثرت تواریخ انتقال حضرت گفته که اندراج آن خالی از ضرورت و باعث تطویل است مگر - از آن بعض تواریخ در ذیل مندرج اند -

ایام تواریخ مصنفه فضیلت پناه کمالات دستگاہ خواجہ محمد عمر معروف بوحید الدین خان  
قاضی القضاات هند و ستان مقیم شاہجہان آباد و صاحب سجادہ نشین حضرت آخوند خاں

### قطعه تاریخ

قطب عالم حضرت عبدالسلام | آمدن فیض و سعادت مہمبت | بعد از شاد جهانے چون روان  
جانب دار البقا شد عاقبت | آفت تاریخ و فوات اخیر | بود او بحر علوم و معرفت

### قطعه تاریخ

درینا حضرت عبدالسلام آن مرشد کامل | کہ بود اندر رہ حق کاروان لا احمد ما | روان شد جانب دار السلام مانند برتا  
بدلہای خدا جو یان نیکو کار احمد ما | ز سال ز حال و نمود و چنان از دما | بگفتا با تھی گو خواجہ احار احمد ما

### قطعه تاریخ

پیر ما شہسوار عرصہ دین | مرکب خود ازین جهان چو بر اند | فلک از مہر زو کلاہ بنجا ک  
و شفق سیل خون ز دیدہ بر اند | سال فو تش الف کشیدہ سر و ش | آفت ہی نقش بند وقت نماند

### قطعه تاریخ

مرشد باب تقوی شیخ دین عبدالسلام | از قضا چون در جوار رحمت از کف | سال و مہ تاریخ و یوم و وقت آن آفتابان  
ہجده شوال یکشنبہ دو پهل در گفت | |

|                                                                                               |                                |                              |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------|------------------------------|
| (۲۶) تواریخ مصنف شیخ شرف الدین محمد زکریا خلیفہ حضرت آخون صاحب قدس سرہ                        |                                |                              |
| قطعة تاریخ                                                                                    |                                |                              |
| آنکہ کہ رفت از جهان مرشد عالم مقام                                                            | عازم فردوس شد راه نای انام     | عالم نیکو شیم صاحب علم و حکم |
| مقرب و محتشم صدر نشین کرام                                                                    | چون ز جهان کرد نقل سال فاش خرد | گفت ولی الہی رفت بدار السلام |
| قطعة تاریخ                                                                                    |                                |                              |
| آن شهنشاه سفسہ اندر وطن                                                                       | خواست زین دنیا می دین جلت نمود | گفتمش مولائے این تہذیب       |
| این سوالم از سر شفقت شنود                                                                     | پس جواب اسمع فانی طلب          | بالی بے سید مدینے نمود       |
| تاریخ                                                                                         |                                |                              |
| سال تاریخ آن ستودہ سیرا رضی اللہ عنہ ہاتھ لکھت                                                |                                |                              |
| (۳۱) تاریخ مصنف محمد نعیر صاحب رحمہ اللہ                                                      |                                |                              |
| قطعة تاریخ                                                                                    |                                |                              |
| شیخ اسلام زمان عبد السلام                                                                     | آنکہ لود اسرار حق بروی بیان    | زین جہان چون رفت سال طیش     |
|                                                                                               | گفت ہاتھ شیخ اسلام زبان        |                              |
| (۴۱) تاریخ مصنف محمد سید صاحب رحمہ اللہ                                                       |                                |                              |
| قطعة تاریخ                                                                                    |                                |                              |
| خواجہ عبد السلام ہا دے خلق                                                                    | بایزید و جنید ثانیے بود        | سوی دار السلام رفت و نمود    |
| دار کون و منسا دما پد رود                                                                     | سال تاریخ رحلتش ہاتھ           | بود ابدال وقت خود فرمود      |
| (۵۱) تاریخ مصنف عبد الوہاب صاحب رحمہ اللہ                                                     |                                |                              |
| قطعة تاریخ                                                                                    |                                |                              |
| سالکان را نمود راہ بحق                                                                        | از جہان رفت عارت ہائے          | ہاتھ سالی وصل او گفتا        |
|                                                                                               | افضل و اعظم المکل و آگاہ       |                              |
| (۶۱) تذکرہ نسب حضرت علی محمد خان صاحب سعید الدولہ شریف الملک انتقام جنگ بہادر دارالہمام       |                                |                              |
| آخون صاحب - شاہ او دہ کہ با حضرت آخون صاحب قرابت میدارند در کتاب خود موسوم                    |                                |                              |
| بعمدۃ الانساب نسبت نسب حضرت آخون صاحب نوشتہ اند کہ حضرت محمد روح از خاندان وزرا می            |                                |                              |
| مانندہ ان اندکہ سادات حسنہ بودند - از اسناد شاہی متعلقہ جاگیر ات نسل مفتی فرید الدین خان صاحب |                                |                              |

نام هر معطی له بخواب سیادت درج است و در کتاب تحفه شاهی مفتی نریه الدین خان صاحب بانام والد خود حضرت آخوند صاحب حسن نقشبندی نوشته اند ازین هم تأیید بیان صاحب عمده الانساب میشود و نیز از اندراج کتاب احسن المطالب که در آن نوشته است که شخصی ثابت نامی از اهل کشمیر بیان کرد که چون رفتم از فرزند حضرت آخون صاحب در زمانه صغری ایشان دریافت کردم که قوم ایشان چیست فرمودند که حسن گفتیم حسن چیست فرمودند که آخون صاحب میدانند مرا ازین خبری نیست و صاحب کتاب ازین نسبت نسب ایشان استدلال کرده است - و نه صرن ازین تأیید بیان صاحب عمده الانساب میشود بلکه از تحریر عبدالله صاحب بخوبی تأیید میشود که از خلفای حضرت آخون صاحب بودند و در کتاب خود موسوم بحالات الکرام نوشته اند که روزی از سرور اولیا و سید اتقیا حضرت پیر و مرشد انام آخون عبدالسلام رحمته الله علیه بمقتضای خلوص و انقیاد و در سوخ اعتقاد گستاخانه عرض کردم که قوم حضرت ایشان چیست حضرت نام نامی جد بزرگوار خود سید ابی سعید محمود الحسنی فرمودند و ارشاد نمودند که ایشان اظهار سیادت پسند نمی فرمودند چه را که در اهل اسلام قومی از اقوام اهل اسلام چندان بزرگی نمیدارند که بمقابل سادات بزرگی او و قعقی دارد از همه اقوام اهل اسلام برگزیده تر و بزرگ تر قوم سادات است که تعظیم و تکریم آن بر همه افراد جمیع اقوام اهل اسلام واجب است و بغیر از تعظیم و تکریم و مراعات و محبت و مودت ایشان احدی را گزیر نیست چه را که ایشان از نسل حضرت سرور عالم خاتم الانبیا محمد المصطفی صلی الله علیه و سلم اند که برای بهترین امت خود مصائب بی شمار برداشته باعث حصول تمامی خوبیهای دنیا و عقبی آنها شدند و امت را ملقب به لقب (کنتم خیر امت) گنایند پس جمیع امتیان از زمان که بعثت حضرت تار و ز قیامت اگر شکر و احسان و کرامت حضرت در هر نفسی از انفس حیات به تعداد نامحدود کنند چندان که سعی حضرت قابل شکر و واجب است شمره از آن او کردن نمیتوانند و بخت همه امتیان بر اطاعت و محبت حضرت موقوف است ازین ظاهر است که هر قدر که تعظیم و تکریم و مراعات و محبت و مودت با اهل بیت کرده شود کم است و بر تمامی امتیان تعظیم و تکریم و مراعات و محبت و مودت اهل بیت واجب و لازم است نسبت مودت ایشان در قرآن مجید ارشاد جناب باری است که (قل لا اسئلكم علیه اجراً الا المودة فی القربی) و از آن ظاهر است که خود جناب باری مودت اهل بیت پذیرد این حکم واجب فرمود و نیز نسبت ایشان در فرقان محترم ارشاد حضرت باری است که (واعلموا اننا غنیمت من شیء فان لکم خمسۃ للرسول و لذی القربی و الیتی و المساکین و ابن السبیل) که بذریه آن حصه ایشان از خمس مال غنیمت معین فرموده است - غرض بزرگی سادات حدی ندارد پس اگر با وجود علم سیادت کسی آداب سیادت نگاه ندارد مستحق عذاب و عقوبت میشود - و درین زمان از ضعف عقاید و قلت اخلاق

و دیگر حالات چنین مردمان نهایت کمتر اند که کما حقہ آداب سیادت ملحوظ دارند پس علی العموم اظهار سیادت باعث حضرت اکثر کسان است که با وجود علم سیادت هیچ لحاظ سیادت نمیکنند و مستحق عذاب عقوبت میشوند و قبل از علم سیادت خطائی که از کسی صادر شود بوجه بی علمی قابل عقوبت و عذاب نمیشود درین حالت بهتر همین است که بعد از اظهار سیادت اشخاص کثیر را از عقوبت و عذاب محفوظ و سیادت را از توہین نگاه داشته شود و وجه ناپسندی اظهار حضرت نه صرف همین است بلکه نیز دیگر وجوہات این امر هم بودند که نمائند آن یکی آنست که اہل عجم نہ همچو اہل عرب پابند اصول حفظ انساب اند و نہ اخلاق اہل عجم همچو اخلاق اہل عرب است و نہ عقاید اہل عجم مثل اہل عرب بختہ بست حکم اند و نہ معلومات مذہبی اہل عرب علی العموم اہل عجم میدارند و نہ پابندی مذہب اہل عرب در اہل عجم یافتہ میشود و صداقت بیشتر اہل عجم بوجه قلت معلومات مذہبی و عدم عقاید ستم و صداقت تمامہ و اخلاق حسنہ نسبت خود را اظهار نسب غیر واقعی تا مل نمیکنند و بلحاظ مقاصد مختلفہ با وجود و بدون خود را از اقوام مختلفہ خود را سادات ظاہر میکنند و هیچ پروای ارشاد سرور کائنات علی اللہ علیہ وسلم (لعن اللہ علی داخل النسب و علی خارج النسب) نمیکند و بغرض منافع تعظیم و تکریم و فتوحات دنیاوی اینہم میکنند و عقوبت و عذاب عاقبت کہ تا بعد از آبار خواهد ماند بران منافع چند روزہ را ترجیح میدهند و نہ هیچ شرمی از انکشاف حالات اصلی میدارند و نہ هیچ ادب نسب اعلی میکنند و چونکہ در عجم ہمچنین اشخاص بسیار اند کہ هیچ ثبوت و اقییت سیادت خود نمیدارند و بکثرت از حال توہینت واقعی خود بخونی واقف و بسامردمان از حالات ایشان نیز مطلع اند لیکن باز آنہا از دعوی سیادت باز نمی آیند پس در ہمچنین اشخاص اگر سادات واقعی اظهار سیادت کنند بوجه کثرت چنان سادات اکثر مردمان گمان خواهند برد کہ اینہا ہم از جنس ہمچنین سادات خواهند بود کہ برای اکتساب دنیا سادات گردیدہ اند پس درین حالات مناسب ہمین است کہ اظهار سیادت نہ کردہ شود و مساوی این چونکہ در اہل عجم قید کیفیت نیست و بدین وجہ باختلاط اقوام دیگر در ہر نسل تغییر کہ پیدا شدہ است بسبب آن نسب واقعی ہر فردی بصحت تمام در یافتن دشوار بلکہ قریب ناممکن گردیدہ است بعد پشت با پشت صرت بر بنامی مسموعات کہ تا چہار پنج پشت شنیدہ میشود کہ فلان ابن فلان از نسل فلان بود چنان بطور یقینی نیست کسی کہ بعد سی و چہل پشت برادر فلان نمیتواند کہ اینہا از نسل او بودند پس ازین ظاہر است کہ نسب کہ قرار دادہ می شود بطور یقینی نیست بلکہ بر سبیل ظنیات می باشد و چونکہ حالت اہل عجم قابل اطمینان نیست چنانکہ گذشت پس دران وقت انساب ہر چہ درست ظاہر است پس درین حالات بر ظنیات بطور یقینی دعوی سیادت

هم نامناسب است - چرا که اگر نسبت واقعی است خیر و اگر نیست خیر واقعی است این فعل غالی از  
 سواد و نبوغ خواهد بود - گویا زمانه انتقال نسل ما از عرب به جم احتیاط تمامی امور مرعی مانده است  
 و لحاظ کف نیز همچو اهل عرب داشتند تا هم بعد هزار سال گفتن این امر که از اولاد حضرت  
 امام حسن بن علی رضی الله عنهم ستمیم اگر محض از ظنیات نخواهد بود و لحاظ امتداد زمان و تغییرات  
 کثیر از یقینات هم نخواهد بود پس مقتضای احتیاط همین است که بطور یقینات متحققه این را  
 بکار نبریم - و چونکه برای سادات بدتر ازین امر نیست که سیادت خود را باعث منافع دنیا  
 و فتوح گردانند و غیر ازین در اظهار سیادت کداهی نفع عقبی نیست و عدم اظهار حقیقت هیچ گاه منافی  
 حقیقت واقعی نیست پس ازین ظاهرت که ضرورت اظهار سیادت علی العموم هیچ نیست -  
 و نیز موید ترین قول صاحب عمدة الانساب شجره حضرت آخوند صاحب است که در کتابی  
 مندرج است آن کتابیست که مثل بیاض در آن مختلف مسائل علوم و رسائل و خطوط  
 بزرگان و نسخجات اقسام و انواع مندرج اند - و نیز حالات حضرت آخوند صاحب مکاتیب  
 ایشان و قواعد شغل و اشغال طریقه ایشان منضبط اند - و نیز تحریرات مختلف الاقسام  
 بزرگان درج اند - و برین هر دو مواهیر جناب ملا عبد الله صاحب فرزند حضرت آخوند صاحب  
 ثبت اند یکی بنام اصلی و دیگر بخطاب مفتی فرید الدین خان صاحب که از ان ظاهرت که این کتاب  
 مفتی صاحب ممدوح است و بسلسله و نسل و شان محفوظ ماند از مفتی صاحب ممدوح مفتی  
 معین الدین خان صاحب فرزند ایشان رسید و از ایشان به مفتی مجید الدین خان صاحب  
 فرزند ایشان و از ایشان به حفیظ الدین خان صاحب فرزند ایشان و از ایشان به رفیع الدین خان صاحب  
 برادر حقیقی ایشان - چون رفیع الدین خان صاحب در مرض الموت مبتلا شدند بوجه آنکه هیچ  
 فرزند داشتند و دختر ایشان هم انتقال کرده بود - برادری هم که اسمی باقی نبود  
 این کتاب و سند جاگیر هدست مولوی محمد نعمت الله خان صاحب خلف الصدق  
 فشی عظیم الله خان صاحب که بایشان بسیار محبت داشتند بمدرست مولوی محمد سلیم الدین خان  
 صاحب برادر عم زاد خود بدیلمی فرستادند و گفتند که این کتاب از بزرگان و خاندان بامی آید -  
 و ازین اکثر حالات خاندان معلوم میشود چنانچه خود از من تصدیق این واقعیه مولوی  
 نعمت الله خان صاحب کرده اند بعد انتقال مولوی محمد سلیم الدین خان صاحب  
 از صاحبزادی صاحب او شان زوجه حمید الدین خان صاحب مرحوم این کتاب بمن سید

پس ازین ثابت است که این کتاب با احتیاط تمام در نسل مفتی فرید الدین صاحب محفوظ مانده است

|                                        |                                        |
|----------------------------------------|----------------------------------------|
| در صحت این کتاب شک نیست در ابتدای کتاب | در صحت این کتاب شک نیست در ابتدای کتاب |
| نصایح که نوشته اند در آغاز             | حفظ الدین صاحب                         |
| تحریر فرموده اند درین کتاب             | خطبه آن در آخر نام خود                 |
| که مرقوم است از عبارت                  | شجره حضرت آخوند صاحب                   |
| حضرت ممدوح معلوم میشود                 | شان آن شجره معلوم                      |
| گرفته شده است بلکه اصل                 | چنانچه نقل آن از نوکران                |
| که علاوه بر بیان قول                   | است و قول آنکه میشود                   |
| شرح قول دوم است                        | صاحب عمده الانساب                      |
| ایشان اسامی بزرگان                     | چرا که ازین نام سلسله                  |

|                                                                                                       |                                        |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------|
| ایشان بنحوی ظاهر است                                                                                  | ایشان منتهای نسب                       |
| والد ماجد حضرت آخوند صاحب در شهر پشاور در                                                             | مذکره از و اوج و اولاد حضرت آخوند صاحب |
| خاندان عالی و نجیب عقد حضرت آخوند صاحب کردند                                                          | و برادران ایشان و از و اوج و اولاد     |
| و از بطن آن زوج دو فرزند تولد شدند نام فرزند گلان محمد عمر نهادند و فرزند خورشید محمود عبد الله کردند |                                        |
| بعد ازین والدۀ فرزندان ایشان ازین عالم فانی بعالم جاودانی رحلت نمود بدینوجه حضرت                      |                                        |

باز به خاندان عالی و شریف و نجیب عقد ثانی فرمودند از زوجه ثانی و دو دختر متولد شدند کدامی فرزند زنی تولد نه شد پدر بزرگوار حضرت که خدائی خواجه مراد الدین خانصاحب قاضی القضاات هندی هم در خاندان عالی و نجیب فرموده بودند و از بطن آن زوجه یک فرزند و دو دختر تولد شده بودند - نام فرزند خواجه جلیل الدین خان بود و عقد برادر خرد حضرت خواجه عبدالکریم صاحب نیز در خاندان نجیب شده بود و یک فرزند نسبی به خواجه محمد رضا متولد شده بود - خواجه مراد الدین خانصاحب که خدائی خواجه جلیل الدین خان در خاندان عالی و نجیب فرمودند حضرت آخوندصاحب میخواستند که عقد هر دو فرزندان خود به هر دو صبیحه خواجه مراد الدین خانصاحب برادر کلان خود کنند و نیز برادر کلان ایشان هم میخواستند - لیکن عمر ایشان اکتفا نه کرد - و قبل ازین از جهان فانی تشریف فرما سے عالم جاودانی گرویدند - و بعدا انتقال و شان خواجه جلیل الدین خانصاحب فرزندان و شان قایم تمام پدر خود شدند ایشان هم بفیوض تربیت ظاهری و باطنی پدر خود ستوده صفات بودند - در علوم ظاهری عالم متبحر و فزید عصر خود بودند و در علوم باطنی هم دستگاه کافی میداشتند لمجاظ خیال و المرحوم و نیز بوجوه باریکه خیال و الدلیلیان بود همین میخواستند که خدائی هر دو صبیحه ایشان با برادران عم زاده ایشان شود لیکن ایشان خود بر ضدست قاضی القضاات هندوستان مامور بودند - و در شاهجهان آباد قیام میداشتند و نهایت مقرب بادشاه وقت بودند و اکثر بجنهور بادشاه می ماندند - هر چند میخواستند که برخصت به کشمیر روند و ازین کار ضروری فارغ شوند لیکن از بارگاه ظل سبحانی رخصت منظور نمی شد - آخر ایشان از عم بزرگوار خود این استدعا نمودند که حضرت تکلیف فرموده برادران را در شاهجهان آباد بیاورند تا ازین ضرورت انقراض شود حضرت استدعا ایشان قبول فرمود و هر دو فرزندان حضرت به شاهجهان آباد رسیدند و در شاهجهان آباد عقد هر دو فرزندان حضرت با هر دو صبیحه خواجه مراد الدین خانصاحب مرحوم گردید - غرض حضرت بدین طور از که خدائی فرزندان فارغ شدند و صورت که خدائی دختران حضرت این شد که دختر کلان را حضرت به سیدخواجه افضل صاحب خلف الصدق بنجابت پناه خواجه قابل خان صاحب ابن سیادت پناه حضرت سید باقی صاحب کاشغری منسوب فرمودند - که از خاندان عالی و اکابر کشمیر بودند - و دو دختر خرد و بخواجه محمد سالم صاحب منسوب کردند که اینهم از خاندان عالی سلوات و اکابر کشمیر بودند - خواجه عبدالکریم صاحب برادر خرد حضرت عقد خواجه محمد رضا فرزند خود هم در خاندان شریف و نجیب فرمودند - مختصر تذکره حالت ظاهری و باطنی هر دو فرزندان حضرت و قایم مقامی آنها ببندهات حضرت و تذکره اولاد و انتقال آنها

مقرب پادشاه هندوستان و منظور نظر و زرا و امار بودند. و خواجه محمد عمر به خطاب و حید الدین خان و خواجه  
عبدالله بن خطاب فرید الدین خان از پیشگاه پادشاه هندوستان سرفراز شدند. و به خواجه محمد عمر ابتدا  
خدمت قاضی القضاات هند بطحا اعزاز خان دانی و علم و فضل و شان عطا شده و خواجه عبدالله بن خطاب ابتدا بر خدمت  
مفتی اعلیٰ شاهیجهان آباد سرفراز شدند حضرت آخوند صاحب تعلیم علوم ظاهری باطنی هر دو فرزندان خود خود نمودند  
و توجیه ظاهری باطنی حضرت هر دو فرزندان عالم متبحر و فاضل جل گرفتار شدند و در علوم باطنی هم بهره وافر برداشتند تا آنکه  
در کشمیر بودند حضرت از تربیت ظاهری و باطنی ایشان تغافل میکردند بلکه هر وقت متوجه تربیت باطنی و  
ظاهری میماندند. و هر دو فرزندان بر دست پدر بزرگوار خود بیعت نمودند. و بعد اتمام سلوک هر دو برادر  
از حضرت اجازت تسلیم سالکان حاصل کردند. و بعد رفتن شاهجهان آباد هم حضرت گاهی از توجیه  
باطنی ایشان را فراموش کردند. حضرت همیشه توجیه باطنی متوجه حال ایشان ماندند. و با وجود اجازت  
تسلیم سالکان مکرراً هر یک فرزندان اجازت نامه نزد بیان عربی همدست محمد صالح که خادم شب و روزی  
حضرت بود فرستادند. شیخ شرف الدین محمد زکیر میگویی که الحال هر دو فرزندان حضرت جامع کمالات  
اند. بلکه میتوان گفت که از حضرت آخوند صاحب ذو کمالات اند جامع علوم عقلی و نقلی و ظاهری و باطنی  
و ذی کمالات اند صاحب خزینة الاصفیای نگار که بعد وفات حضرت آخوند صاحب خواجه محمد عمر المطلب  
بو حید الدین خان قاضی القضاات سلطنت اسلامیة هندوستان و خواجه عبدالله بن خطاب به فرید الدین خان  
مفتی اعلیٰ سلطنت اسلامیة هندوستان بر مسند ارشاد نشستند و قایم مقام پدر بزرگوار گردیدند از خواجه  
محمد عمر صاحب چونکه پادشاه وقت اولو القزم مروج الدین شاه عالم پادشاه غازی عقیدت داشت و تعلیم  
و تکویم ایشان از حد کرد و از کارگزاری بودیانت ایشان بیخود خوشنود بود لهذا علاوه جاگیرات آبائی  
بتاریخ نسبت و چهارم بیع الثانی ششاله بھری ایشان را مواضعات را می پور کمانڈه واقع پرگنہ  
سونی پت صوبہ شاہجهان آباد بطریق جاگیر التمتع عطا فرمود و نیز پادشاه مذکور بخواجه عبدالله صاحب  
التفات تمام داشت و نظر مکرمت بر حال و شان هم مبذول داشت و از خدمات او شان هم خوشنود بود  
او شان را هم جاگیر سے بطور التمتع عطا فرمود. این هر دو برادر طویل العمر شدند و تا زمانه دراز بخت  
شاهی کار فرما ماندند. لیکن همچو والد بزرگوار خود گاهی دل بدنیاسے دون نہراند و گاهی از یاد آبی  
غافل نہ شدند و با وجود تعلق خدمات شاهی بیشتر وقت در تعلیم علوم ظاهری و باطنی و تسلیم سلوک  
سالکان صرف میکردند. و طالبان علوم ظاهری و باطنی را به شفقت تمام تعلیم میدادند. اند فیض تعلیم  
حضرات مدحی بشمار اشخاص فاضل اجل و سالک باخبر گردیدند. در اوایل عمر خواجه عبدالله صاحب

یک فرزند تولد شد و نام او خواجه معین الدین نهادند و در او اخر عمر خواجه محمد عمر صاحب یک دختر و  
 یک فرزند تولد شد و فرزند بخواجه امین الدین موسوم گردید. ایشان دختر خود را در زمانه حیات خود  
 به مرزا کمال الدین بیگ خان ابن عطاء الله بیگ خان منسوب فرمودند که از خاندان عالی و اکابر  
 روزگار بودند و در سلسله الهجری زوج خواجه محمد عمر صاحب در شهر شاهجهان آباد از عالم فانی به عالم  
 جاودانی رحلت فرمودند و در مقبره حضرت شاه باقی با الله قدس سره مدفون گردیدند. قبرا ایشان از  
 سنگ باسی کتیره درست از انتقال ایشان بخواجه صاحب سحت ریخ و ملال شد و تا عرصه دراز  
 از ریخ مفارقت نشاثر ماندند. ماده تاریخ وفات این صبیبه خواجه مراد الدین خان صاحب حمه الله نسبت  
 سجات یافته از نام فاطمه

بعد چندی ایشان خود که همیشه فانی از خود و باقی سخن می بودند. قریب العمر و الذبیر گوار خود شدند و زمین  
 شهر را بهی عالم جاودانی گردیدند. و در مقبره حضرت خواجه باقی با الله قدس سره بقاصه صد قدم طرف  
 مشرقی از مقبره حضرت آسوده اند و قبرا ایشان هم از سنگ باسی و کتیره درست.

مذکره حالات مسند دندان | خواجه معین الدین از والد خود خواجه عبدالله تعلیم علوم ظاهری و باطنی  
 صاحبزادگان حضرت آخو صاحب | بالتکمیل یافتند و عالم شجر و فاضل اجل گردیدند و منظور نظر امراد و نذا

و پادشاه گردیده بعهده آباء خدمت مفتی شاهجهان آباد سرفراز شدند و نیز جاگیر آباء بی هم بر ایشان  
 بحال شد. و نامت و از ازان کامیاب و کار فرمای خدمت مسمونه ماندند و عقدا ایشان بخاندان  
 شریعت و نجیب شده بود و از بطن آن زوج سه فرزند تولد شدند فرزندان کبر موسوم به خواجه  
 مجید الدین خان شد و نام فرزند او وسط خواجه عزیز الدین خان نهادند و نام فرزند اصغر خواجه  
 محی الدین خان داشتند. خواجه امین الدین بوجه آنکه والد بزرگوار ایشان را بوجه کبرنی و مشاغل دینی  
 و دنیوی و نیز قلت زمانه که حقه موقع سعی تعلیم ایشان دست نداد و نیز بوجه آنکه ایشان اولاد خیر  
 بودند و والد ایشان از ایشان محبت بسیار و خاطر ایشان بهر طور عزیز میداشتند و ایشان را به تعلیم  
 علوم ظاهری و باطنی التفاتی نبود. که حقه تعلیم علوم ظاهری و باطنی نیافتند تا هم از علوم ظاهری  
 بقدر ضرورت استقاده نمودند. مگر چونکه برای خدمت آباء بی تبحر علوم دینی و ضرورت بود و ایشان  
 قابلیت انجام دهی خدمت قاضی القضات داشتند از خدمت آباء بی محروم ماندند مگر لحاظ والد و عم  
 بزرگوار و عظمت خاندانی بمنصب سرفراز شدند. و نیز جاگیر آباء بی ایشان بحال گردید و از دیگر  
 خدمات معزز و ممتاز ماندند. و بیشتر اوقات ایشان بمصاحبت شاهزادگان میگذشت.

عقد ایشان در خاندان عالی و نجیب قضاات شاه جهان آباد که از اکابر و مشایر آن زمان بودند شده بود  
و از بطن آن زوج یک فرزند تولد شد که نام آن خواجه محمد رشید الدین نهادند و زوج ایشان در  
صغری فرزند انتقال کرد و پدر در شش فرزند خردسال از همشیره که زوج ایشان متعلق شد - چونکه قریب  
این واقعه فرزند شاه عالم بادشاه غازی که ایشان مصاحب و رفیق او بودند قصد شهر بنارس نمود -  
و باین قصد ارادت معاودت داشت ایشان هم بدین اراده قصد شهر بنارس نمودند - و یکپنجره و مال  
خود را مع جاگیر به همشیره زوج خود تفویض نموده همراه شاهزاده را بی بنارس شدند - و قصد انتقال  
جاگیر بنام فرزند نه در آنوقت کردند - نه بعد از آن تا آنکه در بنارس انتقال کردند و اما انتقال ایشان  
بخوبی تسلط سرکار انگریزی گردید - و بوجه صغری فرزند و عدم قابلیت انتظام جاگیر خاله صاحب  
او شان حالت جاگیر خراب بود - و هیچ کس بر سان حال نمیشد بعد انتقال ایشان جاگیر بقبضه سرکار  
و سآمد و چونکه از طرف فرزند ایشان بوجه صغری و عدم واقفیت طریق کار و دانی هیچ تدبیر بحالی جاگیر  
بنام خود نه شد - در دعوی جاگیر تمامی عارض گردید - و بمجاظ قواعد آنوقت دیگر خرابیها برپا شدند  
که بوجه آن فرزند ایشان از جاگیر آبائی محروم ماندند -

تذکره حالات فرزندان خواجه <sup>(۸۴)</sup>   
 امین الدین خان خواجه مفتی معین الدین خان  
 لیکن بقایات آگهی و توجه باطنی بزرگان خود تعلیم علوم شروع کردند - و بالاخر بمولانا شاه عبدالغنی صاحب  
 دہلوی که تعلیم خود در علوم ظاہری و باطنی داشتند رجوع شدند و بر تربیت حضرت ممدوح از علوم ظاہری  
 و باطنی بهره وافر برداشتند و عالم فقیر و فاضل اجل و سالک باخبر گردیدند - از علوم ظاہری بعلم  
 کلام و معقولات و ریاضیات مشہور جهان بودند و در علوم دینیات ہم اشہر ترین علمای وقت بودند -  
 و در تسلیک سلوک ہم کامل ترین اصحاب وقت بودند و در زمانه کامیابی ایشان حالت سلطنت مغلیہ  
 آنہم باقی ماند کہ وقت والد ایشان بود بلکہ بادشاہ شاہ جهان آباد برای نام باقی بود - و بر ہمہ ملک  
 تسلط سرکار انگریزی گردیدہ بود - و انتظام ملک در دست بادشاہ مغلیہ مطلقا باقی نبود نہ ملک  
 و نہ عمدہ ہای قدیمہ باقی بودند بدینوجہ بادشاہ شاہ جهان آباد ایشان را عمدہ آبائی ایشان  
 دادن نہ توانست تا ہم اکبر شاہ بادشاہ غازی ایشان را بمخطاب خانی و بہادری سرفراز فرمود  
 و در امرای دربار شاہی داخل نمود و بخدایتیکہ در آنوقت بودند ممتاز داشت حالات ایشان  
 مثل حالات جد امجد ایشان حضرت آخوند صاحب قدس سرہ بودند ہمیشہ در تعلیم علوم ظاہری و باطنی

مشغول میماندند - و بغایت متواضع و زاهد و عابد بودند - و از فیضان علوم ظاهری و باطنیه ایشان بسیار اشخاص عام متبحر و فاضل اجل و سالک باخبر گردیدند - اکثر تصنیفات ایشان در مناظره و علم کلام اند و نیز در دیگر علوم - عقد ایشان در اولاد ناجی عنایت الله خالصا صاحب وزیر اورنگت بیالمگیر پادشاه غازی شد که از سادات عالی نسب و نجیب بود و در همراهی پادشاه بمقام اورنگت باد انتقال کرد - و در انجا مدفون است و از بطن این زوج سه پسر و یک دختر تولد شدند - فرزند اکبر موسوم به سید الدین شد و نام فرزند اوسط موید الدین نهادند و فرزند اصغر ابناام سلیم الدین میخواندند - خواجه صاحب در زمانه طفولیت فرزندان قصد زیارت حرمین شریفین کردند و همه اسباب سفر مهیا کردند سوار سی تیار بود که یکا یک در گرده پیدا شد و در آن مرض تبایح هشتم محرم الحرام ۸۲۳ هجری از عالم فانی ب عالم جاوانی رحلت فرمودند و در مقبره حضرت شاه باقی باشد قدس سره مدفون شدند - چونکه مفتی خواجه معین الدین خان صاحب سکونت شهر لکنئو ملک اوده اختیار فرموده بودند و در شهر لکنئو انتقال فرمودند و در انجا مدفون گردیدند اولاد ایشان هم در شهر لکنئو ماند - هر سه فرزندان ایشان از علمای لکنئو تعلیم علوم و درجه یافتند و در همه آثار شرافت و اخلاق و تهذیب خاندانی بود و در سلطنت اوده سجدهات مختلف سرفراز ماندند - که خدائی ایشان در خاندانهای عالی و شریف و نجیب گردید فرزند اوسط خواجه معین الدین خان صاحب لا ولد فوت گردیدند - و فرزند اکبر خواجه مجید الدین خان دو پسر و یک دختر داشتند فرزند کلان موسوم به خواجه حفیظ الدین خان و نام فرزند خرد و رفیع الدین خان نهاده بودند - و فرزند اصغر خواجه معین الدین خان صاحب که موسوم بخواجه محی الدین خان معروف به مرزا غلام حسین بودند و ایشان یک پسر موسوم به یوسف علیخان و معروف به (راجہ) و چهار دختر داشتند این هر سه برادران در لکنئو انتقال کردند و هم انجا مدفون اند -

تذکره (۸۵) خواجه جلیل الدین خان ذکر خواجه جلیل الدین خان فرزند خواجه مراد الدین خان صاحب قبل ازین نوشته شده است از آن ظاهراست که او شان ز امرای اعظم شاه پادشاه غازی بودند عقد ایشان هم بنجاندان عالی و شریف و نجیب شده بود - و از بطن زوج و فرزند و یک دختر تولد شده بود - فرزند کلان ایشان خواجه بهاء الدین خان نام داشت و فرزند خرد و خواجه صدر الدین خان موسوم بوجه تعلیم و تربیت هر دو فرزندان بخوبی نموده بودند در علوم ظاهری و باطنی فضیلت تمام داشتند خواجه صدر الدین خان صاحب مذاق علم طلب زیاده تر میداشتند و در معالجه و تشخیص امراض بکثای زمانه بودند از تعلیم او شان بسا مردمان فیضیاب گردیدند و از معالجه او شان هزارها مرصحت

یا فتند عقد خواجه بهاء الدین خان بهم در خانان عالی و نجیب شد و یک دختر و دو فرزند متولد شدند فرزند  
کمالان خواجه بنجم الدین خان نام داشت و فرزند خرد موسوم به خواجه شمس الدین خان بود - خواجه  
جلیل الدین خان صاحب دفتر خود را به حکیم سیف الدین احمد خان صاحب منسوب فرمودند که از خانان عالی  
و اکابرین آنوقت بودند - لیکن هیچ اولادش نشد - خواجه جلیل الدین خان صاحب از اهل باطن بودند  
و نهایت فیاض و خوش اخلاق بهر طویل به شهر شاهجهان آباد انتقال فرمودند و در خانقاه حضرت شاه  
غلام علی صاحب مدفون گردیدند - هر دو فرزند ان ایشان از امرای تامار بودند در شهر بنارس اکثر  
میانمندانند - خواجه صدر الدین خان صاحب لاولد در شهر بنارس انتقال کردند - و در اینجا مدفون اند -  
و خواجه بهاء الدین خان صاحب هم در شهر بنارس انتقال کردند لیکن وصیت کردند که جنازه او شان  
به شاهجهان آباد رسانیده نزد قبر والد بزرگوار مدفون کنند چنانچه همین شد و جنازه او شان از بنارس به  
شاهجهان آباد آورده و در خانقاه حضرت غلام علی شاه صاحب مدفون ساختند - هر دو فرزند ان خواجه  
بهاء الدین خان صاحب و زنانه قیام ایشان در شهر بنارس لاولد انتقال کردند و در اینجا مدفون شدند  
صرف یک دختر باقی بود که او را در خانان نجیب و محترم منسوب کرده بودند - که از بطن او دو دختر متولد  
شدند یکی بنواجه رفیع الدین خان صاحب منسوب شد که از نسل خواجه عبداللہ الخاظم به فرید الدین خان  
بودند و دیگری به دیگر خانان عالی - لیکن دختری که از بطن زوجه بنواجه رفیع الدین خان شده بود -  
لا ولد فوت شد و هم نشان اولاد دختر دیگر یافته نمیشود -

تذکره حالات اولاد خواجه (۸۵)  
 مجید الدین خان و خواجه محی الدین خان در ملک اودم میمانند - و تعلیم علوم و روحه بخوبی یافته بودند  
 و ذی علم و لائق بودند و نیز منصف با خلاق حمیده و اوصاف جمیله بودند و از مختلف خدمات سلطنت و  
 ممتاز مانند و حالت ظاهری اینها نهایت مستحسن بود و به قبول و خوشحالی بسر میکردند و خواجه  
 حفیظ الدین خان در شهر کهنه لاولد انتقال کردند - و در شهر کهنه مدفون اند که خدائی خواجه رفیع الدین خان  
 در خانان خود از صبیبه شده بود که در نسل خواجه جلیل الدین خان بود - لیکن خواجه رفیع الدین خان صرف  
 یک دختر میداشتند که لاولد فوت شد - ایشان در علم طب مهارت کامل میداشتند و نیز از صنایع کثیره و علم  
 نباتات بخوبی واقف بودند - و در علم کیمیا هم دخل میداشتند و در شهر بنارس جائداد کثیره داشته انتقال  
 کردند و در اینجا مدفون اند - همشیره خواجه رفیع الدین خان بنانان شریف و نجیب منسوب شده بود و یک  
 بصر موسوم به اسد الله گزاشته انتقال کرد - خواجه یوسف علیخان و هر چهار همشیره ایشان بنانانهای

شریف و نجیب و خوشحال منسوب شده بودند. همشیره اکبر ایشان ستم دختر گزاشته انتقال کرد و همشیره دوم سیمین (۱) سید حسین (۲) سجا و حسین (۳) مرتضی حسین (۴) رضا حسین (۵) مهدی حسین (۶) هادی حسین (۷) کاظم - هفت فرزند گزاشته از عالم نانی رخصت شدند همشیره سومیم و دو فرزند سیمین آقا حسین و سید حسین و دو دختر گزاشته رحلت کرد - همشیره چهارم لا ولد فوت گردید - خواجه یوسف علی خان یک فرزند موسوم به تاجعل حسین و چهار دختر گزاشته را بهی عالم جاودانی گردیدند -

مذکوره اولان خواجه رشید الدین خان صاحب - بعد انتقال جناب خواجه رشید الدین خان صاحب فرزندان ایشان آخر دو سال بودند در تعلیم و تربیت آنها جناب مولوی علوک علی صاحب و مولوی سید محمد صاحب بسیار سعی کردند که اشرف ترین علمای شاهجهان آباد و از تلامذۀ خواجۀ صاحب موصوف بودند - و در سعی خویش نسبت فرزند اکبر و او وسط خواجۀ صاحب کما حقہ کامیاب شدند و این هر دو فرزند مثل والد بزرگوار خود عالم قبح شدند نسبت فرزند اصغر گو کما حقہ کامیابی حاصل نشد تا هم او شان نیز بقدر ضرورت از علوم واقف گردیدند - و ضروری تعلیم او شان هم گردید - هر گاه این فرزندان خواجۀ صاحب قابل کار شدند از سلطنت مغلیہ بیج باقی نبود - صرت یا دگا را خیر و بهادر شاه باقی بودند که از سلطنت انگریزی بقدر مناسب ماہواری می یافتند که در آن بمناظر اخراجات معینۀ او شان گنجایشی نبود - لیکن با اینهمه بمناظر تعلقات قدیم هم در باب بادشاه تعلق بود - بعد چندی آنهم بوجه فساد بغاوت فوج انگریزی و محاربه شاهجهان آباد باقی ماند درین اثنا مولوی خواجہ سدید الدین خان صاحب در صیغه تعلیمات صوبہ بنگال سلطنت انگریزی منتخب شدند و بر خدمت مہتممی مدارس باہوار سکہ صد و پنجاه روپیہ مامور گردیدند - بعد مدتی وظیفہ حاصل کرده خدمت را گذاشتند بعد از آن با اشتغال مختلف از ملازمت و تدریس و تالیف و تصنیف مشغول ماندند و بالآخر ایشان را نواب ریاست رامپور برای نظامت عدالت طلب فرمودند و ایشان بر خدمت مذکور مامور گردیدند - و تا مدتی کار فرما ماندند - و بهمرای نواب موصوف از زیارت حرمین شریفین مشرف شدند و بالآخر مرض میضه در رامپور مبتلا شده ازین عالم بعالم جاودانی رحلت فرمودند - ایشان در علوم ظاہری و برنامہ خود نظیرند اشتند خصوصاً در علوم معقولات و مناظرہ و کلام - و نیز در علوم باطنی و واقفیت تا سہ میدان داشتند و از اہل دل بودند - و در حصہ اخیر عمر خود نہایت عابد و زاہد بودند - تلامذہ ایشان سہم بیشمار اند از تعلیم و تربیت ایشان ہزار ہا اشخاص کامیاب گردیدہ اند - و مالک ہندوستان شہر ترین علما و وقت خود بودند - از تالیفات و تصنیفات ایشان اکثر کتب ناتمام اند و بیشتر شایع گردیدہ اند کہ از بلا خطہ آن نصیبت علم ایشان بخوبی ظاہر است خواجہ سلیم الدین خان صاحب فرزند اصغر همشیره

عمر خود در ملازمت صیغه مالگزاری ریاست الوریسبر کردند و با آنکه خدمت اعلی در صیغه مالگزاری میداشتند -  
 از کارگزاری او شان راجه و رعایا همه خوشنودمانند - بعد از آنکه در آن خود خدمت را گذاشته تا مدت در لاهور  
 و پشاور ماندند - و در کشمیر رفته از زیارت آستانه حضرت آخون صاحب مشرف شدند - و از اغزه کشمیر ملاقات  
 کردند و شجره اغزه کشمیر مرتب کرده آوردند و با آنکه به شاه جهان آبا در رسیده انتظام جائد آبا بانی خود می نمود  
 در سال ۱۰۳۰ هجری از عالم فانی به عالم جاودانی رطت فرمودند - و در مقبره حضرت باقی یافتند قدس سره مد فون گردیدند  
 ایشان هم عامل بودند و نیز صاحب دل - و در آخر عمر اکثر عبادت میکردند و در کار همه کس بقدر قدرت خود امانت  
 میکردند - و در نفع همه کس همیشه می کوشیدند و در خیر الناس بودن ایشان شک نیست - مزاج ایشان  
 مثل اهل صوفیه بود - و عزت سالکان در نظر ایشان بسیار بود - بسیار تعظیم و تکریم فقر میکردند - و نهایت سخی و غنی  
 و هر دل عزیز بودند - اکثرین اهل شاه جهان آبا در از مفارقت ایشان رنجی رو داد - فرزندان و وسط خواجسه  
 محمد صید الدین خان صاحب تاهته در تدریس و تعلیم اشخاص و تصنیفات و تالیفات مشغول ماندند -  
 و از تعلیم ایشان بسیار کسان بهره ور گردیدند و از تصنیفات و تالیفات ایشان بعضی کتب در نفع و بعضی  
 نفع و بعضی کتب در ادب و علم کلام اند - تشخیص المقال کتابی بسیط بزبان عربی در ردیف است که درین  
 فن نظیر ندارد و بسیار قابل قدر است بعد از چندین التفات ایشان بطرف ملازمت مایل شد و ایشان نزد  
 عزیز می که ملازمه ام ریاست الوریس بودند - راهی شدند و تا مدتی در رفاقت او شان ماندند و مختلف تجربات  
 انتظامی حاصل کردند و بر نظامت اعلی صیغه عدالت ریاست مامور شدند و تا مدتی کار فرما ماندند - و درین  
 زمان مختلف تجربات عدالت حاصل کردند چونکه انتظام ریاستها بوجه حکومت شخصی همیشه در تغییرات می باشد  
 از تغییرات و حالات مختلفه رای ایشان این شد که ملازمت ریاستها نامناسب است و ایشان خدمت  
 ریاست گذاشته باز به شاه جهان آبا و سپس آمدند چونکه انتظام سلطنت انگلشیا همیشه بالاستقلال  
 میماند و در آن تغییرات بے اصول بظهور نمی آیند بدینوجه قصد ملازمت دولت انگلشیه نمودند - و در صیغه  
 عدالت ملازمت حاصل کردند - درین زمان نواب مختار الملک بر مدار المهای ریاست حیدرآباد سرفراز  
 شده بودند و حالت انتظام ملک کن سخت ابرو و در ریاست بیحد مقروض - و خزانه از رتبه بود انتظام  
 مالگزاری بدست تهمداران و تعلقداران و سر رشته داران و نائبان بود - سر رشته داران و نائبان  
 از دیسپیکمان و دیسپانڈیان سازش نموده از کاشتکاران غول محاصل سالانه میگرفتند تعلقداران  
 و گدی داران بسیار منفعت میداشتند - و به نائبان اجازت عام میدادند که هر چه خواهند از رعایا و غول  
 کنند - و کداحی طریقه حفاظت کاشتکاران بنود که از بی امنی کاشتکاران محفوظ ماندند و با این همه

مشکل دیگر آن بود که تعلقداران از حاصل هر قدر که میخواهند میگردانند و هر قدر که میخواهند به سرکار میدادند. ازین وجه آدمی ریاست بسیار کم بود و حصه کشید دست منتظران می رسید. دران زمان تعلقداران سرمایه دولت مشهور بود و تعلقداران نهایت خود مختار بودند و هر چه میخواهند می کردند و تمیل احکام مامورالیهام چنان که باید نمیکردند. انتظام تقسیم اضلاع و تعلقات هیچ با قاعده نه بود و نه کافی قواعدی برای کار مالگزاری بودند. درین حالت صیغه مالگزاری ریاست بود و حالت صیغه عدالت و کو توالی هم بتر بود و داران کو توالی اختیارات عدالتی هم میداشتند. در حیدرآباد یک عدالت دیوانی و یک عدالت فوجداری و در بیرونجا بیست و شش و میر عدل مقرر بودند. لیکن در حقیقت این جمله محکمه جات محض بر اسم نام بودند چرا که فیصله آخر بلا منتظوری مدارالیهام نمی شد و فیصلجات بیرونجا بذر لویه عدالت صدر تعلقات منظور می شدند و عدالتی بنام عدالت بادشاهی قایم بود. مگر طریقه کار وائی عدالتها محض بجه اصول و بقیاعده بود و مقدمات معمولی اشخاص در عدالتهای مذکوره رجوع می شدند. مقدمات امر و علقه داران اینها و مقدمات جمعداران و علاقه داران آنها بطور خود تصفی می شدند هیچ گاه رجوع عدالت نمیشدند علی هذا اساس کاران عروب و روابل ملازم میداشتند و زمره خود از مدیونان بذریعہ عروب و روابل وصول میکردند و هیچ گاه مقدمه بعدالت رجوع نمیکردند. و سود بمقداری که میخواهند میگردانند و مظالم انواع و قسم بر مدیونان میکردند. همچنین امر و جمعدار همیشه که از ان ظاهر است که هر قوت دار هر چه میخواهد برضعیف تران خود میکرد و بغیر از او کسی نمیرسید باین همه در عدالت و کو توالی بازار رشوت گرم بود و ریاست حیدرآباد در کزخیات و رشوت و مظالم گردیده بودند و انتظام عدالت با قاعده بودند و انتظام کو توالی نه کار فرمایان تجربه کار و ذمی لیاقت بودند. نه قواعد کار وائی عدالت کافی موجود بودند. غرض حالت عدالت و کو توالی نهایت قابل تصرف بود. و حالت صیغه فحج هم خراب تر بود. با اسمای فرضی عمده داران فحج لکهار و پیه میگردانند علی هذا در تمامی صیغه های ملک خرابی و اجتری بر پا بود. که از ان رعایا هم بحالت پریشانی و تباهی و بی اطمینانی مبتلا بودند و سرکار هم زیر بار اخراجات بی سود و بدنام بود و چونکه تصحیح تمامی فیصله جات عدالتی و تمامی کار مالگزاری و دیگر صیغه جات بوجه عدم تعیین اختیارات عمده داران خود مدارالیهام انجام میدادند. کثرت کار مدارالیهام آنقدر بود که با وجود کارگزاری شبانه روزی کار با انجام نمیرسید. و نه کدامی عمده دار برای اعانت مدارالیهام بودند مدارالیهام از کدامی عمده دار اعانت میخواهند و از مخالفت عمده داران اعتبار آنها نمیکردند. چونکه این زمانه ابتدائی مدارالیهامی نواب مختار الملک بود و او شان هر آنچه نسبت اسناد و کارروائیهای مضر و نامناسب نظام میخواهند بعضی کسان بوجه فقدان منافع خود و بعضی اشخاص بوجه رشک حسد بعضی اصحاب

بوجود اوت مانع و مانع میشدند- و چونکه دران زمان اکثر عمده داران و امار و مقرران حضور متحد الاطلاق و متحد الصفات بودند و در انتظام بسیار نقصان آنها بود با هم یکدیگر سازشها می نمودند و از رئیس نسبت مدارالمهام شکایتها میکردند- و رئیس ابر مدارالمهام آشفته میکرد و بدین تدابیر مدارالمهام را از انتظام باز میکشیدند و سخت پریشان میکردند- چونکه مدارالمهام بعد تجربه چند سالین ام بخوبی فحشیده بودند که در عمده داران موجوده نکه داری شخص تجربه کافی میداروند قابلیت و لیاقت ضروری میدارند و عاداتیکه از عرصه دراز در آنها پدید آمده بود هیچ گاه از ایشان منفک نخواهند شد و نیز خیالات مخالفانه آنها مبدل نخواهند شد بدین صورت مدارالمهام را خیر ازین چهاره بود که از مالک غیر عمده داران تجربه کار طلب کنند و بذریعۀ آنها اصلاح حالت موجوده ملک نمایند- لهذا مدارالمهام در شخص تجسس عمده داران تجربه کار و متدین و راست باز بودند- چونکه مولو سے کرامت علی صاحب که از تلامذه والد ایشان بودند و درین ملک استاد مدارالمهام بودند و از تمامی حالات خواجه مولی الدین خالصا صاحب مطلع بودند- روزی در انشائی گفتگو تذکرۀ ایشان آمد و مدارالمهام حالات غافلانی و فضیلت علم و تجربه ایشان که در تمامی صیغه جات انتظام ملک میداشتند شنیده مشتاق ملاقات ایشان شدند و از مولو لویا صاحب خواهش طلبی ایشان کردند- مولو لویا صاحب به خواجه صاحب نوشتند ایشان انکار کردند و چون مدارالمهام انکار ایشان شنیدند زیاده مشتاق گردیدند عرض تا عرصه دراز خط و کتابت ماند بالاخره چون مدارالمهام انتخاب ایشان برای ملازمت سرکار آصفیه نمودند و در رای ایشان هم تبدیلی پیدا شد و ایشان قبول کردند و از ملازمت سرکار انگلشیه اراده ملازمت سرکار آصفیه نمودند- و بتاریخ یکم جون ۱۰۳۵ عیسوی درخواست رخصت تا ماه جولائی و از یکم اگست درخواست استعفا بخد مت مشر جارج و نذر رس زبیل شش بنج مهرت فرستادند هر چند صاحب مدوح منجواست که ایشان از ملازمت سرکار انگلشیه علیحدہ شوند و ایشان را از استعفا باز میداشت لیکن ایشان بر منظوری درخواست خود اصرار کردند و در خط و کتابت چند روزین کار روانی ملتوی ماند بالاخره صاحب موصوف بر اصرار ایشان بتاریخ ۲۵ جون ۱۰۳۵ عیسوی بدین الفاظ استعفا منظور کرد که در ذیل مرقوم است -

مولوی مولی الدین خالصا صاحب بدین وجه از خدمت عالی خود مستعفی میشوند که ایشان را خدمتی معتد آبار حاصل میشود که مشا هره آنهم اندک است و آن خدمت اعزاز و اختیارات هم زیاده میدارند من همیشه انظر ز عمل ایشان خوشنود ماندم و همیشه ایشان را اسکین و غریب و بر کار خود متوجه و مستعد یا فتم- ایشان در کار خود بسیار بهوشیار و بهر طور نیک و شریف اند و لحاظ دیانت طریقۀ عمل ایشان بی نهایت قابل الطمینان ماند و در زمانه مهار پشاه جهان آباد و فساد هندوستان خیرخواه سرکار و نیک رویه ماندند

برقن ایشان سخت افسوس میدارم باینکه باج شدن در ترقی ایشان نمیخواهم اگر موقعی مرادست میداد از ترقی ایشان بر عهده بزرگ بسیار خوشنودمی شدم مگر افسوس است که چنین موقعه دست نداد.

غرض ایشان راهی حیدرآباد گردیدند و قصد حضرت شاه مسعود صاحب رحمہ اللہ که از مکاتبه او شان مذکوره بالا نسبت دکن بود در پشت پنجم بطور آمد القصه بعد رسیدن حیدرآباد نواب مختار الملک مدارالمهام سرکار آصفیه ایشان را بر خدمت نظامت محکمہ تصحیح صدر تعلقات امور فرمودند و نیز از ایشان در فقه هدایه شروع نمودند و در مختلف امور از ایشان مشوره میکرد و بعد تجربه مدتی نواب صاحب را بر ایشان اطمینان کافی پیدا شد و از ایشان در تمامی امور مشوره آغاز کردند و وقتاً فوقتاً اطمینان نواب صاحب نسبت ایشان را فرمود و شورت ایشان نهایت مفید ثابت گردید بالاخر نواب صاحب از ایشان در امور مملکت مشوره آغاز نمودند و بعد چند ساله حالتی چنان روداد که از امور سرگرمی بغیر مشوره ایشان طمی نمیشد و از مشاورت ایشان امداد و افریه نواب صاحب میرسد ایشان در مدت دو سال انحالات ملک و اهل ملک و انتظام موجوده ملک بخوبی و کیفیت حاصل کرده بر امور قابل انسداد و قابل اجراء و طریق آن بخوبی غور کردند و نسبت انتظام تمامی صیغه جات از نواب صاحب بارها گفتگو کردند و بطرف اجرای انتظام جدید متوجه میکردند و گو نواب صاحب را از رای ایشان بالکلیه اتفاق بود لیکن بدینوجه که در آن زمان بوجه مخالفت مخالفین و دخالت رئیس کارروائی مدارالمهام اجرای انتظام بحد مشکل بود و در هر کار بسیار تا مل میگردند چونکه زیاده ضرورت تقسیم ملک در صوبه جات و تقسیم صوبه جات در اضلاع و تقسیم اضلاع در تعلقات بود و نیز تقرر حکام اسامات و مملعات و تعلقات از صیغه مالکزی و عدالت کو توالی بود تا انتظام ملک با قاعده شود و وقت وصول مالکزی را می و انتظام عدالتی و کو توالی دور گردد و نیز زیاده تر ضرورت این امر بود که کاری که بی انتها بر نه نواب مدارالمهام است آن کار فضول و غیر ضروری کم کرده شود و هر قدر هر کار که بعد از این ماند انتظام آن چنان شود که در آن وقت مدارالمهام بسیار صرت نشود و کافی مددی او شان را در انضام آن از دیگر عهده داران رسد تا که مدارالمهام را وقتی برای غور امور اہم متعلقه مملکت دست دهد و رای ایشان این بود که بالفعل یک معتمد مالکزی و یک معتمد عدالت و کو توالی مقرر کرده شود تا که کثیر المقدار کار که هست دو فائز معتمدی تقسیم شود و از معتمدین در اجرای آن بمدارالمهام مدوهم رسد و نیز نگذانی عهده داران ماتحت هم بخوبی شود و چنانچه حسب رای ایشان نواب مدارالمهام در آنکه فصلی مطابق سلسله هجری انتظام ضلع بندری و غیره و بعضی تفرعات فرمودند و در آنکه فصلی مطابق سلسله هجری دو عهده جدید معتمدین قایم کردند و به معتمدی عدالت

و کو تو الی وغیره خواجہ موید الدین خان صاحب را مامور فرمودند و بر معتمدی مالگزار می سید سعد الدین صاحب را  
 سرفراز نمودند - و کار کثیر المقدار متعلقه خود را درین هر دو دفتر تقسیم کردند که ازان خود هم تا حدی  
 سبکدوش شدند - و نیز نگرانی عمده داران ماتحت هم آغاز گردید - بطریق با اصول اجرائی کار آغاز شد  
 که ازان روز بروز حالت کار رو با صلاح می شد و ترقی می پذیرفت و ابتری و بد انتظامی بتدریج رفع  
 می شد غرض بعد تقریر خواجہ صاحب بر معتمدی از ایشان بسیار مدو به نواب صاحب میرسید و از اندازه سال  
 ایشان مصروف انتظام و اصلاح کار صیغه جات متعلقه خود بودند و قواعد اجرائی کار عدالتی و کو تو الی  
 وغیره وضع مینمودند و نواب مدارالمهام مشوره به مدارالمهام نیز میدادند و سرگرم رفع بی اطمینانی و تکالیف  
 اصلاح و دیگر صیغه جات و امور اہم ریاست مشوره به مدارالمهام نیز میدادند و سرگرم رفع بی اطمینانی و تکالیف  
 خلایق و جلب منافع سرکار و رعایا بودند - و چونکہ اہل فوج و امرا و ساہوکاران بوجہ ضعف حکومت تمیل احکام  
 سرکار نمیکردند و در چند مقدمات چندان تنبیه و تهدید آنها کردند کہ مزاحمت ہای تمیل احکام بحدی رفع گردید  
 اکثر امرا از ارتکاب جرائم نمی ترسیدند و متکب جرایم میشدند چونکہ دران زمان فرزندان نواب میرکبیر پادار  
 کہ داماد رئیس بودند باعث موت شخصے شدند و مدارالمهام بوجہ تقرب و قرابت رئیس متامل بودند ایشان  
 بلا رعایت امری محرک تحقیقات این مقدمہ شدند و ضرورت اجازت رئیس شد نواب صاحب  
 ایشان را پیش رئیس فرستادند ایشان از حضرت غفران مآب نواب افضل الدولہ بہادر بر بنای  
 احکام شرع گفتگو کردند و بالاخر بمجبوری رئیس اجازت فرمود و بعد تحقیقات مقدمہ نسبت او شان  
 سزا تجویز شد ازین واقعہ بر دیگر امرا اثر سے قوی رود و آنها از ارتکاب جرایم محترز شدند -  
 در زمانہ ایشان تا تا تو پیا مرہطہ در حوالی حیدر آباد رسیدہ سازش اجتماع اشخاص بر مجاہدہ  
 سرکار انگریزی کردہ بسیار مردمان را آمادہ کردہ بود ایشان از سازشہای مطلع شدہ بجلت تمام  
 بحکمت علمی انشد و کردند و اگر خجست بعض شرکامی او گرفتار شدہ سزا یافتند اگر او کامیاب می شد  
 ریاست را صدمہ عظیم میرسید -

چونکہ رشوت خواری در حیدر آباد بسیار شایع بود ایشان با اجتماع مواد کافی میرعلی علی الدت العالیہ کہ  
 مولوی احمد علی صاحب کہ در رشوت خواری از حد نام آور و در مظالم یکتای زمان بودند معطل کنانیدہ  
 جماعت عمدہ داران کہ در آن خود ہم شریک بودند بر تحقیقات الزامات او شان مقرر کنانیدند  
 و بذریعہ فیصلہ بسبب بدلائل و وجوہ قوی او شان مجرم قرار یافتہ سزا یاب شدند - ازین واقعہ بر  
 رشوت خواریان اثر می تمام شد و دیگر چنین بد خصالان را در ارتکاب تامل گردید - همچنین دیگر چند کس

معزول و مظل و سزایا بشدند و اثر قومی برگروه آنها شد که تا حدی مانع ارتکاب گردید۔  
ایشان در کد امی انتظام بحز اہل این ملک دیگران را خدمات و ادن مناسب تصور نہ کردند و عموماً  
اہل این ملک را منتخب و مامور میفرمودند و انتخاب ایشان نہایت صحیح و مفید ثابت می شد  
خیال ایشان این بود کہ حتی المقدرت اہل ممالک غیر را خدمات دادہ نشوند۔ کہ اثر آن باعث  
خرابی اہل ملک خواہد شد چنانچہ خود ایشان گاہی کسی را از ملک خود یا ممالک غیر برخدستی  
مامور نہ کردند۔

مذکرہ متعلقہ خدمات ایشان و کار ہای نمایان ایشان چندان است کہ اگر بہ تفصیل مناسب  
بیان کردہ شود کتابی نہایت بسیط خواہد شد و درین مختصر گنجایش چنین تفصیلات نیست  
لہذا بر بیان مذکورہ اختصار میکنم۔ و با اینہما از تعلیم علوم طلبا و تدریس ہم باز نمیہاندند۔  
چونکہ ایشان بر طریق اجداد خود چنانکہ بطرف ظاہر توجہ میداشتند زاید از ان بطرف باطن متوجہ  
مے بودند۔ و ہر دو حالت ایشان رو بہ ترقی بود اصحاب خدمات باطنی این ملک پیش ایشان  
می آمدند و از ایشان ملاقات میکردند۔ منجملہ آنها از اہل عرب شیخ عبدالرحیم صاحبست بود  
و نیز قلندر دیگر و آنها با ایشان از حالات باطنی مطلع میکردند از تلامذہ ارشد ایشان از اشخاص  
عالی خاندان این ملک جناب مولوی شیخ احمد حسین صاحب و جناب مولوی شیخ محمد صدیق  
صاحب اند و نیز مولوی میر سلامت علی خان صاحب بودند۔ و نیز بعض دیگر اصحاب ایشان بسیار  
محبت از جناب مولوی محمد صدیق صاحب میداشتند کہ بعلوم مروجہ دست گاہ کافی میدادند  
و در کار گزار می خدمت سرکاری چنان تجربہ کار اند کہ نظیر ایشان درین ملک نیست و بصلہ  
دیانت و کارگزاری خود از خطاب نواب عماد جنگ بہادر ممتاز و بخدمت معتمدی عدالت و کوتوالی  
سرفراز اند مولوی عبدالعلیم نصر اللہ خان صاحب خوجوی کہ قدیم ڈپٹی کلکٹر سرکار انگریزی و صدر  
تعلقہ ار سرکار آصفیہ بودند۔ در تاریخ دکن کہ مصنفہ ایشان است نسبت خواجہ صاحب می نگارند کہ

ہر قدہ کار را کہ بر قانون آورده است ذات سامی ایشان است نہایت  
کار گزار و مدبر و دیانت دار و محنت کش در کار سرکار تیز قلم نہایت  
درجہ معاملہ فہم تجربہ کار سرکار انگریزی و ہندوستانی اندازہ بہنگام صبح  
تا زمان شہ ساعت شب قلم از دست ایشان نمی افتد شخصے را  
در کار ایشان دخلی نیست و بر مرادات ایشان کسی را خبر مے نماند

(۸۷) ذکر کرد خدائی خواجہ سدید الدین خان صاحب  
 که خدائی خواجہ سدید الدین خان صاحب و خواجہ سلیم الدین خان صاحب  
 و سلیم الدین خان صاحب اولاد ایشان دودده  
 و ششاهجهان آباد در خاندان های اکابر و معززین شده بود که  
 بشرافت و نجابت ممتاز بودند - خواجہ سدید الدین خان صاحب  
 هشت فرزند و پنج دختر میداشتند و خواجہ سلیم الدین خان صاحب  
 سه فرزند و چهار دختر میداشتند که حالات ایشان زیادہ تفصیل طلب نیند - و نیز تا اینجا تذکرہ

اولاد و دختران حضرت آخون صاحب نشده است که کثیر القعدا دست و نیز تذکرہ بعض مستورات  
 که از نسل حضرت اند تا حال نشده است مناسب ینماید که شجرہ تمامی نسل حضرت که از آن تفصیل اولاد  
 و دختران حضرت و خواجہ سدید الدین خان صاحب و خواجہ سلیم الدین خان صاحب و دیگر بعض مستورات  
 که از نسل حضرت اند و جمله کسان بخوبی ظاہر شود و اسماء همه ذکر و اناث در آن مندرج  
 باشند و آخر کتاب منضبط کرده شود و نیز نقشه که در آن اسمای همه کسان درج باشند و مختصر حالات همه  
 نوشته شوند با و منسلک کرده آید تا کہ بلا حفظ آن اسمائی همه کسان نسل حضرت و بر حالات آنها  
 اجمالاً اطلاع شود چر کہ بالتفصیل تذکرہ همه کسان درین مختصر گنجایش ندارد و پس بچنین کرده خواهند  
 و بر تذکرہ اولاد خواجہ مویید الدین خان صاحب این کتاب ختم کرده خواهد شد -

(۸۸) ذکر کرد خدائی خواجہ مویید الدین  
 عقد خواجہ مویید الدین خان صاحب اولاد از صبیہ فرزند حافظ عبد الرحیم خان صاحب  
 خان صاحب و اولاد ایشان  
 شده بود کہ او ستاد شاه عالم بادشاه غازی بودند و از بطن آن دو فرزند  
 و یک دختر تولد شد - فرزند اکبر موسوم بہ امین الدین خان شد و فرزند اوسط موسوم بہ عیسی الدین گردید  
 و دختر بعد چندی انتقال کرد - و نیز این زوجہ اولی بعد چندی ازین عالم رحلت نمود بعد ازین ایشان از  
 صبیہ خواجہ مرزا خان صاحب کہ برادر غلام نقشبند خان صاحب بودند و از اکابر سادات حسنیہ و حسینیہ  
 مشائخین عظام و امرا می شاهجهان آباد بودند - عقد نمودند - والدہ این صبیہ از نسل نواب مہابت  
 خان صاحب وزیر اعظم و سپہ سالار سلطنت مغلیہ بودند کہ در عهد جهانگیر وزیر نام آور بودند و بہ قوت ایشان  
 شاهجهان بر تخت سلطنت نشستند و در زمانہ شاهجهان بادشاه غازی ہم تازمانہ دراز وزیر اعظم  
 و سپہ سالار ماندند و سلسلہ نسب والدین صبیہ بصحت تمام تا بحضرت غوث الاعظم میرسید - تازمانہ پدراين  
 صبیہ نشان قدم برگردن اولاد این نسل می شد چنانچہ برگردن والدین صبیہ آن نشان خاص میفرزگان  
 ایشان میگفتند کہ این نشانی اولاد صحیح نسب حضرت غوث الاعظم است بدینوجہ تعظیم و تکریم  
 بفرزگان خواجہ صاحب سلاطین مغلیہ بسیار میکردند - و ہمہ کسان قابل بسیار تعظیم مے شمرند -

وایشان از اہل دل و علوم ظاہری و باطنی مشرف بودند در سلسلہ قرابت داران ایشان یکی نواب  
عظیم الملک میر حجلہ از امرای اعظم بودند۔ و در ملک دکن بامور بکار سرکار بودند۔ و از نسل و شان  
میر عبد السلام خان صاحب مخاطب بہ نواب مقتدر جنگ بہادر صوبہ دار و میر دوست علیخان صاحب  
دوم تعلقہ ارو نواب محمد علیخان صاحب بہادر متمم تقسیم منصبہ داران در حیدر آباد موجود اند غرض از بطن  
این زوجہ ہم دو فرزند تولد شدند نام فرزند کلان محمد علی الدین نهادند و فرزند خرد در یک ہفتہ انتقال کرد  
و بعد چندی مادرش ہم ازین جہان فانی ب عالم جاودانی رحلت نمود۔

زوجہ ثانیہ ایشان چونکہ بسیار ذی علم و بسیار خوش اخلاق و زاہدہ و عابدہ و صوفیہ بود۔ و تعلیم علوم  
ظاہری و باطنی از بزرگان خود بخوبی یافتہ بود۔ و ہمیشہ زنان را تعلیم علوم ظاہری و باطنی میداد و بروز  
ہر جمعہ بسیار زنان پیش او جمع میشدند و او وعظ میکرد و ہمیشہ در مجاہدہ باطنی میبایند۔ بدینوجہ از انتقال  
او خواجہ صاحب را بسیار تاسف و ملال رو داد قصد کردند کہ تارک الدنیا شوند لیکن ضروریات نگذشتند۔  
لکن تا ہم از روز انتقال زوجہ ثانیہ ہرگز بدینا دل نہ دادند و مثل تارک الدنیا بسر کردند۔ و بعد این واقعہ  
بنیت ہجرت بہ دکن را ہی شدند۔ فرزند خرد سال را بہ خوشدامن حوالہ نمودند۔ او کفیل پرورش داشت  
و ہر دو فرزند ان کلان ہمراہ خود بہ حیدر آباد دکن بردند۔

تذکرہ وفات مولوی انتظامی کہ بمشورت خواجہ صاحب جاری می شد ہنوز مکمل نہ شدہ بود و بیشتر  
خواجہ مویہ الدین خان صاحب اجزاء را طلب بودند و سبب وقفہ نامی آنوقت نوبت اجرای نرسیدہ بود  
کہ یکا یک خواجہ صاحب بمرض الموت مبتلا شد نہ بعضی میگویند کہ وجہ مرض زہر بود و بعضی میگویند کہ  
وجہ سحر بود بہر حال ہرچہ باشد از شانزدہم شعبان ۱۱۸۳ ہجری در قی واسہال خون روان شد و تباریخ  
ہجدهم شعبان ۱۱۸۳ ہجری از عالم فانی ب عالم جاودانی رحلت فرمودند و در مقبرہ حضرت یوسف صاحب  
شریف صاحب کہ بمقام نام پبی واقع است متصل گنبد حضرت ممدوح آسودند قطعہ تباریخ وفات  
ایشان اینست۔

|                                                                                                        |                        |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------|
| شدن دنیا مویہ الدین خان                                                                                | عالم بے نظیر و بے ہمتا |
| گفت تباریخ رحلتش والا                                                                                  | از جہان رفت عادل یکتا  |
| رقعہ کہ نواب مختار الملک مرحوم بعد انتقال خواجہ صاحب بمولوی امین الدین خان صاحب<br>نوشتند حسب ذیل است۔ |                        |
| (۱) با استماع واقعہ انتقال والد آن مہربان کہ یکا یک امروز بوقت ہفت                                     |                        |

گفته معلوم شد رنجیکه بخاطر اینجانب گذشت تفصیل و تشریح آن دشوار  
بلکه ناممکن است -

(۲) اگرچه والد آنمهربان را عرصه دراز نشده بود که در اینجا وارد شوند و سرانجام دو  
کار با سسرکار ماندند لیکن بهر سرگرمی و مشقت و امانت داری و غیره خواهی که آنرا  
انصرام دادند فی الحقیقت قابل تحسین و آفرین بوده -

(۳) خواهش اینجانب این بود که روزی شود که فقره مشقت و غیره خواهی خود بینند  
و تا عرصه دراز آن کامیاب باشند مگر خواهش این جانب را پیش خواهش در رضا  
الهی فروغ کو بهر حال هر چه رضای مولی از همه اولی - آن مهربان را و ما هم را بغیر  
ازین چاره نیست که امور خود را بدست اختیار او تعالی شانه بدو هم  
و صبر نخست یار کنیم -

(۴) این جانب را همواره خواهان بهتری و نیکنامی آن مهربان تصور نموده و بهر چه  
ضرورت آن واقع شود بدرخواست و اطلاع آن هیچ تامل نه نمایند و با هم بدوستی  
و اتفاق بوده در اجرای کار با سسرکار ساعی و جا بهر باید بود -

مدارالمهام درین زمان نه صرف مدارالمهام بودند بلکه بوجه صغر سنی رئیس ایشان را در ریاست اختیارات  
کامل حاصل بودند - تحریر آن زمانه او شان وقعت تحریر رئیس میداد از فقره اول رفته نگذشته ظاهرست  
که نواب مدارالمهام را چه قدر رنج مفارقت خواجه صاحب گردید و چه قدر تا سب روداد و از فقره  
دویم ظاهر میشود که مدارالمهام خدمات خواجه صاحب مرحوم چه قدر قابل قدر تسلیم میکردند و نیز از آن  
شان طرز کار گزار می مولو صاحب ظاهر میشود که چنان کار سرکار میکردند از فقره دویم آن اراده  
نواب مدارالمهام ظاهر میشود که نیت عطای جاگیر میداشتند از فقره اخیر ظاهر میشود که لمجاظ خدمات  
و حقوق خواجه صاحب نواب مدارالمهام چه قدر استعمال مهربانی با اولاد ایشان و اجبی خیال  
می فرمودند - از انتقال ایشان نه صرف مدارالمهام رنجیدند بلکه اکثر امداد عمده داران و اکثر اهل شهر  
بسیار منموم گردیدند -

(۵) تذکره حالات خواجه انتظامیکه جاری شده بود اصول آن و از خیالات والد مرحوم خود نسبت اجرای  
امین الدین خان بقیه انتظام مولوی خواجه امین الدین خان صاحب بخوبی واقف بودند و نیز  
اکثر آرای مرحوم و تحریرات مرحوم متعلقه انتظام نزد ایشان موجود بودند و نواب مدارالمهام نسبت

تایم مقامی مرحوم بدین وجه سخت متروک بودند که تکمیل انتظام بنیز از واقعیت کامله شیراز اصول انتظام جاری شده ممکن نبود چنانچه نواب مدارالمهام در رقعہ دیگر موسومہ خواجہ امین الدین خان تحریری فرمایند -

از انتقال والد آن مہربان اینجا نب را برای اجرای کار ہم خیلے  
تر دوست زیرا کہ قطع نظر از لیاقت باین سبب کہ پیشتر از اجرای کار  
(انتظام) دارو اینجا بودند و از ہمہ حالات و کیفیت بہرسانیدہ  
بودند کہ بوقت شروع کار انتظام اجنبیت نداشتند -

جناب مولوی نصیر الدین خان صاحب خوجو کے در تاریخ و کن نسبت ایشان می نگارند  
کہ مولوی امین الدین خان صاحب فرزند ارشد مولانا  
موبد الدین خان صاحب نہایت زیرک و صاحب علم و خلیق  
وصاف طبع و خوشش رو و نیک خویستین کہ زو و بطلب  
معاملہ میسرند بعد بحجربہ بہ چند روز سر آمد مہربان و بی نظیر  
خواہند بود -

نواب مدارالمهام بعد غور کامل برای معتمدی عدالت و کتوالی و غیرہ انتخاب ایشان نمودند ایشان  
دران زمان ناظم محکمہ صدر تعلقات بودند - از خدمت مذکورہ برخدشت والد ایشان ایشان  
را ترقی دادند و مامور فرمودند و از مشورہ او شان بقیہ انتظام جدید کہ اجرا طلب بود جاری  
فرمودند و انتظام ہر صیفہ ملک بخوبی مکمل گردید - پس انتظامی کہ بمشورہ والد ایشان آغاز  
شدہ بود بمشورہ ایشان باختتام رسید بدین وجہ نواب مدارالمهام بسیار قدر ایشان میکردند  
و بسیار عزیز میداشتند - چنانچہ بیشتر اوقات نواب مدارالمهام بہ نسبت ایشان نہایت عمدہ  
را می ظاہر فرمودند کہ تذکرہ آن ہمہ خالی از تطویل نیست صرف بمقدمہ شیخ متانتام فخر الدین  
خان ہرچہ نسبت ایشان تحریر فرمودند تذکرہ آن کافیست و آن حسب ذیل است -

آن مہربان را از والد مرحوم آن مہربان فائق تری بنیم و امید  
میدارم کہ روز بروز درین ترقی خواہد شد -

و نواب مدارالمهام حکمی کہ بتاریخ ۲۳ شعبان ۱۲۹۰ ہجری نسبت بقایای تخواہ ایشان تحریر  
فرمودند بعض عبارت آن در ذیل مندرج است و از ان ظاہرست کہ چہ قدر وقعت ایشان  
در دل مدارالمهام بود -

اگر چه گاهی اینجانب و عده خود را فراموش نه نموده بود لیکن همیشه مدد دل خود تخمین صبر و شکیبای آن مهربان نمود که در انبساط روزگار مردم را متصف به چنین صفات کم می یابیم فی الحقیقت میگویم که نه صرف این صفت صبر و تحمل بلکه بعضی صفات دیگر در آن مهربان دیده ام و می بینم که بارک الله میگویم و نه من این میگویم بلکه اکثر همین میگویند و بس -

ایشان تا ستمه هجری کار مقوضه انجام دادند و در سنه مذکور نواب صاحب را در بعضی ترمیمات در انتظام قدیم فرمودند که از اجرای اکثر آن ایشان متفق نه بودند و نواب صاحب را در اجرای آن ترمیمات اصرار بود و ایشان کار گزاشته رخصت یک ساله گرفتند - هر چند نواب مدارالمهام بعد از این بسیار سعی ملاقات ایشان کردند و خود بر مکان ایشان قصد آمدن نمودند لیکن ایشان نه بر تشریف آوردن نواب صاحب رضامند شدند نه خود بر ملاقات رفتن از آن اشخاص ملاقات کردند که پیام های نواب صاحب می آوردند - مقصود نواب مدارالمهام آن بود که ایشان را رضامند نمایند و در ترمیماتیکه ایشان را سخت اختلاف بودند گفتند لیکن ایشان رضامند نه شدند اکثر خط و کتابت نواب مدارالمهام متعلق ازین موجود است که بلحاظ مضامین سخت گیر است چونکه اندراج آن بسیار طوالت میدارد - ازین جهت دریغ کرده نشد - درین اثنا نواب مختار الملک انتقال فرمودند و در امری ایشان تبدیلی نشد لهذا نواب عماد السلطنه مدارالمهام ثانی مجبوراً بلحاظ حقوق سابقه نصف تنخواه ایشان مخمس صد روپیہ بطور وظیفه اجرا کرده ایشان را از خدمت معتمدی سبکدوش نمودند -

ایشان از والد بزرگوار خود تعلیم علوم ظاهری و باطنی یافته بودند و به کامیابی تمام در علوم ظاهری بهره ور گردیدند و نیز در علوم باطنی و اقیقیت کافی بهم رسانیدند و در خاندان عالی و نجیب کدخدائی ایشان شده بود لیکن زوجه ایشان بوجہ ولادت انتقال کرد و بعد از آن ایشان هیچ گاه قصد نکاح نکردند - و این واقعہ زمانه شباب ایشان است از پنج مفارقت و انتقال زوجه بر ایشان چندان اثر شده بود که تا یک سال محض از خود رفته بودند و در وقتها میماندند - بتوجه بزرگان در آن حالت افاقت بهم رسید ایشان بطرف سلوک مایل شدند

و در آن کامیاب گردیدند - ایشان خلیق و فیاض و رحم دل و خدا ترس و نیکو کار بودند -  
 و تادمت العمر هر چه از اخراجات باقی میماند همه بنام خدا خیرات میکردند و در وقت ترک دنیا جمله  
 اشیای موجوده خانه که بسیار قیمت داشت همه خیرات کردند و چیزی باقی نداشتند بر زمین خواب  
 میکردند و در ظروف گلی طعام میخوردند و آب می نوشیدند ایشان تا زمانه هفده سال معتمد عدالت و غیره  
 مانند و هیچ گاه سفارتن ایشان مدارالمهام نامقبول نه کردند و در اکثر امور حسب رای ایشان  
 حکم دادند ایشان بنام بسیار کسان منصب جاری کنانیدند و بسیار کسان را خدمات و بمانیدند  
 و بسیار کسان را یومیه کنانیدند و بسیار کسان را بطور خیرات از سر کار نقد رقومات و بمانیدند  
 نهایت باخیر بودند از احسانات ایشان اکثر اهل ملک و اکثر اهل ممالک غیر بهره یاب گردیدند  
 و تا حال از آن کامیاب هستند - ایشان در تدین و اوصاف حمیده شهرترین شخصاصل بر صفتها  
 گردیدند اهل این ملک ایشان را همیشه بنیکی یاد میکنند بعد گذشتن خدمت ایشان محض تارک الدنیا  
 گردیدند و ریاضت شاقه آغاز نهادند و تا قریب هشت سال از هیچ کس ملاقات نکردند  
 و در ریاضتها شاقه مشغول ماندند و ذمی تصرف گردیده در ماه رمضان ۱۰۳۰ هجری ازین  
 عالم فانی ب عالم جاودانی رحلت فرمودند و متصل قبر والد بزرگوار خود در درگاه یوسف صاحب  
 و شریف صاحب مدفون گردیدند ماده تاریخ وفات ایشان انیست -

### آفتاب عز و جاه و عدل شد زیر زمین

(۹۱)

تذکره خواجہ معین الدین خان صاحب - مولوی خواجہ معین الدین خان صاحب فرزند اوسط خواجہ بوید الدین  
 خان صاحب هم تعلیم علوم ظاهری و باطنی از والد بزرگوار خود حاصل نمودند و در علوم ظاهری باطنی  
 بهره وافر برداشتند ابتداء بر نیابت معتمدی عدالت و کو توای بزمانه معتمدی والد خود مامور بودند  
 چنانچه مولوی نصر الله خان صاحب در تاریخ و کن می نگارند که نایب ایشان فرزند کوچک  
 ایشان است آنهم جامع صفات حمیده است و نعت پسندیده اگر چه پدر موسوید الدین است  
 مگر الحمد لله که سپهر معین الدین است و بعد از آن بر نظامت عدالت الحالیه فوجداری ترقی یافتند  
 و تادمت و راز مامور ماندند بعد زمانه و راز باز درخواست معاودت بر خدمت سابقه نمودند و بمشاهره  
 موجوده که یکم از ابو بر نیابت معتمدی عدالت عود کردند ایشان از زمانه شهاب دریا و آلتی مشغول می بودند  
 هیچ گاه قصد کرد خدائی نکردند همیشه بر ریاضتها مشغول ماندند و لمح از یاد خدا غافل نمیانند  
 و هر چه از مشاهره بعد اخراجات باقی میماند همه بنام خدا خیرات میکردند - تمامی عمر خود در مطالعه کتب

و یاد آگهی صرف کردند - در ولی کامل بودن ایشان هیچ شک نیست تمام عمر ایشان در اطاعت برادر  
 بزرگوار خود صرف کردند و بچند رحم دل و فیاض و طلیق و متین و نهایت ادیب و انشا پر داز بودند -  
 از چند سال بعوارض نوازل مبتلا شده در سال هجری ازین عالم فانی بعالم جاوانی رحلت فرمودند  
 و متصل مرقد پدر بزرگوار خود در مقبره حضرت یوسف صاحب شریف صاحب مدفون گردیدند -  
 تذکره خواجه محمد محی الدین خان [خواجه محمد محی الدین خان فرزند اصغر خواجه موید الدین خان صاحب  
 بسیار صغیر سن بودند که والدۀ ایشان انتقال کردند پرورش ایشان جدۀ ایشان میکردند و برادر حقیقی  
 جدۀ ایشان حکیم محمد حسین خان صاحب در علوم ظاهری و باطنی دستگاه کافی میداشتند سلسله عقیدت  
 ایشان از جناب مولانا فخر الدین صاحب قدس سره بچند واسطه در طریقۀ عالیۀ قادریہ چشمتیه بود -  
 و همه خاندان ایشان به همین طریق مشرف بود - در علم طب و عل آن در هندوستان نظیر ایشان نه بود -  
 و در علم معقولات و ریاضیات نیز ایشان یکتای زمانه بودند و نهایت مدب و سنجیده و طلیق و متین و  
 در علم فلسفۀ مجرّح تمام میداشتند و مزاج ایشان فلسفیانۀ و سالکانۀ بود و بسیار تنهایی پسند و نهایت  
 تجربه کار و حکیم گویا افلاطون وقت بودند او شان از عمر پنج ساله ایشانرا تعلیم تهذیب و اخلاق  
 میدادند و چونکه غیر ایشان کسی نبود هر وقت تجربات خود در امور دنیاوی پیش ایشان بیان میکردند  
 چون عمر ایشان تا هفت سال رسید تعلیم ایشان آغاز کنانیدند که تعلیم اساتذۀ مختلف میکردند لیکن  
 حکیم صاحب خود هم مگر آن تعلیم میانند - تا آنکه ایشان بر خط و کتابت صحیح قادر گردیدند و از تعلیم فارسی  
 فارغ گردیدند - گو هنوز نوبت خواندن کتب اخلاق و معقولات نیامده بود لیکن ایشان از فیض صحبت  
 حکیم صاحب از اکثر مسائل علوم مذکورہ بخوبی واقف گردیدند - درین اثنا ایشان حسب الطلب  
 بچیدر آباد رسیدند - و از برادر کلان خود تعلیم صرف و نحو عربی آغاز نهادند - و بعد از فراغ آن کتب منطق  
 و ادب آغاز کردند که درین اثنا نواب مختار الملک مدار المہام سرکار آصفیہ ایشان را بطور کارآموز  
 برای تجربہ کار سرکاری در دفتر معتدی عدالت و کوتوالی و غیره که حاکم آن دفتر برادر کلان ایشان بودند  
 مامور نمودند و از غرہ جمادی الاول ۱۱۸۷ هجری بطور مدد خرج و دود و روپیہ مہوار جب را نمودند -  
 ایشان کار سرکاری هم میکردند و تعلیم علوم هم جاری داشتند - چندی در علم ادب توجہ کردند  
 و زود تر لیاقت انشا پر دازی و شعر گوئی در زبان عربی حاصل نمودند چون از کتب درسیہ علم ادب  
 و منطق فارغ شدند فقہ و اصول فقہ آغاز نهادند - چون از کتب درسیہ فقہ و اصول فقہ فارغ شدند  
 کتب علم حدیث و تنقیح و اسما و الرجال آغاز کردند هنوز صحاح ستہ با ختم نرسیده بود که بمصوّل

رخصت حسب الطلب محمد حسین خان صاحب دہلی رفتند و در اینجا بقیہ کتب صحاح از مختلف علما ختم کردند۔ چونکہ در آن زمان شوق قرأت مصحف مجید و اعمال میداشتند و خواہش ایشان آن بود کہ اجازت مصحف مجید حاصل کنند و محمد حسین خان صاحب بسلسلہ از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجاز قرأت مصحف مجید بودند ایشان طالب اجازت گردیدند و از ایشان تمامی مصحف مجید سماعت کردہ اجازت حاصل نمودند کہ سلسلہ آن حسب ذیل است۔

يقول الفقير محمد حسين اني اخذت القرآن العظيم على جماعة وكذا الحديث الشريف فاروى القرآن قراءته واجازة وسماعا عن ائمة منهم شيخنا مولانا مولوى قطب الدين وهو اخذ عن مولانا مولوى محمد اسحق صاحب دہلوی وهو اخذ عن سيدنا العلامة الفقيه المحدث القاري المتقن سیدی ابوالحسن علی بن عبدالبرکات النعمانی الحنفی الذہبی سے ثم المصري وعن شيخ القراء والقراءات بالجامع الأزهری ابی اللطائف عبدالرحمن بن محمد الزہری القرشي المجوسي قالارويناه عن شيخ المعجزين محمد الحسني البليدي زاد الثاني فقال وعن الفاضل المقرئ المعرش شهاب الدين احمد ابی السماع عن احمد القرشي قال عن شيخ الاقراء بالديار المصرية الشمس بن عبد الله محمد بن القاسم بن سميل القرشي عن شمس بن الباہلی عن خالد سليمان بن عبد الكريم الباہلی وغيره بنجم الدين ابی الاشرف محمد بن احمد بن علی السكندر می عن شمس بن محمد بن عمر النشلی عن قطب الدين محمد بن محمد عبدالنجيف عن شمس محمد بن ناصر الدين الدمشقي عن العاد ابی بكر بن ابراهيم بن ابی قدامتہ عن ابی عبد الله محمد بن جابر الوادي الحپشي عن الامام ابی العباس احمد بن محمد الخزاز عن الشيرازي بن العمار عن ابی الحسن محمد بن احمد سلمون البليدي عن ابی الحسن علی بن محمد بن ہزبل عن ابی عمرو عثمان سعيد بن عثمان الداني عن فارس بن احمد الحمصي عن عبد الباقي بن الحسين المقرئ عن احمد بن سالم النخعي عن الحسن بن مخلد عن النيربي عن عكرمة ابن سليمان عن اسمعيل بن عبد الله بن كثير عن مجاهد عن عبد الله بن عباس عن ابی بن كعب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابی فلما بلغفت والفجر قال كبر حتى تنضم مع فاتتہ كل صورة۔

نقد سمع منی الفاتحة وسورة الصف محمد محی الدین خان فاجزته بها و سایر القرآن العظيم وكل ما يجوز في رواية رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

بعد از آن ایشان بطرف علم تصوف و تفسیر متوجہ شدند و در زمانہ قلیل از عالم تفسیر و تصوف بہ کاسیانی تمام فراغت یافته و رفاندان عالمیہ قادر بر چشمیہ بروست محمد حسین خان صاحب بیت کردند و بطرف

تزکیه و تصفیة متوجه شدند بعد چندی در علوم باطنی بهم دست گماهی حاصل نمودند سلسله نسبت ایشان متعلقه بطریقه قادریه و چشتیه حسب ذیل است -

### سلسله خاندان عالیة قادریه قدس الشادار و احمم

مرشد ایشان جناب فضیلت آقا باب محمد حسین خا نصاحب و مرشد ایشان حاجی حرمین شریفین حضرت  
 خواجه شاه غلام امام القادری الفخری الانهری و مرشد ایشان مولانا جامع علوم انحفی و الحلی حضرت  
 خواجه محمد سرفراز علی الحسنی القادری الفخری الانهری و مرشد ایشان حضرت مولانا محمد ظاهر فخری و  
 مرشد ایشان حضرت مولانا محمد سبحان علی فخری و مرشد ایشان حضرت خواجه مولانا محمد فخر الدین صاحب  
 و مرشد ایشان حضرت شیخ نظام الدین صاحب اوزنگه آبادی و مرشد ایشان حضرت شیخ کلیم الله  
 جهان آبادی و مرشد ایشان حضرت شیخ یحیی المدنی و مرشد ایشان حضرت شیخ محمد و مرشد ایشان  
 حضرت شیخ حسن محمد و مرشد ایشان حضرت شیخ محمد غیاث نور بخش و مرشد ایشان حضرت شیخ  
 محمد علی نور بخش و مرشد ایشان حضرت سید محمد نور بخش و مرشد ایشان حضرت خواجه ابی استحقاق  
 التخلانی و مرشد ایشان حضرت سید علی هدائی و مرشد ایشان حضرت شیخ محمود و مرشد ایشان حضرت  
 شیخ علاء الدین و مرشد ایشان حضرت شیخ نور الدین المشهور بالکبیر و مرشد ایشان حضرت شیخ احمد  
 جوزفانی و مرشد ایشان حضرت شیخ رضی الدین المعروف بعلی الا و مرشد ایشان حضرت شیخ محمد الدین  
 البغدادی و مرشد ایشان حضرت نجم الحق و الدین الکبری و مرشد ایشان حضرت شیخ عمار بن یاسر البدریسی  
 و مرشد ایشان حضرت شیخ ضیاء الدین ابی نجیب سهروردی و مرشد ایشان حضرت محبوب سبحانی  
 قطب ربانی غوث صمدانی سید سلطان عبدالقادر دیلانی و مرشد ایشان حضرت شیخ المشایخ شیخ ابی سعید علی  
 المبارک الخزومی و مرشد ایشان حضرت شیخ ابی الحسن علی هنکاری و مرشد ایشان حضرت ابی الفرج  
 ططوسی و مرشد ایشان حضرت شیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز و مرشد ایشان حضرت شیخ ابی بکر  
 محمد شلی و مرشد ایشان حضرت شیخ الاعظم الحنبد البغدادی و مرشد ایشان حضرت ابی الحسن سری سقطی  
 و مرشد ایشان حضرت شیخ معروف الکرمی و مرشد ایشان حضرت امام علی موسی رننا و مرشد ایشان  
 حضرت امام موسی کاظم و مرشد ایشان حضرت امام جعفر صادق و مرشد ایشان حضرت امام محمد باقر  
 و مرشد ایشان حضرت امام زین العابدین و مرشد ایشان حضرت امام حسین شیبید و مرشد ایشان  
 امام المشارق و المنارب حضرت علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه بود که از جناب خواجه بود و مرشد حضرت  
 احمد مجتبی محمد المصطفی صلی الله علیه و آله وسلم فیضیاب گردیده بودند -

ایشان بعد چندی بجید آباد رسیدند و تقریباً یکسال در حیدرآباد مقیم ماندند و درین زمان کتب توانین عدالت و کتوالی و مال به توجیه کافی مطالعه نموده در آن دستگاه کافی حاصل کردند باز بطلب حکیم صاحب حصول رخصت بدلی روانه شدند حکیم صاحب در فکر عقد ایشان بودند و خیال و شان این بود که در عزم قریب عقد نمایند چنانچه ایشان همیشه زادی والدۀ ایشان تجویز کردند و بتاریخ پنجم ربیع الثانی ۱۲۹۵ هجری بروز یک شنبه علی الصبح تقریب عقد ایشان نمودند و از آنکه خدائی ایشان بدین طور انفرار یافتند - بعد از انفرار رسوم که خدائی ایشان کتب فلسفه از آن ثانی افلاطون آغاز کردند و تمامی کتب درسیه ختم نمودند بعد از آن تا چندی در علم طب مصروف ماندند و کتب درسیه آن هم تمام کردند - و کتب هیئت و ریاضیات آغاز کرده زودتر از جمیع علوم متداوله انفرار حاصل کردند - لیکن چونکه ایشان بالطبع بسیار علم دوست بودند همیشه در مطالعه کتب علوم و فنون مختلف بسر می کردند از بطن ز و جبه مذکوره بتاریخ پنجم محرم الحرام ۱۲۹۵ هجری فرزندی تولد شد موسوم به محمد نصیر الدین گردید و بتاریخ دهم جمادی الثانی ۱۲۹۶ هجری فرزند دیگر تولد شد و موسوم به محمد بشیر الدین گردید - تقریباً دو سال برین نگذشته بود که فرزند سوم تولد شد و موسوم به محمد نذیر الدین گردید - چونکه ایشان فارغ التحصیل هم گردیده بودند و در کار سرکاری هم مهارت کامل و تجربه وافر حاصل کرده بودند و از توانین عدالت و کتوالی و مال بخوبی واقف گردیده بودند و در محکجات سرکار انگریزی ملک پنجاب تجربه بطریقه کارروائی هم حاصل کرده بودند و بلحاظ حقوق و لیاقت ایشان نواب مختار الملک مدارالمهام سرکار آصفیه برای ایشان خدمت مددکاری معتمدی عدالت و کتوالی تجویز فرموده بودند لیکن ایشان بوجه مختلف آن خدمت را پسند نیکو نکردند و تقرر خود بران خدمت نمیخواستند بدین وجه تا آخر ۱۲۹۹ هجری ایشان بجاالت سابقه خود ماندند در ۱۳۰۰ هجری نواب مختار الملک مرحوم میخواستند که خدمتی اعلیٰ تر از مددکاری معتمدی عطا فرمایند لیکن قبل از آنکه حسب اراده خود تجویز کنند ازین عالم فانی بعالم جاودانی رحلت کردند و موقه ظهور اراده ایشان نشد - بعد انتقال نواب مختار الملک مرحوم راجه راجایان مهاراجه نزد بهادر پیشکار منصرم مدارالمهام سرکار آصفیه مقرر شدند و ایشان درخواستی بالغاظ ذیل بخدمت ایشان پیش کردند -

بالفعل خدمتی بطور امتحان برای چندی سپرد فرموده شود تا کار گزار می غیر اندیش ملا خسته گرد - چونکه درین وقت صرف خدمت مددکاری معتمد صدرالمهام کتوالی خالی بود فوراً مهاراجه ذیل بر چهار صدر و پیه ماهوار بران تقرر فرمودند -

فرزند اصغر مولوی محمد موید الدین خالصاحب مرحوم سابق معتد سرکار عالی  
که قابلیت و لیاقت این عهده دارند و ذمی حوصله بوده اند-

و بقرط عنایت تنخواہ سابقہ ایشان علی الشادی بنام محمد نصیر الدین خان و محمد بشیر الدین خان هر دو  
فرزندان ایشان بطور منصب جاری فرمودند- بعد چندی محکمہ نظامت کو توالی اصلاح قائم شد و نوشتہ  
صدر المہام کو توالی تخفیف درآمد و ناظم کو توالی اصلاح کرنل لٹل صاحب سی- نمیس- آئی- مقرر شدند  
و ایشان بطور مدد کار ایشان در محکمہ نظامت کو توالی کار گزار ماند بعد چندی بدینوجہ کہ در محکمہ نظامت کو توالی  
اصلاح جائدادی برای ایشان نبود برای تقرر ایشان کرنل صاحب موصوف بالفاظ ذیل بتاریخ ہشتم  
ربیع الثانی ۱۳۰۵ م بہ معتد صاحب اصلاح مصارف تحریر نمودند-

مولوی صاحب موصوف عالی خاندان و لائق و ہوشیار و کار گزار متدین  
بودہ اند و از قوانین و ضوابط و کاروائی ہائے صیغہ عدالت مال کو توالی  
بخوبی واقف اند و لیاقت انجامدہی کار ہر علاقہ در ہند ایشان موجود  
پس در علاقہ جائدادیکہ فراخور مولوی صاحب معز خالی باشد زودتر  
مامور خواہند فرمود-

درین اثنا چونکہ نظام جدید عدالتی صوبہ غربی در پیش بود برای صدر منصفی انتخاب ایشان شد  
و بتاریخ ششم ربیع الثانی ۱۳۰۵ ہجری بر صدر منصفی درجہ اول باہوار پنجہد روپیہ مامور  
گردیدند لیکن بدینوجہ کہ قبل ازین کار کد امی خدمت صیغہ عدالت انجام ندادہ بودند اختیار سماعت  
مرافعہ بایشان عطا نہ شدہ بود- بعد چندی بتاریخ ۱۷- شہر یور ۱۳۰۵ الفصلی از سرکار بالفاظ ذیل اختیار  
سماعت مرافعہ ہم عطا شد-

چون از بیان ناظم عدالت صوبہ غربی واضح شد کہ ناظم عدالت دیوانی  
ضلع بیڑ کار خود را بہ لیاقت و عمدگی بانصرام می رسانند و از حاصل نبودن  
اختیار سماعت مرافعہ تجاویز منصفین باہل مقدمات ضرورت رسیدن  
نزد ناظم موصوف واقع شدہ آنہا را ہرج و مرج و تکلیف میشود لہذا بہ ناظم  
موصوف اشل و دیگر نظام اختیار سماعت مرافعہ دادہ شود-

درین اثنا از سرکار حکم تبدل ایشان بہ ضلع دیگر شد و حافظ سید احمد رضا خالصاحب ناظم صدر عدالت  
صوبہ از عدالت العالیہ بالفاظ ذیل سفارش تنسیخ تبدل کردند-

ناظم عدالت دیوانی ضلع بیڑیکلی مدوح ولایتی شخصانند و تا این وقت  
چندان که فیصله جات ایشان بصیغه مراغه بنظر من رسیدند بلحاظ آن  
طریقه کارگزاری ایشان را پسندیده نوشتن میتوانم پس سفارش میکنم  
که تبدل ایشان نگردد شود.

بعد چندی بتاریخ ۳۱ تیر ۱۲۹۱ فصلی برای انتظام عدالتهای صوبه شمالی ایشان برای صدر داری  
عدالت منتخب شدند و بر صدر داری مامور گردیدند - صوبه دار صاحب صوبه شمالی بلحاظ عمده  
کارگزاری ایشان سفارش ایشان براسے ترقی بر خدمت اول تعلق داری کردند -  
چون نسبت آن نواب مدارالمهام راسی صوبه دار سابق نواب مقتدر جنگ بهادر و ناظم صدر عدالت  
صوبه غربی که ایشان ماتحت ابن هر دو حکام تا زمانه مانده بودند دریافت کردند و مقتدر جنگ بهادر  
بالفاظ ذیل راسی ظاهر فرمودند -

ذمانت و بهوشیاری مستعدی ایشان قابل تسلیم است تا این وقت  
چندان که لیاقت عدالتی ایشان حاصل کرده اند قابل قدر است اگر چه  
بصیغه مال کارگزارانند امید است که تجربه کافی حاصل خواهند کرد -  
و حافظ سید احمد رضا خان صاحب بالفاظ ذیل اظهار راسے نمودند -

در حکام عدالت راسے صوبه غربی ایشان لیاقت درجه اعلی میدارند و  
با این بردیانت ایشان هم چندان و فوق میدارم که بردیانت خود  
و باعتبار تعلق عدالتی من صاف و بالیقین گفتن میتوانم که ایشان کار  
تعلق داری بخوبی انجام دادند و باعتبار معامله منعی و محنت  
و مستعدی ایشان راسی من آنست که ایشان کار بصیغه مالگزاری هم  
بخوبی انجام خواهند داد -

هنوز تصفیة این کار روائی نشده بود که بتاریخ ۲۲ جمادی الاول ۱۲۹۱ هجری ترقی ایشان بر بنیابت  
مستعدی عدالت و کوتوالی بر بنیای کارگزاری و لیاقت ایشان گردید که درین اضا و ما هو ارسهم بقدر  
دو صد و پنجاه روپیچ ما بانه بود - برین خدمت سالانه گذشته بود که بر بنیای لیاقت و کارگزاری ایشان  
عدالت العالیة انتخاب ایشان برای خدمت نظامت صدر عدالت صوبه غربی نمود و بعد منظوری  
سرکار بتاریخ ۲۱ فروردی ۱۲۹۱ فصلی کار نظامت عدالت آغاز کردند و برین هم ترقی مامور بقدر

دو صد و پنجاه روپيه بود - غرض ما هو اريشان کينز اگر وید - چونکه ايشان در زمانه نيابت معتمد  
خود معتمد نواب معين المهام عدالت و نواب معين المهام کو توالی بودند بوجه گذشت خدمت  
نيابت عنايت نامه که به ايشان نواب فخر الملک بهادر معين المهام عدالت تحریر فرمودند -  
حسب ذیل است -

در عرضۀ قليل هر قدر کار مددگاری معتمد انصاحب انجام دادند آنرا  
بنظر بسيار وقعت می نگرم و این غیوت کافی کارگزاری واقعی دلباخت  
درجه اعلی و اعزاز خاندانی آن صاحب ست گو بر علیحدگی ايشان  
ازین محکمۀ فسوس دارم - مگر با انیمه برین امر اظهار سرست اتم و صنامندی  
تمام خود می کنم که ايشان از اینجا ترقی علیحدۀ میشوند و بر نظامت اوزنگ آباد  
که در اینجا بسیار ضرورت همچو شخص لایق بود ما مور کرده میشوند و نیز  
از صیغه ماتحت من علیحدۀ نمیشوند آئنده من از ترقی هر قسم  
ايشان مسرور خواهیم ماند چرا که من در انجام دهی امور سرکاری  
انصاحب را عمده داری مفید خیال میکنم -

و عنايت نامه که نواب شهاب جنگ بهادر معين المهام کو توالی تحریر فرمودند اینست  
تبدل آن مهربان بر نظامت صوبۀ غزنی بعمل آمده است و از محکمۀ هذا  
علیحدۀ میشوند به سماعت این خبر اینجا نب را بسیار بسیار سفت  
رو نمود - کارروائی های آن مهربان این قدر درست از نقص پاک بود  
که اگر آن مهربان معتمد سرکار علاقه کو توالی میشدند اینجا نب می فهمید  
که از جستی و چالاکی و جفا کشی آن مهربان بسیار مدد بمن میرسید و از  
معتمدی آن مهربان دفتر کو توالی بسیار درست می شد خیر اکنون چاره  
نیست بجز اینکه آن مهربان را از خود علیحدۀ معاینه کنم مگر آن مهربان  
یقین دارند که کارروائی آن مهربان آن قدر درست است که اگر اینجا نب  
هر روز بخور می همچو عمل آن مهربان را یاد کنند سزاوارست بهر حال میخوام که  
آن مهربان هر جا که باشند خوش باشند بلکه به ترقی اگر آئنده پیش من باز  
کارگزدار باشند موجب بسیار مسرت این جانب است -

چونکه حالت عدالتها می صوبه غربی قبل از تقرر ایشان بسیار خراب بود چون ایشان رسیدند بسیار اصلاحات نمودند که در عرصه قلیل ازان تغییر کثیر بهم رسید و حالت رو با صلاح گردید و حالت غیر منتظمه باقی نماند بعد در ختم سال رپورت سال تمام قلمبند کرده برای ملاحظه سرکار فرستادند نواب مدارالمهام سرکار آصفیه بعد ملاحظه آن هر چه تحریر فرمودند حسب ذیل است

رپورت دلچسپ ایشان رسید نواب مدارالمهام از محنت و قابلیت ایشان آنچه ازین رپورت ظاهر میشود نهایت مسرور شدند -

در اصل از ایشان همین امید است که در زمانه انظمامت ایشان بیشتر ازین ترقی بظهور خواهد آمد -

چونکه بعض حکام در صوبه غربی سخت بد اعمال و رشوت خوار و ظالم بودند منجمله آن سید عبدالغفار خان صاحب اول قلعه در ضلع پربنی که مشاهره او یک هزار روپیه بود سرگروه ظالمان و رشوت خواران بود و بعد آن منصفی ظالم اعظم موسوم بحیات پیر حسنی منصف بهنگولی بود و بعد آن خواجہ کریم الدین صاحب صدر منصف بطیر جفا شعار و رشوت خوار بود و بعد ازان نور خان تحصیلدار نرسی و رشوت خواری کمال داشت بعد آن گو بعض عهده داران بد افعال بودند لیکن بدرجه انتهائی رسیدند ایشان بطرف این ظالمان اعظم متوجه شدند - و فریاد های رعایا شنیدند و بعد سعی بلیغ ایشان سید عبدالغفار خان و خواجہ کریم الدین خان صاحب و نور خان و حیات پیر معزول شدند و مساوی حیات پیر نسبت او تجویز محسن و ام بیور در یامی شور شد همه از خدمت موقوف گردیدند - و از بعض عهده داران اختیارات عدالتی مسلوب کرده شدند و بعضی اعمال از خدمت موقوف کرده شدند و پنسبت بعضی تنزل تجویز شد و اکثر اعمال و عهده داران از مقامات تعیناتی تبدیل کرده شدند ازین بر عهده داران و اعمال اثر تمام شد و از مظالم و رشوت خواری اکثران بکلی اعتنا بردند و همه احتیاط تمام اختیار کردند - چونکه درین صوبه ظلم و ستم اهل کو تو الی هم از حد فرو ن بود هر کسی را که میخواستند می گرفتند و در حراست خود تا مدت های دراز می داشتند و همه تها نه های کو تو الی از مردمان پرمایند و بغیر ازین که حسب مرضی خود از آنها نه گیرند هرگز نمی گذاشتند ایشان بطرف اهل کو تو الی هم توجه نمودند چند عهده داران کو تو الی را سپرد عدالت فوجداری نمودند و چند عهده داران را سزا دادند چنانچه یک جمعدار کو تو الی موسوم به موسی خان بود که در مظالم یکتای زمانه بود شان فروشی را چوبی زده بود که استخوان دست او شکسته دست بیکار گردیده بود ایشان مدین جرم او را سزای قید بهفت ساله



هم همراه او شریک باشند چنانچه ایشان تمیل حکم کردند و بروز تشریف آوری ولی عهد شهنشاه  
بخلد آباد رسیده و استقبال شریک مانند واز و واز و زرا و امرا و افسران فوج همراهیان او  
ملاقات کردند و تا قیام او در طعام هر وقت شریک مانند و در غار با سه پلوره نینه  
همراه او رفتند و بهر جا همراه او مانند - آن و لعیب و بوجه وفات والد خود الحال شهنشاه  
روس است از آن همراهیان او نشان تبارک کامل میدارند - بعد چندی چون در عدالت العالیه  
جای رکنی خالی شد تمامی ارکان و میر مجلس عدالت العالیه باتفاق برای آن بوجه لیاقت و دیانت و کارگزاری  
و علم و استعدادی انتخاب ایشان نمودند و نواب سر آسمان جاه بهادر مدارالمهام وقت این انتخاب با تاج  
۲۴ - ربیع الثانی سنه ۱۳۳۰ مقرر نمودند و ایشان با هواری که هزار و پنجاه و پیه بر خدمت رکنیت  
عدالت العالیه مامور گردیدند - و نواب سر آسمان جاه بهادر مدارالمهام وقت با الفاظ ذیل نسبت ایشان  
راست ظاهر فرمودند -

ایشان در زمانه ابتدای وزارت اینجانب بر خدمت صدر مدوکاری  
عدالت صوبه شمالی مامور بودند بوجه لیاقت و کارگزاری از اینجانب و کار  
معمدی عدالت ترقی و ادم و بر خدمت مذکوره بهر لیاقت و محنت  
و دیانت که سرانجام ده کار مانند آن در حقیقت قابل قدر بود  
درین اثنا حکام عدالت العالیه بطلبه آرا انتخاب ایشان برای نظام  
صوبه غربی نمودند و آنرا منظور نموده ترقی و ادم ایشان کار نظام  
هم بجهت بسیار و لیاقت تمام انجام دادند و در زمانه دوره چون دفتر  
عدالت ملاحظه نمودم حالت آن نهایت عمده یافتیم و علی العموم رعایا  
و عمده داران را از ایشان خوشنود یافتیم و تعریف هر قسم ایشان شنیده  
خوشنود شدم چون حکام عدالت العالیه بعد ازین برای رکنیت  
عدالت العالیه انتخاب ایشان نمودند و نواب معین للمهام عدالت  
هم اتفاق کردند من هم منظور نمودم و چندان که از ارکان عدالت العالیه  
و میر مجلسان عدالت العالیه و معتمدین خود و نسبت ایشان شنیدم  
همین بود که ایشان ذمی علم و فقیه و شایسته دران لایق و دیانت دار  
و تجربه کار و مفید حاکم عدالت اند -

براموری ایشان بر کیفیت عدالت العالیه زبان نه گذشته بود که اعلیٰ حضرت قوی شوکت رئیس و کن قصد ترمیم انتظام موجوده ملک فرمودند و ایشانرا بغرض مشاورت بطور خاص برای چندے شریک معتمد خود مقرر کردند. و بمشورہ ایشان انتظام جدید جاری گردید که در حقیقت نہایت مفید بود لیکن بمصالح مختلف ایشان زیادہ تر بران خدمت ماندن نہ پسندیدند و بعد چندے با جازت اعلیٰ حضرت بخدمت خود در عدالت العالیه عود نمودند. نسبت کارگزاری و لیاقت و مفید خلایق و ہر دل عزیز بودن ایشان کثیر التعداد آرای عمدہ داران و رعایا و تحریرات سرکار اندکہ بالتفصیل اندراج آن خالی از تطویل نیست و نیز بسیار حالات تفصیل طلب قابل ذکر اند کہ درین مختصر گنجایش نیست این ہمہ در سوانح عمری ایشان مندرج کردہ خواہند شد. ایشان با وجودیکہ ہمیشہ در کار سرکاری مشغول میماندند و فرصتی از کار ہای عمدہ خود منی دارند و در کار سرکاری ہمہ تن مصروف میمانند تا ہم بوجہ آنکہ بعلوم بالطبع رغبت میدارند علاوہ علوم دینیہ خود در علوم ادیان مختلف ہم ہمارتہ کامل ہم رسانیدہ اند چنانچہ از علوم قدیمہ ہنود بخوبی واقف اند کہ کیفیت آن از رای سطر و نکٹا چاری شاستری عدالت العالیہ ظاہر شدن میتواند کہ اکابر علمای ہنود بودند. و آن در ذیل مرقوم ست -

ایشان از علوم قدیمیہ اہل ہنود بخوبی واقف اند خصوصاً از برہم و دیایینی علم (تصوف) و فلسفہ و شاستریینی (فقه) و دیگر علوم راز ایشان عالم علم ویداند - ایشان ترجمہ (۳۱) او پنشدینی راز مرستہ رک ویدو (۱۲) او پنشد بحیر ویدو (۱) او پنشد سام ویدو (۲۳) او پنشد اتھرون ویدو - بزبان سلیس اردو بہ کمال لیاقت فرمودند - کہ مقابلہ آن از اصل سنسکرت نمودم و ہمہ ترجمہ ایشان صحیح و نہایت خوب یافتیم و حقیقت کتابی از و بد شکل تر در کتب ہنود نیست مطالب آن از حد اوق و بعید الفہم اند لیکن ایشان بقوت علوم خود آن مشکلات راحل کردند و چنان ترجمہ فرمودند کہ از ان مطالب اسہل تر بہ فہم میرسند و ہیچ وقتی باقی نماندہ است ایشان از امور عبادات ہم واقفیتی تمام میدارند و اکثر منتر و اشلوک ہچو پنڈتان ذی علم بر زبان میدارند - من بالیقین گفتن میتوانم کہ کدامی شخص در اہل اسلام با ہچو لیاقت شاستری و ویدوانی با واقفیت و دیگر علوم اہل ہنود ہم رسیدن دشوار و در اہل ہنود کمیاب ست و بلحاظ معلومات

جو تشیعینی علم نجوم و دیگر علوم قدیمیہ مجموعاً لیاقتی کہ ایشان میدارند بمقا بله آن در لایق پنڈتان ہنود نہایت کم اشتخاص خواہست بود من بطور منصفانہ بالیقین گفتن میتوانم کہ در شاستر و علوم قدیمہ ایشان نہایت اعلیٰ تر لیاقت میدارند و نیز با وجود قلت فرصت تا این زمان حسب ذیل کتب تالیف و تصنیف و ترجمہ از السنہ دیگر کردہ اند۔

(۱) احوال حسنہ۔ ترجمہ فارسی ماہ الفوائد عربی مولفہ

علامہ کمال الدین میری شافعی رحمہ اللہ۔

(۲) بحر الحکم۔ بزبان عربی۔ در علم کیمیائے کتابست مہبوط۔

(۳) تعلیم الفرائض۔ بزبان اردو۔ در علم فرائض

کتابست مختصر و جامع کہ ازان بہ سہولت تمام

جمع مسائل بعرضہ تعلیل معلوم میشوند۔

(۴) فیض الوجود۔ بزبان اردو۔ در مسئلہ وحدت الوجود

کتابست کہ در ان جمع مسائل موجود اند و تشریح

روح بہ تفصیل تمام است در جمع کتب تصوف ہرچہ

یافتن بسیار مشکل است ازین بہ سہولت تمام ازہمہ

و اتفیت حاصل شدن می تواند۔

(۵) عمدۃ الافکار۔ بزبان اردو۔ در علم منطق کتابست

حاوی تمامی مسائل علم منطق کہ ازان فہمیدن

ہمہ مسائل پیچیدہ بسیار سہل است ہمہ ہرچہ

در جمع کتب منطق است ازین یک کتاب سہولت

تمام حاصل شدن می تواند۔

(۶) محبوب القلوب۔ بزبان اردو۔ کتابست در علم

مناظرہ کہ بہ تشریح تمام مولف تحریر نمودہ است

از مطالعہ آن حصول مناظرہ بطور کامل ممکن است۔

(۷) منظر الاسرار۔ بزبان اردو ترجمہ سبیل مندرجہ ذیل مصنفہ

ارسطالیست کہ بہ مسائل علم منطق اندک نہایت مفید بہ حصول علم

(۱) ایسا غوجی (۲) قاطنیوریاس (۳) پارمانیاس

(۴) الیولوطیتیا (۵) انولوطیتیا الشانی -

(۸) فخر الافکار - بزبان اردو - ترجمہ شراق اشراقی

کہ کتاب عجیب ست در علم منطق و نہایت مفید  
کہ از فرمساوی بحرینی ترجمہ شدہ بود -

(۹) طبعیات - بزبان اردو - در طبعیات فلسفہ } این ہر سہ کتب قائم مقام اسفار اربعہ فلسفہ اند  
(۱۰) علم النفس - " - در فلسفہ } صرف فرق نیست کہ مباحث غیر ضروری  
(۱۱) الکیات - " - در فلسفہ } ساقط شدہ اند و ہمہ ضروری سایل مندرج اند -

ازین کتاب ہمہ سایل مشککہ بہ سہولت تمام بفہم میرند  
در فلسفہ صرف این کتاب کافی ست -

(۱۲) احادیث الصحاح - بزبان اردو - در علم حدیث - این کتاب در علم حدیث کہ مؤلف بخت

شاکہ ہمہ احادیث صحاح ستہ با سقاط اسانید  
واحادیث مکررہ بلحاظ مضامین بترتیب ص ہمہ یکجا

جمع کردہ است و چنین فہرست با منضبط نمودہ است

کہ حدیث ہر مضمونی کہ خواهند در لمحہ بر آوردن بتوانند  
و نیز ترجمہ ہم نہایت سلیس و صحیح کردہ است

این کتاب نہایت قابل قدر ست کہ بمعائنہ آن

بر تمامی احادیث صحاح ستہ عبور میشود - و ہم معلوم میگردد

کہ ہر حدیث از صحاح ستہ در کدام کدام کتاب ست -

(۱۳) تفسیر القرآن - بزبان اردو - در علم تفسیر - این ہم کتابیست کہ دران ترجمہ قرآن ہم

نہایت سلیس و صحیح ست - و تفسیر ہم نہایت

خوب ست کہ بالاخص را مطالب بیان

کردہ است و چنین فہرستہا با بن ملحق اند کہ

بلحاظ مضمون ہر مضمونے کہ خواہند در لمحہ

بر آوردن بتوانند -

(۱۳) اثبات الحق بزبان اُردو و ترجمہ تخیصل المقال عربی مصنفہ خواجہ مودل الدین خالص صاحب حمد اللہ

والد بزرگوار ایشان کتب کتابت عجیبے رد نصاری کہ

جواب کتاب ایندم از علمای مسیحی نوشتن ننوشتین کتابی

مبسوط است و ترجمہ اردو نہایت سلیس و عمدہ قابل دیدست

(۱۵) رک وید اُردو - اُردو کتاب آسمانی اہل ہندو - ترجمہ نہایت سلیس

(۱۶) بجمہ وید اُردو - ولطیف و پاکیزہ است کہ از ان طلب بخوبی

(۱۷) شام وید اُردو - بہ فہم میرسد

(۱۸) اتھرون وید اُردو -

(۱۹) ستہ اوپنشد روک وید - اُردو کتاب علم تصوف اہل ہندوست -

(۲۰) دوازده اوپنشد بجز وید -

(۲۱) چمانڈوک اوپنشد سام وید -

(۲۲) سی و ستہ اوپنشد اتھرون وید -

(۲۳) جاگیہ و لگیہ سمرتی - کتاب علم فقہ اہل ہندوست -

(۲۴) منو سمرتی -

مذکرہ شجرہ حضرت آخوند صاحب از | بلحاظ وعدہ مندرجہ مادہ (۸۷) مناسب مینماید کہ شجرہ حضرت

حضرت آدم علیہ السلام تا انیوقت آخوند صاحب قدس سرہ از حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام

بیان نموده از طبقہ حضرت آخون صاحب تفصیل اشخاص بیان کنم - و شمار افراد ہر طبقہ علیحدہ علیحدہ

نمایم تا کہ افراد ہر طبقہ معلوم شوند - پس حضرت خواجہ شاہ مسعود الحسنی نقشبندی قدس سرہ از حضرت

آدم ابوالبشر علیہ السلام در طبقہ ہشتاد و ہفتم ظہور فرما شدہ اند و افراد طبقہ ہشتاد و ہفتم زاید از چار

نہیستند و افراد طبقہ ہشتاد و ہفتم زاید از نہ ہستند و افراد طبقہ نودم زاید از ہشت یافتہ نہ میشوند

و افراد طبقہ نود و یکم دہ اند و افراد طبقہ نود و دویم بیست اند و افراد طبقہ نود و سوم شصت

دستہ اند و افراد طبقہ نود و چہارم پنجاہ و ہشت اند و شجرہ از حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام تا حضرت

خواجہ شاہ محمود الحسنی نقشبندی رحمہ اللہ بتفصیل افراد ہر طبقہ حسب ذیل است -

(۱) حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام (۲) شیت علیہ السلام (۳) انوش

(۴) قینان (۵) ملاییل (۶) بیارد

|                                     |                                          |                                      |
|-------------------------------------|------------------------------------------|--------------------------------------|
| (۹) لامک                            | (۸) متوشلح                               | (۷) اخنوخ                            |
| (۱۲) ارغشند                         | (۱۱) سام                                 | (۱۰) نوح                             |
| (۱۵) فالخ                           | (۱۳) قابر                                | (۱۳) شالخ                            |
| (۱۸) ناخور                          | (۱۴) شاروخ                               | (۱۶) ارغو                            |
| (۲۱) اسمعیل علیه السلام             | (۲۰) ابراهیم علیه السلام                 | (۱۹) ازر                             |
| (۲۲) ثابت                           | (۲۳) حمل                                 | (۲۲) قیذار                           |
| (۲۴) اوو                            | (۲۶) همنع                                | (۲۵) سلمان                           |
| (۳۰) مَعَة                          | (۲۹) عدنان                               | (۲۸) اوو                             |
| (۳۳) الیاس                          | (۳۲) مضر                                 | (۳۱) نزار                            |
| (۳۶) کنانه                          | (۳۵) خزیمه                               | (۳۴) مدرکه                           |
| (۳۹) قمر                            | (۳۸) مالک                                | (۳۷) نضر                             |
| (۴۲) کعب                            | (۴۱) لوی                                 | (۴۰) غالب                            |
| (۴۵) قصی                            | (۴۴) کلاب                                | (۴۳) مره                             |
| (۴۸) عبدالمطلب                      | (۴۷) ہاشم                                | (۴۶) عبدالمناف                       |
| (۵۱) حضرت امام حسن اولی علیه التحیہ | (۵۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ              | (۴۹) ابی طالب                        |
| (۵۴) حضرت ابویس اولی                | (۵۳) حضرت عبداللہ اولی مرفوعہ            | (۵۲) حضرت امام حسن المثنیٰ رحمہ اللہ |
| (۵۷) عبد اللہ ثانی                  | (۵۶) احمد                                | (۵۵) عمر                             |
| (۶۰) علی                            | (۵۹) حمود                                | (۵۸) محمود                           |
| (۶۳) عکر                            | (۶۲) یحییٰ                               | (۶۱) ناصرالدین الحسنی                |
| (۶۶) سید طاہر                       | (۶۵) سید طیب                             | (۶۴) ابویس ثانی                      |
| (۶۹) سید اسمعیل غوری                | (۶۸) سید محمد علی ثانی نایب القان اعواق  | (۶۷) نواب ابوالقاسم الحسنی           |
| (۷۲) سید عبداللہ الحسنی             | (۷۱) سید شہاب الدین غوری                 | (۷۰) سید عبدالرحمن غوری              |
| (۷۵) سید حافظ عبدالغفور             | (۷۴) سید مولانا محمد صالح الحسنی         | (۷۳) سید مولانا عبدالمہین الحسنی     |
| (۷۸) سید برہان الدین ابراہیم        | (۷۷) سید ضی الدین الحسنی نقشبندی         | (۷۶) عبد الرزاق                      |
| الحسنی                              | معروف بابی بکر عبداللہ الحسنی            | الحسنی                               |
| (۸۱) سید نور الدین علی              | (۸۰) سید غوث الدین آل صفی                | (۷۹) سید نور الدین احمد              |
| الحسنی                              | خفوی الحسنی                              | الحسنی                               |
| (۸۴) سید ابی زکی حسن الحسنی         | (۸۳) سید توفیق الدین محمد الحسنی نقشبندی | (۸۲) سید ابی کمال محمد الحسنی        |
| (۸۷) سید ابی نصر بلخی الحسنی        | (۸۶) سید ابی سعید محمود الحسنی           | (۸۵) سید شاہ مسعود الحسنی            |

و تبيينه شجره خاندان حضرت تفصيل از احوال و مختصر حالات افراد همین شجره بعد از این ورق علیحد منضبط است

[illegible]

| ردیف | تفصیل طبقه | شماره از طبقه | نام اشخاص        | تفصیل طبقه | شماره از طبقه | نام اشخاص        | ردیف |
|------|------------|---------------|------------------|------------|---------------|------------------|------|
|      | ۲          | ۴۹            | دختر             | ۵          | ۴۵            | رضی الدین خان    | ۱    |
|      | ۴          | ۵۰            | سید اسد الله شاه | ۶          | ۴۶            | دختر             | ۲    |
|      | ۵          | ۵۱            | غلام شاه         | ۷          | ۴۷            | علاء الدین خان   | ۳    |
| ۹۳   | الف        | ۵۲            | دختر             | ۸          | ۴۸            | دختر             | ۴    |
|      | ب          | ۵۳            | وحید الدین خان   | ۹          | ۴۹            | سید اسد الله خان | ۵    |
|      | ۱          | ۵۴            | دختر             | ۱۰         | ۵۰            | دختر             | ۶    |
|      | ۲          | ۵۵            | دختر             | ۱۱         | ۵۱            | دختر             | ۷    |
|      | ۳          | ۵۶            | حمید الدین خان   | ۱۲         | ۵۲            | دختر             | ۸    |
|      | ۴          | ۵۷            | فرید الدین خان   | ۱۳         | ۵۳            | سید حسین         | ۹    |
|      | ۵          | ۵۸            | دختر             | ۱۴         | ۵۴            | سجاد حسین        | ۱۰   |
|      | ۶          | ۵۹            | اکبر حسین        | ۱۵         | ۵۵            | مرتضی حسین       | ۱۱   |
|      | ۷          | ۶۰            | اصغر حسین        | ۱۶         | ۵۶            | رضا حسین         | ۱۲   |
|      | ۸          | ۶۱            | عزیز الدین خان   | ۱۷         | ۵۷            | مدی حسین         | ۱۳   |
|      | ۹          | ۶۲            | دختر             | ۱۸         | ۵۸            | بادی حسین        | ۱۴   |
|      | ۱۰         | ۶۳            | مراد الدین خان   | ۱۹         | ۵۹            | کاظم حسین        | ۱۵   |
|      | ۱۱         | ۶۴            | دختر             | ۲۰         | ۶۰            | سید حسین         | ۱۶   |
|      | ۱۲         | ۶۵            | تفضل حسین        | ۲۱         | ۶۱            | آغا حسین         | ۱۷   |
|      | ۱          | ۶۶            | امین الدین خان   | ۲۲         | ۶۲            | دختر             | ۱۸   |
|      | ۲          | ۶۷            | معین الدین خان   | ۲۳         | ۶۳            | دختر             | ۱۹   |
|      | ۳          | ۶۸            | دختر             | ۲۴         | ۶۴            | دختر             | ۲۰   |
|      | ۴          | ۶۹            | محمی الدین خان   | ۲۵         | ۶۵            | دختر             | ۲۱   |
|      | ۵          | ۷۰            | طفل چند روزه     | ۲۶         | ۶۶            | دختر             | ۲۲   |
|      | ۶          | ۷۱            | دختر             | ۲۷         | ۶۷            | سید جلال الدین   | ۲۳   |
|      | ۷          | ۷۲            | دختر             | ۲۸         | ۶۸            | سید عزیز الله    | ۲۴   |
|      | ۸          | ۷۳            | علیم الدین خان   | ۲۹         | ۶۹            | دختر             | ۲۵   |
|      | ۹          | ۷۴            | دختر             | ۳۰         | ۷۰            | دختر             | ۲۶   |

| ردیف | نام شخص           | تفصیل طبقه | تعداد افراد طبقه | نام شخص         | تفصیل طبقه | تعداد افراد طبقه |
|------|-------------------|------------|------------------|-----------------|------------|------------------|
| ۵    | دختر              | م          | ۱۰۱              | نذیر الدین خان  | ۱۲۷        | ۳                |
| ۶    | سید حمید الله شاه | ن          | ۱۰۲              | رشید الدین خان  | ۱۲۸        | ۴                |
| ۷    | سید عبد الله شاه  | س          | ۱۰۳              | غلام غوث خان    | ۱۲۹        | ۵                |
| ۸    | سید رسول شاه      | ع          | ۱۰۴              | دختر            | ۱۳۰        | ۶                |
| ۹    | سید کمال شاه      | ف          | ۱۰۵              | رفیع الدین خان  | ۱۳۱        | ۲                |
| ۱۰   | سید صمد شاه       | ص          | ۱۰۶              | دختر            | ۱۳۲        | ۳                |
| ۱۱   | سید احمد شاه      | ق          | ۱۰۷              | ایباز الدین خان | ۱۳۳        | ۴                |
| ۱۲   | سید مقبول شاه     |            | ۱۰۸              | تجمل حسین       | ۱۳۴        | ۵                |
| ۱۳   | دختر              |            | ۱۰۹              | دختر            | ۱۳۵        | ۶                |
| ۱۴   | دختر              | ✓          | ۱۱۰              | صدر الدین       | ۱۳۶        | ۷                |
| ۱۵   | دختر              |            | ۱۱۱              | قادر            | ۱۳۷        | ۲                |
| ۱۶   | احمد شاه          | ش          | ۱۱۲              | مصطفی           | ۱۳۸        | ۳                |
| ۱۷   | دختر              |            | ۱۱۳              | احمد الله       | ۱۳۹        | ۴                |
| ۱۸   | محمد شاه          |            | ۱۱۴              | ولی شاه         | ۱۴۰        | ۵                |
| ۱۹   | دختر              |            | ۱۱۵              | دختر            | ۱۴۱        | ۶                |
| ۲۰   | سید احمد خان      |            | ۱۱۶              | دختر            | ۱۴۲        | ۷                |
| ۲۱   | سید محمد خان      |            | ۱۱۷              | علی شاه         | ۱۴۳        | ۸                |
| ۲۲   | دختر              |            | ۱۱۸              | دختر            | ۱۴۴        | ۹                |
| ۲۳   | مجید الدین خان    |            | ۱۱۹              | دختر            | ۱۴۵        | ۱۰               |
| ۲۴   | سعید الدین خان    |            | ۱۲۰              | محمد شاه        | ۱۴۶        | ۱۱               |
| ۲۵   | ریاض الدین خان    |            | ۱۲۱              | دختر            | ۱۴۷        | ۱۲               |
| ۲۶   | احمد الدین خان    |            | ۱۲۲              | دختر            | ۱۴۸        | ۱۳               |
| ۲۷   | عظمت الله خان     |            | ۱۲۳              | یحیی الدین      | ۱۴۹        | ۱۴               |
| ۲۸   | دختر              |            | ۱۲۴              | علی شاه         | ۱۵۰        | ۱۵               |
| ۲۹   | نصیر الدین خان    |            | ۱۲۵              | میر احمد شاه    | ۱۵۱        | ۱۶               |
| ۳۰   | بشیر الدین خان    |            | ۱۲۶              | نور الدین       | ۱۵۲        | ۱۷               |

| تجربة | تفصيل طبقه | شماره از طبقه | نام اشخاص    | تفصيل ازاد | تجربة | تفصيل طبقه | شماره از طبقه | نام اشخاص      | تفصيل ازاد |
|-------|------------|---------------|--------------|------------|-------|------------|---------------|----------------|------------|
|       | ۲          | ۱۵۳           | سعید شاه     |            |       | ۲          | ۱۶۳           | غلام محی الدین |            |
|       | ۳          | ۱۵۴           | حسین شاه     |            |       | ۳          | ۱۶۴           | دختر           |            |
|       | ۱          | ۱۵۵           | حسن          |            |       | ص          | ۱۶۵           | دختر           |            |
|       | ۲          | ۱۵۶           | قاسم         |            |       | ۲          | ۱۶۶           | سید غریب الله  |            |
|       | ۳          | ۱۵۷           | دختر         |            |       | ۳          | ۱۶۷           | سید احمد شاه   |            |
|       | ع          | ۱۵۸           | دختر         |            |       | ق          | ۱۶۸           | سید غلام       |            |
|       | ۲          | ۱۵۹           | سید حسین شاه |            |       | ۲          | ۱۶۹           | سید غلام مصطفی |            |
|       | ۳          | ۱۶۰           | سید غلام شاه |            |       | ۴          | ۱۷۰           | سید محمد شاه   |            |
|       | ۴          | ۱۶۱           | سید غلام شاه |            |       | ۲          | ۱۷۱           | دختر           |            |
|       | ف          | ۱۶۲           | دختر         |            |       | ش          | ۱۷۲           | علی شاه        |            |

## مختصر حالات اصحاب شجره تفصیلی مذکوره بالا

- (۱) در وفات ۴ و ۵ کتاب مذکور ایشان است -
- (۲) از حالات ایشان تمام کتاب مملوست -
- (۳) در وفات ۶ و ۷ و ۱۳ و ۸ تذکره ایشان است -
- (۴) در وفات ۱۱ و ۱۳ و ۸۰ تذکره ایشان است -
- (۵) در دفعه ۱۳ - تذکره ایشان است -
- (۶) از خواجه محمد عمر المخاطب بو حید الدین خان منسوب شدند در دہلی بمقبره حضرت باقی باشند مدفون گردیدند قبر از سنگ باسی کنکره دارست -
- (۷) از ملا عبدالعزیز المخاطب به فرید الدین خان منسوب شدند -
- (۸) در مقبره حضرت خواجه باقی باشند صاحب به شهر دہلی بقاصدہ صد قدم طرف مشرق از مزار حضرت آسوده اند قبر از سنگ باسی است -
- (۹)
- (۱۰) از سید خواجه افضل صاحب منسوب شدند که فرزند خواجه قابل بیگ خان صاحب فرزند سید باقی صاحب کا شغری بودند که از خاندان عالی و اکابر شہر بودند و بمقبره آخون صاحب مدفون اند -
- (۱۱) از خواجه محمد سالم منسوب شدند و بمقبره آخون صاحب مدفون اند -
- (۱۲)
- (۱۳) یک دختر داشت که از سید عبدالبنی کتخدا شده و لا اولد فوت شده در نو شہر مدفون است -
- (۱۴) در خانقاہ حضرت غلام علی شاہ صاحب مدفون اند -
- (۱۵) در طب مشہور بودند در بنارس لا اولد فوت شدند و در انجا مدفون اند -
- (۱۶) از حکیم سیف الدین احمد خان منسوب شدند -
- (۱۷) از قمر النساء معروف بی زینب صاحبہ منسوب شدند و در بنارس انتقال کرده در انجا مدفون شدند -

(۱۸) از مرزا کمال الدین بیگ خان بن عطاء الدین بیگ خان منسوب شدند.

(۱۹) از نیاز می بیگ همشیره مرزا مسیتا بیگ کو تو ال لکھنؤ منسوب شدند و در لکھنؤ انتقال کردند و مدفون شدند.

(۲۰) در ۵۵۰ هجری تولد شدند و بتاریخ ۸ ربیع الاول ۱۲۵۵ هـ انتقال کردند و در عمر ۷۵ سال در مقبره آخون صاحب مدفون شدند از دختر سید قاسم شاه صاحب منسوب بودند مرید حضرت آخون صاحب بطریقه نقشبندیه بودند.

(۲۱) به خواجه خیر الله صاحب منسوب بودند در کشمیر بمقبره لکھا مدفون اند.

(۲۲)

(۲۳) لا ولد در بنارس انتقال کردند و مدفون شدند.

(۲۴)

(۲۵) بتاریخ ۸ محرم ۱۲۳۵ هجری در دہلی انتقال کردند و در مقبره حضرت خواجہ باقی باشند مدفون گردیدند.

(۲۶) در لکھنؤ مدفون اند.

(۲۷) لا ولد انتقال کردند.

(۲۸) در لکھنؤ انتقال کردند و مدفون شدند.

(۲۹) در ۹۵۰ هجری تولد شدند و بتاریخ ۱۴ ربیع الثانی ۱۵۵۵ هـ انتقال فرمودند بطریقه نقشبندیه مرید محی الدین صاحب بودند تاریخ وفات (شیخ دین بنی کمال الدین) در مقبره کامل بیگ مدفون اند.

(۳۰) بعمر سی سال بعد که خدائی لا ولد انتقال کرد.

(۳۱) در کشمیر بمقبره لکھا مدفون اند.

(۳۲) از رفیع الدین خان بن مجید الدین خان منسوب شدند و در بنارس مدفون گردیدند.

(۳۳)

(۳۴) خسر و سال انتقال کردند و در دہلی به سنہری مسجد مدفون اند.

(۳۵) در رامپور انتقال کردند و در اسحاق مدفون گردیدند - مفتی ریاست

رام پور بودند.

(۳۶) در مهرت نزد برادر خود مولوی سید الدین خان رفته بودند در آنجا علیل گردیده انتقال نمودند و در آنجا مدفون اند.

(۳۷) در حیدر آباد و کن به عهده معتمدی مدارا المهام مامور بودند در آنجا بیمار شدند و بتاریخ ۱۸ شعبان ۱۲۳۸ هجری انتقال کردند در مقبره یوسف صاحب شریف صاحب مدفون اند.

(۳۸) بتاریخ یکم رجب ۱۲۳۹ هـ تولد شدند و در ۱۳۱۳ هـ در مدینه انتقال کردند در مقبره حضرت خواجه باقی باشند مدفون گردیدند.

(۳۹) در لکهنؤ مدفون اند.

(۴۰) در بنارس مدفون اند.

(۴۱) در لکهنؤ مدفون اند.

(۴۲)

(۴۳)

(۴۴)

(۴۵)

(۴۶) در لکهنؤ انتقال کردند.

(۴۷) در ۱۳۱۳ هـ تولد شدند و در ۱۳۱۳ هـ بتاریخ ۵ شوال ۱۳۷۳ سال انتقال کردند. در مقبره آخون صاحب مدفون اند.

(۴۸) بمر ۳۲ سال در ۱۳۱۳ هـ در ماه ربیع الاول انتقال کردند ۱۳۱۳ هـ تولد او شان ست بمقبره مرزا کامل بیگ مدفون اند.

(۴۹) ناگز خدا اولد فوت شدند در ۱۳۱۳ هـ هجری تولد شدند و در ۱۳۱۳ هـ انتقال کردند بمقبره مرزا کامل بیگ مدفون اند.

(۵۰) بتاریخ ۲ شوال ۱۳۱۳ هـ روز دوشنبه تولد شدند و بتاریخ ۲ جمادی الثانی ۱۳۱۳ هـ انتقال کردند و در خانقاه مرزا کامل بیگ صاحب مدفون گردیدند.

(۵۱) در ۱۳۱۳ هـ تولد شدند و بتاریخ ۲ ربیع الثانی ۱۳۱۳ هـ بروز پنجشنبه انتقال نمودند و بمقبره شیخ بهاء الدین صاحب گنج بخش مدفون گردیدند.

(۵۲)

(۵۳) در علاقه الورد ترکیه مدفون اند-

(۵۴) در ۱۳۸۵ هـ در دہلی انتقال کردند از سید شیر محمد خاں صاحب شخص عالی خاندان منسوب بودند در خانقاه حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب مدفون شدند-

(۵۵) در دہلی در ۱۳۸۵ هـ انتقال کردند از سید تفضل حسین بن حیات النسا بیگم منسوب بودند در خانقاه حضرت خواجہ باقی باللہ مدفون شدند-

(۵۶) از دختر مولوی سلیم الدین خان مسماست بستی بیگم عقد کردند و در ۱۳۸۵ هـ انتقال کردند و در خانقاه حضرت خواجہ باقی باللہ مدفون شدند-

(۵۷) در جیو پور مستقل اقامت میدارند و طبابت میکنند مشہور طبیب اند-

(۵۸) بعمر بیست و یک سال در دہلی انتقال کرده در خانقاه حضرت باقی باللہ مدفون شدند-

(۵۹) در خسروالی بمقام اکبر آباد انتقال کردند و در اینجا مدفون گردید-

(۶۰) در خسروالی بمقام کلکتہ انتقال کردند و در اینجا مدفون گردید-

(۶۱) در خسروالی بمقام دہلی انتقال کردند و در خانقاه حضرت باقی باللہ مدفون شد-

(۶۲) "

(۶۳) از دختر خواجہ ابوالحسن عقد کردند و در حیدر آباد دکن بصیغہ مالگزاری ملازم اند-

(۶۴) از نعمت اللہ خاں صاحب علوی کہ مرد عالی خاندان اند منسوب شدند و ہمراہ شوہر خود در حیدر آباد دکن مقیم اند شوہر ایشان بر خدمت معزز مامورست-

(۶۵) یک دختر گزاشته در ۱۳۸۵ هـ انتقال کردند و در دہلی مدفون شدند-

(۶۶) در حیدر آباد معتقد مدار المہام علاقه عدالت و کوتوالی بودند و عالم علوم و قبل از انتقال خود با صراحت تمام خدمت گذاشته چند سال تارک الدنیا ماندند و بتاریخ ۱۴ رمضان ۱۳۸۵ ہجری انتقال کردند و در مقبرہ یوسف صاحب شریف صاحب مدفون شدند-

(۶۷) در حیدرآباد خدمت جلیل القدر نظامت عدالت العالمیه فوجداری میباشند و نهایت عابد و زاہد و عالم بودند و مجرد ماندند و در سال ۱۲۹۰ هجری انتقال کردند و در مقبرہ یوسف صاحب شریف صاحب مدفون شدند۔

(۶۸) در خسر و سالی در دہلی انتقال کرده و در مقبرہ خواجہ باقی باللہ نزد قبر مادر خود مدفون شدند۔

(۶۹) در حیدرآباد مستقل سکونت میدارند و در مکن مجلس عالمیہ عدالت اند۔

(۷۰) در خسر و سالی انتقال کرده و در مرث مدفون گردید۔

(۷۱) بعد عقد انتقال کردند و در دہلی مدفون اند۔

(۷۲) بر حمید الدین خان منسوب شدند و در دہلی موجود اند۔

(۷۳) خسر و سال انتقال کرده و در خانقاہ خواجہ باقی باللہ مدفون گردید۔

" (۷۴) "

(۷۵) بتاریخ ۲۹ رمضان ۱۲۹۰ هجری انتقال کرده و در دہلی بخانقاہ حضرت خواجہ باقی باللہ مدفون گردید۔

(۷۶) خسر و سال انتقال کرد و در خانقاہ خواجہ باقی باللہ مدفون گردید۔

" (۷۷) "

(۷۸) در خاندان عالی و نجیب عقد شده بود لیکن در شہر بنارس لا ولد انتقال کردند و در انجا مدفون گردیدند۔

(۷۹) در شہر لکنؤ انتقال کردند و در انجا مدفون گردیدند۔

(۸۰)

(۸۱)

(۸۲)

(۸۳)

(۸۴)

(۸۵)

(۸۶)

(۸۷)

(۸۸)

(۸۸)

(۸۹)

(۹۰)

(۹۱)

(۹۲)

(۹۳)

(۹۴)

(۹۵)

(۹۶)

(۹۷) بتاریخ ۵ اردیبهشت ۱۲۹۰ هـ تولد شده بتاریخ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۰ هـ انتقال کرد در خانقاه آخون صاحب مدفون گردید.

(۹۸) بتاریخ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۰۰ هـ تولد شد و در ۲۹ ۱۳۰۰ هـ از وبا فوت گردید در خانقاه آخون صاحب مدفون است.

(۹۹) بتاریخ ۴ محرم ۱۳۰۰ هـ تولد شدند از سلام صاحب فرزند شیخ عمر خلف حاجی عبدالسلام صاحب منسوب شدند و بتاریخ ۳ جمادی الثانی ۱۳۰۰ هـ انتقال کردند و در مقبره حاجی عبدالسلام صاحب بجله علی کدل مدفون گردیدند.

(۱۰۰) در ۱۳۰۰ هـ هجری تولد شده از احمد شاه مرحوم عقد شده در ۱۳۰۵ هـ انتقال کردند و در کتخا مدفون گردیدند.

(۱۰۱) در ۱۳۰۰ هـ تولد شده از میر مختار شاه منسوب شدند و در ۱۳۰۰ هـ انتقال کردند بتاریخ بیستم ذیحجه و در مقبره بهاء الدین صاحب مدفون گردیدند.

(۱۰۲) بتاریخ چهارم محرم ۱۳۰۰ هـ تولد شدند و در ۱۳۰۳ هـ انتقال کردند و در مقبره مرزا کمال الدین مدفون گردیدند.

(۱۰۳) بتاریخ ۲۴ شعبان ۱۳۰۰ هـ هجری یوم جمعه تولد شدند و در ۱۳۰۹ هـ انتقال فرمودند و در مقبره مرزا کمال الدین مدفون گردیدند و مرید والد خود در طریقه قادریه بودند.

(۱۰۴) بتاریخ هفدهم شعبان ۱۲۹۵ هـ تولد شدند -

(۱۰۵) بتاریخ غره ربیع الاول ۱۲۵۸ هـ تولد شدند و در ۱۳۱۰ هـ انتقال کردند در مقبره مرزا کمال الدین مدفون گردیدند -

(۱۰۶) بتاریخ غره شوال ۱۲۶۱ هـ تولد شد -

(۱۰۷) بتاریخ دوم رمضان ۱۲۶۶ هـ تولد شد -

(۱۰۸) بتاریخ ۲۶ - شعبان ۱۲۸۰ هـ تولد شد و در ۱۳۰۰ هـ فوت گردید و در مقبره مرزا اکمل الدین بدخشانی مدفون گردید -

(۱۰۹) بتاریخ ۱۸ - شوال ۱۲۸۵ هـ تولد شد و در ۱۳۰۰ هـ فوت گردید از سید حمید الله شاه صاحب ششوب و در مقبره مرزا اکمل الدین بدخشانی مدفون گردیدند -

(۱۱۰) بتاریخ ۲۲ - ذیحجه ۱۲۵۵ هـ تولد شد از حضرت یوسف صاحب منسوب گردید و بتاریخ ۱۴ جمادی الاول ۱۲۸۵ هـ انتقال کرده در مقبره کابل بیگ صاحب متصل قبر والده خود مدفون گردیدند -

(۱۱۱) بتاریخ ۵ - شوال ۱۲۸۸ هـ تولد شدند -

(۱۱۲)

(۱۱۳) از احمد صاحب عقد گردید و بعد از آن انتقال کرد و در کشمیر مدفون است -

(۱۱۴) مفقود الحجز گردید -

(۱۱۵) در دہلی نزد والد خود موجود اند -

(۱۱۶) نهایت ذی علم و لائق و خلیق متصف باوصاف حمیده و در سرکار آصفیه کامیاب با امتحان و کالت درجه اول و تا چند می منتظم دفتر رئیس حیدر آباد بود و خود مستعفی شده کار و کالت آغاز کرد نهایت خوشحال نیکو سیرست و ازین جوان زیرک بسیار امید داشت و یقین است که اشهرترین اهل دنیا و دین خواهد شد و در ملک و کن میاند -

(۱۱۷) نهایت سلیم الطبع و خوش خصال عابد و زاہد و نیک بخت است در دہلی سکونت میدارد -

(۱۱۸) از احسان الرحمن خاں صاحب برادر حقیقی مولوی عنایت الرحمن خان صاحب ڈپٹی کمشنر انعام سرکار آصفیه حیدر آباد که مرد شریف و نجیب بودند منسوب بودند نهایت

شریف انحصال و نیک خوڑ کی و پابند صوم و صلوة بودند در مرض ولادت انتقال کردند و در خانقاه حضرت خواجہ باقی باشند مدفون گردیدند۔

(۱۱۹) در وہلی تڑو والدہ خود موجود اند معمولی نوشت و خواندہم بخوبی نمیدانند۔ و اطوار و افعال ایشان نادرست اند امید اصلاح کم است۔

(۱۲۰) در وہلی تڑو والدہ خود اند و طرف الکتاب علم توجہ میدارند و امید است کہ متوسط معلومات حاصل کنند۔

(۱۲۱) خسر و سال ست و ہمراہ والد خود در حیدر آباد است۔

(۱۲۲)

(۱۲۳) گو خسر و سال ست و ہمراہ والد خود در حیدر آباد است و الکتاب علم میکنند لیکن نہایت زکی و سلیم الطبع و ذی قابلیت ست و امید است کہ شخص نام آور خواهد شد۔

(۱۲۴) خسر و سال ست و ہمراہ والدین خود در حیدر آباد است و قرآن شریف میخواند۔ امید است کہ نیک سیر خوش اخلاق بنجیدہ خواهد شد۔

(۱۲۵) از معمولی تعلیم فارغ شدہ است امید است کہ متوسط لیاقت حاصل خواهد کرد و نیز در ملازمت ہم متوسط خواهد ماند و آیندہ حالات این فرزند پسندیدہ تر خواهد شد و در مزاج این تبدیلی بطور خواہد آمد باموار یکصد روپیہ منصبدار سرکار آصفیہ است و امید است کہ آیندہ از دیگر خدمات سرکار آصفیہ کہ زاید المشاہرہ باشند ممتاز خواہد شد۔

(۱۲۶) نہایت بنجیدہ و لائق و ذی علم و خلیق و ہوشیار و ذی مروت و ذی محبت و ذی قابلیت و عابد و زاهد ست و در علم انگریزی ہم کامیاب ست و ہمہ نیک امید ہا صرف ازین فرزند ست و یقین ست کہ این فرزند بچو اجداد خود در علوم ظاہری و باطنی کامیابی حاصل خواہد کرد۔ و نیز در دنیا علوی مراتب علیہ حاصل خواہد نمود و نیز کما حقہ بکار اغزہ خواہد آمد خداوند کریم در ہمہ اراوات نیک این را کامیاب گرداند فی الحال منصبدار سرکار آصفیہ است و یکصد ماموار می یابد۔

(۱۲۷) این حافظ قرآن ست و از یک چشم نابینا و از چشم دیگر چیزے بینا نہایت بنجیدہ و متقی و عابد و زاهد ست و چیزے در علوم ہمارت میدارد و امید ترقی ست۔

(۱۲۸) این طفل شہ سالہ در حیدر آباد انتقال کرد و در گھاٹ مدفون ست اگر زندہ بماند لایق ترین اعزہ خود می شد۔

(۱۲۹) این طفل روزی که در حیدرآباد از انتقال کرد روز دوم والده او انتقال کرد والده در مقبره حضرت نورالدین شاه صاحب قادری مدفون اند و او در مکان قدیمی واقع حشمت گنج-  
(۱۳۰) در دہلی نزد والده خود موجود است نهایت سلیم الطبع نیک سیرت از فنون زمان شرفا واقف و از نوشت و خواند هم واقف است امید است از محمدالدین خان منسوب خواهد شد.

(۱۳۱) خوشنویس است و سلیم الطبع و چیزے بطرف علوم راغب ممکن است کامیابی حاصل کند.

(۱۳۲) مثل همشیره خود نمبر (۱۳۰) ممکن است که بر سعیدالدین خان منسوب شود.

(۱۳۳) مثل برادر خود نمبر ۱۳۱-

(۱۳۴)

(۱۳۵)

(۱۳۶) بتاریخ ۲۳- ذیقعدہ ۱۲۵۶ هـ تولد شد اولاً از صاحبزادی سلام صاحب و بعد از آن از دختر حاجی عبدالسلام عقد کرد در رجب ۱۲۵۷ هـ بوجه هیهضه فوت شد و در مقبره آخوند صاحب مدفون شد.

(۱۳۷) بتاریخ ۱۵ رجب ۱۲۵۹ هـ تولد شد و از دختر نجم الدین کاتب شادی کرد و بتاریخ ۱۵ رجب ۱۲۶۰ هـ فوت شد و در مقبره آخوند صاحب مدفون شد.

(۱۳۸) بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی ۱۲۶۱ هـ تولد شد و از دختر احمد شاه منسوب شد.

(۱۳۹) بتاریخ ۵- ذیقعدہ ۱۲۶۹ هـ تولد شد و در رمضان ۱۲۷۰ هـ فوت شده بمقبره آخون صاحب مدفون گردید.

(۱۴۰) بتاریخ ۸ صفر ۱۲۷۳ هـ تولد شده بعد سه ماه انتقال کرد.

(۱۴۱) بتاریخ ۱۹ جمادی الثانی ۱۲۷۴ هـ تولد شد و از احمد شاه منسوب شد و در ۱۲ رجب ۱۲۷۵ هـ فوت شد.

(۱۴۲) بتاریخ ۱۴ صفر ۱۲۷۶ هـ تولد شد و از نجم الدین شاه صاحب عقد شد و در ۱۲ رجب ۱۲۷۷ هـ فوت شد.

(۱۴۳) بتاریخ ۲۹- رمضان ۱۲۷۹ هـ تولد شد.

(۱۴۴) بتاریخ ۱۸ ذیحجه ۱۲۸۰ هـ تولد شد و از محمد شاه خاندان غیر عقد شده و در ۱۳ رجب ۱۲۸۱ هـ فوت شد.

فوت شد و اولاد او نیز فوت شده - یک فرزند و دو دختر داشت -

(۱۴۵) بتاریخ ۲۷ - شوال ۸۸۷ هـ تولد شد و از نورالدین پیرسید حمید الدین شاه از خاندان خود عقد شده یک پسر تولد شد و پسر او خود فوت شده در ۸۸۷ هـ -

(۱۴۶) بتاریخ ۱ - صفر ۸۸۷ هـ تولد شد در عمر یازده سالگی از کشمیر به شکار رسیده نزد مولوی عبدالسلام صاحب عزیز خود تا هفت سال مانده از اینجا به بمبئی و از اینجا بحیدرآباد و از اینجا بزیارت حرمین شریفین مشرف شده و ایس آمد -

(۱۴۷) بتاریخ ۴ - شعبان ۸۸۷ هـ تولد شد و به نورالدین از خاندان غیر منسوب شده بتاریخ ۶ شوال ۸۸۷ هـ فوت شده در مقبره لکھامون شد -

(۱۴۸) بتاریخ دهم ربیع الاول ۸۸۷ هـ هجری تولد شد و از صدرالدین فرزند سید جمال الدین منسوب شد -

(۱۴۹) بتاریخ نوزدهم ربیع الآخر ۸۸۷ هـ تولد شد و از دختر لطف الله شاه منسوب شد - (۱۵۰) خردسال انتقال کردند -

(۱۵۱) در ماه ربیع الاول ۸۸۷ هـ تولد شد -

(۱۵۲) بتاریخ ۲۷ ربیع الاول ۸۸۷ هـ تولد شد -

(۱۵۳) بتاریخ ۷ - رجب ۸۸۷ هـ تولد شد و در امرت سر مقیم است و در اینجا توطن ختیار کرده است پیری مریدی میکند در محله بنگالی قلعه - امرت سر میماند - (۱۵۴) در ۸۸۷ هـ تولد شد -

(۱۵۵) بتاریخ ۱۹ محرم ۸۸۷ هـ تولد شد -

(۱۵۶) بتاریخ ۹ جمادی الثانی ۸۸۷ هـ تولد شد -

(۱۵۷) بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۸۸۷ هـ تولد شد -

(۱۵۸) یک و نیم ساله فوت گردید -

(۱۵۹)

(۱۶۰)

(۱۶۱)

(۱۶۲)

(۱۶۳)

(۱۶۴)

(۱۶۵)

(۱۶۶)

(۱۶۷)

(۱۶۸)

(۱۶۹)

(۱۷۰) بتاريخ ۲۹ - صفر ۱۲۴۳ هـ تولد شد -

(۱۷۱) بتاريخ ۲۲ - جمادی الثانی ۱۲۴۵ هـ تولد شد -

(۱۷۲)

بیان احتیاط مؤلف  
در تالیف کتاب و خاتمه

صاحب روضۃ السلام گویشتر حالات حضرت آخون صاحب در کتاب خود  
نوشته است - لیکن چندان که حالات اقربای حضرت و تعلقات خانگی بیان  
کرده است بمقابلہ مکاتیب والدہ بزرگوار حضرت و فرزندان حضرت و نیز دیگر محرمات خلفای حضرت  
اکثر غلط ثابت میشوند صرف تائید بعض حالات حضرت و ظهور خوارق البتہ از دیگر کتب و مکاتیب  
میشود و وجه این غیر ازین معلوم نمیشود که صاحب روضۃ السلام محقق نبود خبری که می شنید بلا لحاظ علم  
و اقصیت ناقل و حیثیت ناقل و حالات ناقل و پابندی اصول اعتبار نقل بلا تحقیق هست بار میکرد  
و بر همچنین مبادی مجهولہ قیاسات قایم میکرد - پس بوجہ مذکورہ روایات صاحب روضۃ السلام بغیر  
از تیکہ تائید آن از طریق دیگر شود قابل اعتبار نمیشوند - لہذا منجمہ اندراجات روضۃ السلام تائید  
اموری که از دیگر کتب و مکتوبات خلفای حضرت و تحریرات اراکین این خاندان گردید درین  
کتاب درج نمودم و اموری که تائید آن از کلامی چیز دیگر نشد آنرا گنہ اشم بہر حال تحقیق کامل حال تیکہ  
بہم رسیدند درج این کتاب نمودم و در تحقیق احتیاط کامل بکار بردم - واللہ اعلم بالصواب  
والیہ المرجع والمآب - حال تیکہ درین کتاب مندرج کردہ شدہ اند نہایت مختصرا اند در تفصیل  
حالات بزرگان این خاندان ہستم اگر وقتی دست داد و حالات بہم رسیدند در جلد دوم این کتاب  
درج خواہم کرد - جلد اول را برین ختم میکنم -

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| بماند سالہا این نظم و تر تیسب | ز ما ہر فورہ خاک افتد بجائے |
| غرض نقشی ست کز ما یاد ماند    | کہ ہستی را نمی بینم بقائے   |
| ولی صاحب دلی روزی بر حمت      | کند در کار این مسکین دعائے  |

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تتم







R K ۲۹۷۶۷

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار  
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

---

کتبخانه  
 جامعہ اسلامیہ  
 ۱۔ دارالکتاب  
 ۲۔ دارالکتاب  
 ۳۔ دارالکتاب  
 ۴۔ دارالکتاب  
 ۵۔ دارالکتاب  
 ۶۔ دارالکتاب  
 ۷۔ دارالکتاب  
 ۸۔ دارالکتاب  
 ۹۔ دارالکتاب  
 ۱۰۔ دارالکتاب  
 ۱۱۔ دارالکتاب  
 ۱۲۔ دارالکتاب  
 ۱۳۔ دارالکتاب  
 ۱۴۔ دارالکتاب  
 ۱۵۔ دارالکتاب  
 ۱۶۔ دارالکتاب  
 ۱۷۔ دارالکتاب  
 ۱۸۔ دارالکتاب  
 ۱۹۔ دارالکتاب  
 ۲۰۔ دارالکتاب  
 ۲۱۔ دارالکتاب  
 ۲۲۔ دارالکتاب  
 ۲۳۔ دارالکتاب  
 ۲۴۔ دارالکتاب  
 ۲۵۔ دارالکتاب  
 ۲۶۔ دارالکتاب  
 ۲۷۔ دارالکتاب  
 ۲۸۔ دارالکتاب  
 ۲۹۔ دارالکتاب  
 ۳۰۔ دارالکتاب  
 ۳۱۔ دارالکتاب  
 ۳۲۔ دارالکتاب  
 ۳۳۔ دارالکتاب  
 ۳۴۔ دارالکتاب  
 ۳۵۔ دارالکتاب  
 ۳۶۔ دارالکتاب  
 ۳۷۔ دارالکتاب  
 ۳۸۔ دارالکتاب  
 ۳۹۔ دارالکتاب  
 ۴۰۔ دارالکتاب  
 ۴۱۔ دارالکتاب  
 ۴۲۔ دارالکتاب  
 ۴۳۔ دارالکتاب  
 ۴۴۔ دارالکتاب  
 ۴۵۔ دارالکتاب  
 ۴۶۔ دارالکتاب  
 ۴۷۔ دارالکتاب  
 ۴۸۔ دارالکتاب  
 ۴۹۔ دارالکتاب  
 ۵۰۔ دارالکتاب  
 ۵۱۔ دارالکتاب  
 ۵۲۔ دارالکتاب  
 ۵۳۔ دارالکتاب  
 ۵۴۔ دارالکتاب  
 ۵۵۔ دارالکتاب  
 ۵۶۔ دارالکتاب  
 ۵۷۔ دارالکتاب  
 ۵۸۔ دارالکتاب  
 ۵۹۔ دارالکتاب  
 ۶۰۔ دارالکتاب  
 ۶۱۔ دارالکتاب  
 ۶۲۔ دارالکتاب  
 ۶۳۔ دارالکتاب  
 ۶۴۔ دارالکتاب  
 ۶۵۔ دارالکتاب  
 ۶۶۔ دارالکتاب  
 ۶۷۔ دارالکتاب  
 ۶۸۔ دارالکتاب  
 ۶۹۔ دارالکتاب  
 ۷۰۔ دارالکتاب  
 ۷۱۔ دارالکتاب  
 ۷۲۔ دارالکتاب  
 ۷۳۔ دارالکتاب  
 ۷۴۔ دارالکتاب  
 ۷۵۔ دارالکتاب  
 ۷۶۔ دارالکتاب  
 ۷۷۔ دارالکتاب  
 ۷۸۔ دارالکتاب  
 ۷۹۔ دارالکتاب  
 ۸۰۔ دارالکتاب  
 ۸۱۔ دارالکتاب  
 ۸۲۔ دارالکتاب  
 ۸۳۔ دارالکتاب  
 ۸۴۔ دارالکتاب  
 ۸۵۔ دارالکتاب  
 ۸۶۔ دارالکتاب  
 ۸۷۔ دارالکتاب  
 ۸۸۔ دارالکتاب  
 ۸۹۔ دارالکتاب  
 ۹۰۔ دارالکتاب  
 ۹۱۔ دارالکتاب  
 ۹۲۔ دارالکتاب  
 ۹۳۔ دارالکتاب  
 ۹۴۔ دارالکتاب  
 ۹۵۔ دارالکتاب  
 ۹۶۔ دارالکتاب  
 ۹۷۔ دارالکتاب  
 ۹۸۔ دارالکتاب  
 ۹۹۔ دارالکتاب  
 ۱۰۰۔ دارالکتاب



